عمران سیریز
ہارڈ سیکشن
ظہیر احمد
www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام
www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

محترم قارئین!

السلام علیکم:۔

میرا نیا ناول ''ہارڈ سیکشن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول شروع سے آخر تک نان سٹاپ ایکشن سے بھرپور ہے جسے پڑھتے ہوئے آپ یقیناً لطف اندوز ہوں گے۔ ایکشن سے مزین اس ناول میں آپ کو وہ سب پڑھنے کو موقع ملے گا جو آپ سب کی ڈیمانڈ ہوتی ہے۔ میں اپنی طرف سے کوشش کرتا ہوں کہ آپ کے سامنے نئے اور انوکھے انداز کے ناول پیش کروں جو آپ کے معیار کے عین مطابق ہوں اور آپ انہیں ایک بار پڑھنے کے بعد بار بار پڑھنے کو ترجیح دیں۔

آپ سب میرے لکھے ہوئے ناولوں کو جو پذیرائی بخشتے ہیں اس کے لئے میں آپ سب کا بے حد مشکور ہوں۔ پیش لفظ میں، میں ایک صاحب کے خط کا خصوصی طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا نام خرم شہزاد ہے اور لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ خرم شہزاد صاحب نے خصوصی طور پر محمد اشرف قریشی صاحب کو فون کر کے میرے لئے ایک پیغام دیا تھا۔ ان کا پیغام ہے کہ ظہیر احمد صاحب کے ناول بہت اچھے ہوتے ہیں، پلاٹس بھی منفرد ہوتے ہیں اور سچوئیشنز پر بھی ان کی مکمل گرفت ہوتی ہے۔ گولڈن کرسٹل بھی ہر لحاظ سے ان کا کامیاب ترین ناول ہے۔ مگر ایک بات ہے کہ وہ

ناول کا اختتام بہت مختصر کر دیتے ہیں جیسے دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی کار کو اچانک بریک لگ جائیں۔

میں خرم شہزاد صاحب کا سب سے پہلے ناول پسند کرنے اور فون کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہوں نے جو گلہ کیا ہے اس کے جواب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سڑک کا جہاں اختتام ہونے والا ہو تو پھر دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی کار کو اچانک ہی بریکس لگانی پڑتی ہیں ورنہ کار یا تو کھائی میں جا گرتی ہے یا پھر اتنی دور نکل جاتی ہے کہ رکتے رکتے بھی کئی کلو میٹر آگے پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر میں کہانی کو فوری طور پر اور مختصر پیرائے میں نہ سمیٹوں تو ناول کے صفحات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے جس سے کتاب کی ضخامت بڑھ جاتی ہے اور پھر اس کی قیمت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے جس سے قاری کی جیب پر اضافی بوجھ پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ایک قاری کی حیثیت سے جب مجھے لگتا ہے کہ اب کہانی میں مزید بڑھنے کی گنجائش نہیں ہے تو پھر اس کہانی کو سمیٹ لینا ہی اچھا ہوتا ہے۔ بریکس نہ لگنے کی صورت میں تو کہانی دو ہزار صفحات تک بلکہ اس سے بھی آگے لے جائی جا سکتی ہے۔ امید ہے میرے اس جواب سے آپ مطمئن ہو گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔اب اجازت دیجئے۔اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

سی ون تھرٹی طیارہ انتہائی نیچی پرواز کرتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے کافرستان کے کاٹائی پہاڑی علاقے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس طیارے کے انجنوں کو خصوصی طور پر تیار کیا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کے انجنوں سے تیز شور کی آواز پیدا نہیں ہو رہی تھی اور طیارہ معمول کی رفتار سے کہیں تیزی سے سفر کر رہا تھا۔

طیارے میں راڈار کو ڈاج دینے والی جدید مشینری بھی لگائی گئی تھی اس کے باوجود طیارے کا پائلٹ طیارہ کو مخصوص بلندی کی بجائے کافی نیچے پرواز کرا رہا تھا۔ طیارہ طویل و عریض علاقے میں پھیلے ہوئے پہاڑی سلسلے پر اُڑا جا رہا تھا جہاں ہر طرف خشک اور سنگلاخ پہاڑیوں اور چٹانوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔

طیارے کے عقبی حصے میں سات افراد سوار تھے جو کاندھوں پر پیرا شوٹس اور سفری تھیلے ڈالے بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہروں پر گلوب جیسے ہیلمٹ چڑھے

ہوئے تھے جس میں اسپیکر اور مائیک لگے ہوئے تھے تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ ایک دوسرے سے رابطہ میں رہ سکیں۔

ان سات افراد میں عمران اور اس کی ٹیم کے ممبران شامل تھے جن میں جولیا، صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل، صالحہ اور کراسٹی تھے۔ طیارے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ عمران ضرورت سے زیادہ ہی خاموش نظر آ رہا تھا۔ وہ اس وقت گہرے خیالوں میں کھویا کھویا سا دکھائی دے رہا تھا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران کی سرکردگی میں کافرستان ایک مشن پورا کرنے کے لئے آئی تھی لیکن یہ مشن کیا تھا اور انہیں کافرستان کے کس حصے میں جانا تھا اس کے بارے میں ان میں سے کسی کو بھی کچھ معلوم نہیں تھا۔ چیف نے انہیں رات کے ایک بجے دانش منزل میں میٹنگ کرنے کے لئے کال کی تھی۔ وہ سب حیران تھے کہ آدھی رات کے وقت ایسا کون سا مشن سامنے آیا ہے جس کے لئے چیف نے ان سب کو فوری طور پر دانش منزل بلایا ہے۔ چونکہ چیف کا حکم تھا اس لئے وہ سب دانش منزل پہنچ گئے تھے۔ جب وہ میٹنگ روم پہنچے تو عمران پہلے سے ہی وہاں موجود تھا جو بے حد سنجیدہ اور انتہائی الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

چیف نے انہیں بریفنگ دینے کی بجائے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ وہ سب عمران کے ہمراہ ایک اہم مشن کے لئے کافرستان جائیں گے۔ چیف کے کہنے کے مطابق عمران مشن کی تفصیلات جانتا

ہے اس لئے انہیں عمران کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس کی سربراہی میں مشن سرانجام دینا تھا۔ چیف کے کہنے کے مطابق ان کی کافرستان روانگی دو گھنٹوں کے بعد تھی۔

دو گھنٹوں کی تیاری کے بعد وہ سب عمران کے ہمراہ ایئر بیس پہنچ گئے جہاں انہیں کافرستان لے جانے کے لئے سی ون تھرٹی کا خصوصی طیارہ ریڈی تھا۔ وہ سب طیارے میں پہنچے تو طیارہ انہیں لے کر پرواز کر گیا۔ انہیں طیارے میں سفر کرتے ہوئے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا۔ اس دوران جولیا اور اس کے باقی ساتھیوں نے عمران سے مشن کے بارے میں تفصیلات پوچھنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن عمران کا ذہن نجانے کس خلفشار کا شکار تھا کہ وہ نہ تو کوئی الٹی سیدھی بات کر رہا تھا اور نہ ہی انہیں مشن کے بارے میں کچھ بتا رہا تھا۔ وہ انہیں ایک ہی بات بار بار کہہ رہا تھا کہ وقت آنے پر وہ انہیں سب کچھ بتا دے گا۔ اس کا جواب سن کر جولیا کو عمران پر غصہ تو بہت آ رہا تھا لیکن عمران کی پریشانی اور الجھن دیکھ کر وہ اپنا غصہ ختم کر لیتی تھی۔ عمران کی خاموشی اور اس کی سنجیدگی اس بات کی دلیل تھی کہ معاملہ انتہائی نازک اور اہم ہے۔ عمران مشن کے بارے میں تو جانتا ہے لیکن مشن مکمل کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی ٹھوس لائحہ عمل نہیں ہے جس نے اسے پریشان کرنے کے ساتھ ساتھ اس قدر الجھا رکھا ہے اس لئے وہ بھی خاموش ہو گئی تھی اور عمران کی پریشان سب کو دکھائی دے رہی

تھی اس لئے کسی اور میں بھی عمران سے کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

اچانک طیارے میں تیز بیپ کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ دروازے کے پاس لگا ہوسرخ رنگ کا بلب جل اٹھا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ سب اٹھ کر دروازے کے پاس آ جائیں ان کا پیرا ٹروپنگ کا سپاٹ قریب آ گیا ہے۔ عمران نے انہیں اشارہ کیا اور خود بھی اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز چلتا ہوا دروازے کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کر اس کے پاس آ گئے۔ عمران نے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے پینل کے چند بٹن پریس کئے تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ دروازہ سائیڈ کی دیوار میں دھنستا چلا گیا اور دروازہ کھلتے ہی باہر سے تیز ہوا کے جھونکے آنا شروع ہو گئے۔ باہر بدستور تاریکی چھائی ہوئی تھی اس لئے انہیں دور نزدیک کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

”گلوبز میں موجود اپنے اسپیکر اور مائیک آن کر لو تا کہ پیرا ٹروپنگ کے دوران ہمیں ایک دوسرے سے بات کرنے میں مشکل نہ ہو“...... عمران نے اشارے سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران سے کوئی بات کرتے اسی لمحے طیارے نے غوطہ لگایا اور مزید نیچے آ گیا اور پھر جیسے ہی اس کا بیلنس ٹھیک ہوا اسی لمحے ایک بار پھر بیپ کی آواز سنائی دی اور دروازے کے اوپر لگا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سبز

رنگ کا بلب جل اٹھا۔

”چلو“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کسی اور کے باہر کودنے سے پہلے خود ہی آگے بڑھ کر دروازے سے باہر چھلانگ لگا دی۔ باہر نکلتے ہی عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا تیز ہوا کے زور نے اسے پوری قوت سے پیچھے کی جانب دھکیل دیا اور وہ الٹتا پلٹتا چلا گیا لیکن کچھ ہی لمحوں میں اس نے خود کو سنبھال لیا۔ دیو ہیکل طیارہ اس سے آگے نکل گیا تھا۔ رات کا وقت تھا اور چونکہ طیارے کی تمام لائٹس آف تھیں اس لئے اسے نہ تو طیارے کا ہیولا دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی اسے طیارے سے کود کر اپنے ساتھی باہر نکلتے دکھائی دے رہے تھے۔

عمران نے اپنا جسم پلٹایا اور اپنا سر نیچے کر کے ہوا میں تیرتا چلا گیا۔ وہ کسی شکار پر نظر پڑنے والی چیل کی طرح سر نیچے کئے انتہائی برق رفتاری سے نیچے جا رہا تھا۔ نیچے جاتے ہوئے عمران بار بار اپنی ریسٹ واچ دیکھ رہا تھا جس کے ڈائل پر پوٹاشیم لگا ہوا تھا جو اندھیرے میں چمک رہا تھا۔ جیسے ہی ایک منٹ پورا ہوا عمران کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے پیرا شوٹ کھولنے والا ہک پوری قوت سے کھینچ لیا۔ پیرا شوٹ کھلتے ہی اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بجائے نیچے جانے کے یکلخت اوپر اٹھتا چلا گیا۔ اس کے سر پر ایک بڑی سی چھتری کھل گئی تھی۔ کچھ بلندی پر جا کر پیرا شوٹ متوازن ہوا تو وہ ایک بار پھر نیچے جانا شروع ہو گیا۔ پیرا

شوٹ سنبھلتے ہی عمران نے گلوب کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک گلوب کے باہر کا منظر اسے واضح طور پر دکھائی دینا شروع ہو گیا۔ گلوب کے خصوصی سسٹم کے تحت اب وہ اس کے اندر سے باہر کا منظر نائٹ ٹیلی سکوپ کی طرح دیکھ سکتا تھا۔ اسے کچھ فاصلے پر اپنے ساتھیوں کی چھتریاں دکھائی دیں جو تیزی سے نیچے جا رہی تھیں۔ عمران نے نیچے دیکھا تو اسے ہر طرف پہاڑیاں دکھائی دیں جو اندھیرے میں بھوتوں کی طرح سر اٹھائے کھڑی تھیں۔ عمران نے گلوبز میں لگے تمام خصوصی سسٹم کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو پہلے سے ہی آگاہ کر دیا تھا اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھیوں نے بھی نائٹ ٹیلی سکوپ سسٹم آن کر لئے ہوں گے اور وہ بھی اس کی طرح نیچے موجود پہاڑی علاقہ دیکھ رہے ہوں گے۔

”تم سب ٹھیک ہو“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے گلوب میں لگے ہوئے مائیک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”یس۔ ہم سب ٹھیک ہیں“...... جولیا اور پھر اس کے باقی ساتھیوں کی آوازیں سنائی دیں۔

”اپنے پیرا شوٹس کے رخ نیچے موجود سطح زمین کی طرف کرو۔ ہم اسی اسپاٹ پر لینڈ کریں گے“...... عمران نے کہا۔ اس کی نظریں ایک پہاڑی کے ساتھ سپاٹ زمین پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھیوں نے اوکے کہا تو عمران نے پیرا شوٹ کو گھماتے ہوئے

اسپاٹ زمین کی طرف لے جانا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ زمین پر پیر لگتے ہی تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ دوڑتے دوڑتے وہ رک گیا۔ اس کے پیچھے پیرا شوٹ کی چھتری تیزی سے گرتی چلی گئی۔ عمران نے رکتے ہی پلٹ کر پیرا شوٹ کی رسیاں پوری قوت سے کھینچنا شروع کر دیں۔ رسیاں کھینچ کر اس نے پیرا شوٹ کو پکڑا اور اسے تیزی سے سمیٹنا شروع کر دیا۔ پیرا شوٹ سمیٹ کر اس نے کمر کی سائیڈ پر لگے بیلٹ سے ایک شکاری خنجر نکالا اور اپنے جسم پر بندھی پیرا شوٹ کی رسیاں کاٹنا شروع ہو گیا۔ ابھی وہ رسیاں کاٹ ہی رہا تھا کہ ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی زمین کے اس حصے پر لینڈ ہوتے چلے گئے۔

”اپنے پیرا شوٹس کھولو اور انہیں لے جا کر کسی گہری کھائی میں پھینک دو۔ تب تک میں کسی پہاڑی کی چوٹی پر جا کر ارد گرد کا جائزہ لے لیتا ہوں“...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سر سے گلوب اتار کر ایک طرف رکھا اور پھر وہ اپنے کاندھے سے بیگ اتار کر اسے کھولتا ہوا تیزی سے ایک پہاڑی کی طرف بڑھا اور پھر وہ اس پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گیا۔ وہاں ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

پہاڑی پر چڑھتے ہوئے عمران نے بیگ سے ایک طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ نکال لی تھی۔ نائٹ ٹیلی سکوپ لے کر وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچا اور پھر وہ نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا کر چاروں طرف

کا جائزہ لینا شروع ہو گیا۔

کچھ دیر تک وہ جائزہ لیتا رہا پھر وہ جس تیزی سے اوپر گیا تھا اسی تیزی سے نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ اس وقت تک اس کے ساتھی خود کو پیرا شوٹوں سے نجات دلا چکے تھے اور ان سب نے تمام پیرا شوٹ اٹھا کر ایک کھائی میں پھینک دیئے تھے۔

''یہاں سے شمال میں تین کلو میٹر کے فاصلے پر ناٹان کا علاقہ ہے جہاں کافرستان کا ایک بیس کیمپ ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم نے طیارے کے لئے جو حفاظتی انتظامات کئے تھے ان کی وجہ سے بیس کیمپ کے راڈار نے نہ تو ہمارے طیارے کو چیک کیا ہو گا اور نہ ہمارے پیرا شوٹس چیک کئے ہوں گے۔ اس طرف مکمل خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ ابھی دن نکلنے میں دو گھنٹے باقی ہیں اگر ہم پہاڑیوں کے اوپر سے گزرتے ہوئے جائیں گے تو دن نکلنے سے پہلے ہم بیس کیمپ تک پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا ہمیں اس بیس کیمپ میں جانا ہے''۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... عمران نے مختصر سے لہجے میں کہا۔

''لیکن وہاں جا کر ہمیں کرنا کیا ہے۔ اب تو کچھ بتا دو کہ ہم یہاں کس مشن پر کام کرنے کے لئے آئے ہیں''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہمیں سب سے پہلے یہاں کے بیس کیمپ پر قبضہ کرنا ہے۔ قبضہ نہ ہونے کی صورت میں ہم اس بیس کیمپ کو مکمل طور پر تباہ کر

دیں گے اور اس کے بعد ہم آگے جائیں گے''...... عمران نے جولیا کی بات جیسے ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''میں مشن کے بارے میں پوچھ رہی ہوں''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''پہلے اس بیس کیمپ کو ختم کر لیں اس کے بعد میں تمہیں مشن کے بارے میں بھی بتا دوں گا''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''آپ کہہ رہے ہیں کہ بیس کیمپ یہاں سے تین کلو میٹر دور ہے اور پھر یہ پہاڑی علاقہ ہے۔ آگے پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ نجانے کتنی کھائیاں بھی ہوں گی۔ کیا ان سب کے باوجود دو گھنٹوں میں ہم بیس کیمپ تک پہنچ جائیں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم رکے بغیر اور تیز رفتاری سے سفر کریں تو تین کلو میٹر کا فاصلہ کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ آگے بڑھنے میں ہمیں پہاڑیوں اور کھائیوں سے دقت ضرور ہو سکتی ہے لیکن ہم پہاڑیوں کے اوپر چڑھنے کی بجائے سائیڈوں سے گزر کر جائیں گے تو دو گھنٹے بہت ہیں بیس کیمپ تک پہنچنے کے لئے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو پھر چلو جلدی۔ ہمارا ایک ایک لمحہ بے حد قیمتی ہے''۔ عمران نے کہا اور مڑ کر ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اپنے

تھیلے کاندھوں پر ڈالے اس کے پیچھے چلنا شروع ہو گئے۔ احتیاطاً انہوں نے تھیلوں سے ہلکی مشین گنیں نکال کر ہاتھوں میں لے لی تھیں اور سروں سے گلوبز اتار کی ان کی جگہ آنکھوں پر ایسی گاگلز لگا لی تھیں جو نائٹ ٹیلی سکوپس کی طرح کام کرتی تھیں اور وہ اندھیرے میں بھی دن کے اجالے کی طرح دیکھ سکتے تھے۔

پہاڑی کی سائیڈوں سے گزر کر وہ ٹوٹی پھوٹی چٹانوں والے حصے میں آئے اور پھر ان چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اس سنگلاخ پہاڑی علاقے میں کھائیوں کی بھی کوئی کمی نہیں تھی۔ ہر پہاڑی کے پیچھے ایک بڑی اور گہری کھائی ضرور موجود تھی جو اس قدر گہری تھی کہ اس میں گرنے والا شاید ہی زندہ بچ سکتا ہو۔

وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے احتیاط سے چل رہے تھے۔ ایک جگہ ان کے راستے میں ایک گہری اور لمبی چوڑی کھائی آ گئی جس کی سائیڈ سے گزرنے کے لئے راستہ بے حد تنگ تھا۔ اگر وہ اس راستے سے گزرتے تو ان میں سے ایک آدھ ضرور کھائی میں جا گرتا اور چونکہ کھائی کی لمبائی چوڑائی زیادہ تھی اس لئے اگر وہ گھوم کر دوسری طرف جاتے تو انہیں کافی وقت لگ سکتا تھا اور وہ مطلوبہ وقت میں بیس کیمپ تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔

کھائی کی چوڑائی دوسوفٹ سے زیادہ تھی جسے وہ چھلانگ لگا کر بھی عبور نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے وہ اس کھائی کے پاس آ کر

رک گئے۔

''اب کیا کہتے ہو''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے کیا کہنا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اور جلد سے جلد یہ کھائی عبور کرنی ہے ورنہ ہم بیس کیمپ پر حملہ کرنے کے لئے اندھیرے کا فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اب اس کھائی کو عبور کیسے کیا جائے۔ اگر ہم گھوم کر دوسری طرف سے جاتے ہیں تو اس میں ہمیں کافی وقت لگ جائے گا''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ جہاں سے وہ آئے تھے اس طرف پہاڑی تھی۔ پہاڑی کی سائیڈ میں تھوڑی سی سپاٹ زمین تھی جو بیس سے پچیس میٹر تھی۔

''اس طرف آؤ''...... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے لپکے۔ عمران سپاٹ زمین کے پاس آیا اور اس راستے اور کھائی کا درمیانی فاصلے کا اندازہ کرنے لگا۔

''کھائی یہاں سے تقریباً بیس میٹر کے فاصلے پر ہے اور کھائی کے کٹاؤ کا درمیانی فاصلہ دوسوفٹ سے کم نہیں ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''ہاں۔ اتنا فاصلہ تو بہرحال ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اگر ہم یہاں سے تیز رفتاری سے بھاگیں اور بھاگتے بھاگتے

کھائی کے کنارے کے قریب پہنچتے ہی اونچی چھلانگ لگائیں تو کیا ہم کھائی کے دوسرے کنارے تک پہنچ سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ تو صریحاً خودکشی ہوگی۔ ہم پوری قوت سے بھی چھلانگ لگائیں تب بھی کھائی کے دوسرے کنارے تک نہیں پہنچ سکیں گے لیکن اگر ہمیں کہیں سے لمبے بانس مل جائیں تو ہم پول والٹ کرتے ہوئے اس کھائی کو ضرور چھلانگیں لگا کر عبور کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب بانس تو یہاں ملنے سے رہے۔ جو چیز نہیں ہے اس کا تذکرہ کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو بات میں کہہ رہا ہوں اس پر غور کرو"...... عمران نے کہا۔

"آپ شاید اتنی لمبی چھلانگ لگا لیں لیکن دو سو فٹ تک ہمارے لئے چھلانگ لگانا بے حد مشکل ہوگا"...... صالحہ نے کہا۔

"تم زیادہ سے زیادہ کتنے فٹ تک کی چھلانگ لگا سکتی ہو"۔ عمران نے کچھ سوچ کر اس سے پوچھا۔

"میں اگر پوری قوت بھی لگاؤں تو بھی ایک سو پچاس فٹ سے آگے نہیں جا سکتی"...... صالحہ نے کہا۔

"اور میری چھلانگ بھی اس سے زیادہ نہیں ہوگی"...... کراسٹی نے کہا۔

"ہم بھی ڈیڑھ سو فٹ تک چھلانگیں لگا سکتے ہیں۔ اس کے باوجود پچاس فٹ کا فاصلہ رہ جائے گا جو ہمیں سیدھا کھائی میں لے

جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہم کھائی میں ضرور جائیں گے لیکن ہم کھائی میں نہیں گریں گے بلکہ چھلانگیں لگا کر ہم کھائی میں گرتے ہوئے کھائی کے دوسری دیوار تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ میں نے اس کھائی میں جھانک کر دیکھا ہے۔ کھائی کے دونوں کناروں پر جٹاؤں جیسی بڑی بڑی جھاڑیاں اگی ہوئی ہیں۔ اگر ہم چھلانگیں لگا کر ان جٹاؤں کو پکڑ لیں تو ہمارے لئے دوسری طرف پہنچنا مشکل نہیں ہوگا۔ لمبی چھلانگ لگانے والا اوپر ہوگا اور دوسرے نیچے لیکن اگر سب نے جٹائیں پکڑ لیں تو ہم ان جٹاؤں کے سہارے کھائی کے دوسرے کنارے پر چڑھ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے لیکن بہرحال اس میں کافی رسک ہے۔ کسی کی چھلانگ لمبی نہ ہوئی یا وہ جٹاؤں کو نہ پکڑ سکا تو وہ سیدھا کھائی میں ہی جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"رسک تو ہمیں لینا ہی پڑے گا۔ ویسے بھی ہم یہاں رسکی مشن پر آئے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہمیں قدم قدم پر رسک لینا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"رسکی مشن۔ لیکن یہ رسکی مشن ہے کیا"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"رسک لینے کا مطلب۔ جان خطرے میں ڈالنا ہوتا ہے اور یہ خطرہ تو بہرحال ہمیں ہر مشن کے لئے اٹھانا ہی پڑتا ہے۔ یہ مشن

چونکہ زیادہ خطرناک ہے اس لئے اس میں ہماری جانیں زیادہ خطرے میں پڑ سکتی ہیں جس کے لئے ہمیں ہر حال میں رسک لینے پڑیں گے"۔ عمران نے باقاعدہ رسک کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔

"میں مشن کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ رسک لینے کا مطلب نہیں"...... صفدر نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"مشن کئی مرحلوں پر محیط ہے۔ پہلا مرحلہ پیرا ٹروپنگ کر کے یہاں پہنچنے کا تھا۔ دوسرے مرحلے میں ہمارے سامنے پہاڑیاں اور گہری کھائیاں تھیں جن میں سے ایک کھائی کے سامنے ہم آ کر رک گئے ہیں۔ اس لئے دوسرا رسک اس کھائی کو عبور کرنے کا ہے۔ تیسرا رسک بیس کیمپ پر حملہ کرنا ہے جہاں ہمیں پوری قوت سے حملہ کرنا ہے تاکہ ہم اس بیس کیمپ کو یا تو ختم کر دیں یا پھر وہاں ہمارا قبضہ ہو جائے۔ اس کے بعد اگلا رسک کیا ہو گا اس کے بارے میں بیس کیمپ کا مشن پورا ہونے کے بعد ہی علم ہو گا پہلے نہیں"...... عمران نے رکے بغیر بولتے ہوئے کہا۔

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے آپ کو اصل مشن کے بارے میں کچھ علم ہی نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال یہی سچ ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"کیا کہا۔ یہی سچ ہے۔ مطلب کہ تم نہیں جانتے کہ ہمارا یہاں آنے کا اصل مقصد کیا ہے اور ہمارا اصل ٹارگٹ کیا ہے"...... جولیا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا کہ میں نہیں جانتا۔ میں نے فی الحال کی بات کی ہے۔ فی الحال تمہارے سامنے جو خطرہ ہے اسے ہی اپنا مشن سمجھو۔ یہ مشن پورا ہو تو اگلے مشن کی فکر کرنا اس طرح تم سب فکر در فکر ہونے سے بچ جاؤ گے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"شکر ہے اور کچھ نہیں تو آپ کے چہرے پر ہنسی تو دیکھنے کو ملی۔ ورنہ اس بار تو ایسا لگ رہا تھا کہ ہمیں یہ مشن آپ کو سنجیدہ دیکھ کر ہی پورا کرنا پڑے گا اور جسے آپ رسکی مشن کہہ رہے ہیں آپ کی سنجیدگی کی وجہ سے یہ سنجیدہ مشن بن کر رہ جائے گا"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں پھر سے سنجیدہ ہو جاتا ہوں۔ رسکی مشن سے زیادہ مناسب نام سنجیدہ مشن ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اچھا چلیں اب اس کھائی کو عبور کریں پہلے میں جاتا ہوں"۔ تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

"نہیں۔ پہلے مجھے چھلانگ لگانے دو۔ میں چھلانگ لگا کر تمہیں بتا سکتا ہوں کہ میں نے کس زاویئے پر اور کتنی بلندی پر چھلانگ لگائی تھی اور اس چھلانگ نے مجھے کھائی کے دوسرے کنارے پر کہاں پر پہنچایا ہے پھر تم اسی تناسب سے چھلانگیں لگاؤ گے تو تم

زیادہ گہرائی میں نہیں جاؤ گے بلکہ ہوسکتا ہے کہ مجھ سے اوپر موجود جٹاؤں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جاؤ''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''......تنویر نے کہا تو عمران سر ہلا کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ایک جگہ رک کر اس نے کھائی کے کنارے پر نظریں جمائیں اور پھر اس نے اچانک کھائی کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ بجلی کی سی تیز رفتاری سے بھاگا تھا۔ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا وہ جیسے ہی کھائی کے کنارے کے نزدیک پہنچا اور اس سے پہلے کہ وہ دوڑتا ہوا کھائی میں گر جاتا۔ اس نے اپنا جسم اکڑایا اور پوری قوت سے کھائی کی دوسری جانب چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح ہوا میں اُڑتا دکھائی دیا۔

''آؤ جلدی''...... جولیا نے چیخ کر کہا اور تیزی سے کھائی کے کنارے کی طرف بھاگی تاکہ وہ یہ دیکھ سکیں کہ عمران کی چھلانگ کتنی بلند تھی اور وہ کھائی کے دوسرے کنارے پر اُگی ہوئی جٹاؤں جیسی جھاڑیوں تک پہنچا ہے یا نہیں۔

عمران کا ہوا میں اٹھا ہوا جسم آگے جا کر قوس کی شکل میں نیچے جاتا ہوا دکھائی دیا اور پھر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے عمران کھائی کے دوسرے کنارے کی طرف جانے کی بجائے کھائی کے درمیان میں ہی گر رہا ہو۔ عمران کو اس طرح درمیان میں ہی جھٹکا کھا کر نیچے جاتے دیکھ کر ان سب کے سانس اوپر کے اوپر اور نیچے کے نیچے رہ گئے اور ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

فون کی گھنٹی بجی تو شاگل نے چونک کر میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھا۔ میز پر سرخ رنگ کے فون کا ایک بلب سپارک کر رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ کال اسی فون پر آ رہی ہے۔

سرخ رنگ کے فون سیٹ پر بلب سپارک کرتے دیکھ کر شاگل فوراً سیدھا ہو گیا۔ یہ فون کافرستانی پریذیڈنٹ، پرائم منسٹر اور چیف سیکرٹری کے لئے مخصوص تھا۔ ان کے علاوہ اس فون پر کوئی اور بات نہیں کر سکتا تھا۔ شاگل نے فوراً ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس سر۔ شاگل سپیکنگ۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس''......شاگل نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پرسنل سیکرٹری ٹو چیف سیکرٹری بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی اور پھر چند لمحوں کے لئے لائن پر خاموشی طاری رہی۔

''راؤ مہتہ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کافرستان کے چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ حکم سر''...... شاگل نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا آپ نے ماسٹر فائل کا مطالعہ کر لیا ہے''...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

''یس سر۔ میں ابھی یہی فائل پڑھ کر فارغ ہوا ہوں''۔ شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''تو پھر اسے لے کر پرائم منسٹر ہاؤس پہنچ جائیں۔ مجھے اس سلسلے میں آپ سے ضروری ڈسکس کرنی ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر۔ میں تھوڑی ہی دیر میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا''...... شاگل نے کہا۔

''او کے۔ میں آپ کا ہی منتظر ہوں''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا۔ شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کی اور اسے اپنی بغل میں دبا کر ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر میں سوار پرائم منسٹر ہاؤس کی جانب اڑا جا رہا تھا۔

ہیلی کاپٹر پرائم منسٹر ہاؤس کے ہیلی پیڈ پر لینڈ ہوا تو وہاں شاگل کے استقبال کے لئے پرائم منسٹر کا ملٹری سیکرٹری موجود تھا۔ اس نے شاگل کو مخصوص انداز میں پروٹوکول دیا اور اسے پرائم منسٹر ہاؤس کے عظیم الشان محل کے اندرونی حصے کی طرف لے گیا۔ ملٹری سیکرٹری نے شاگل کو گیسٹ روم میں پہنچایا اور پھر چیف سیکرٹری کو اس کی آمد کا بتانے کے لئے نکل گیا جو دوسرے گیسٹ روم میں موجود تھا۔

کچھ ہی دیر بعد چیف سیکرٹری وہاں پہنچ گیا۔ انہیں دیکھ کر شاگل فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے چیف سیکرٹری کے عقب میں ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی تو اسے دیکھ کر شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔

لڑکی انتہائی حسین تھی۔ اس نے سفید اور ہلکے گلابی رنگ کی سکرٹ پہن رکھی تھی اور اس کے سر کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے شانوں تک ترشے ہوئے تھے۔ لڑکی کا چہرہ سرخ و سپید تھا اور اس کی بڑی بڑی غزالی آنکھیں ڈارک براؤن تھیں۔ لڑکی کی آنکھوں میں بلا کی چمک تھی جو اس کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔

''تشریف لائیں مس کایا''...... چیف سیکرٹری نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو لڑکی مسکراتی ہوئی ان کے ہمراہ آگے بڑھی۔ شاگل، لڑکی کو دیکھ کر اس قدر حیران تھا کہ وہ پروٹوکول کے تحت

چیف سیکرٹری کو سیلوٹ کرنا بھی بھول گیا تھا۔

"تشریف رکھیں مس کاویا اور مسٹر شاگل آپ بھی بیٹھ جائیں"۔ چیف سیکرٹری نے اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"...... مس کاویا نے کہا اور پرائم منسٹر کے دائیں طرف ایک نفیس کرسی پر بیٹھ گئی۔ شاگل نے بھی چیف سیکرٹری کا شکریہ ادا کیا اور ان کے بائیں طرف دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ مس کاویا نے شاگل کی طرف ایک نظر دیکھا تھا اس کے بعد وہ ایسے بن گئی تھی جیسے وہ شاگل کی موجودگی سے قطعی طور پر بے خبر ہو یا اسے سرے سے جانتی ہی نہ ہو۔

"مسٹر شاگل۔ پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر یہ میٹنگ کال کی گئی ہے اور پرائم منسٹر صاحب میٹنگ کو مانیٹر بھی کر رہے ہیں۔ میں ان کی طرف آتا ہوں یہ مس کاویا ہیں اور آپ انہیں جانتے ہی ہوں گے"...... چیف سیکرٹری نے پرائم منسٹر صاحب کے حوالے سے بات کرنے کے بعد اپنے ساتھ آنے والی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ انہیں کون نہیں جانتا۔ ان کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اور یہ دنیا کی پہلی خاتون ہیں جو ملٹری انٹیلی جنس کی چیف ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"گڈ شو۔ پھر تو آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ انہوں نے ملٹری انٹیلی جنس کی سربراہی کرتے ہوئے ملک و قوم کے لئے کیا کیا

خدمات انجام دی ہیں اور ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کون کون سے کارنامے سرانجام دیئے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ یہ واحد لیڈی ایجنٹ ہیں جو گریٹ لینڈ اور ایکریمیا کی طاقتور اور فعال ایجنسیوں کے خلاف لڑنے کا حوصلہ رکھتی ہیں اور یہ ان طاقتور ایجنسیوں کے منہ سے ان کا نوالہ تک چھین لانے میں ماہر ہیں اور آج تک دنیا کی کوئی ایجنسی ان کی گرد بھی نہیں پا سکی ہیں۔ اسی لئے ان کا نام دنیا میں پاور گرل کے نام سے مشہور ہے"...... شاگل نے کہا۔

"گڈ شو۔ اور پاور گرل آپ بھی شاگل کے بارے میں سب کچھ جانتی ہیں اس لئے اب کھل کر بغیر کسی تکلف کے باتیں ہونی چاہئیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ یہ بھی اپنی مثال آپ ہیں اور انہوں نے بھی ملک و قوم کے مفاد میں بے شمار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ کافرستان کے ہر معاملات میں ان کا بول بالا ہے اور ان کے ہاتھوں آج تک کوئی غیر ملکی ایجنٹ بچ کر نہیں جا سکا ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے معاملے میں ان کی صلاحیتوں کو نجانے کیا ہو جاتا ہے کہ وہ نہ صرف انہیں جُل دے کر نکل جاتے ہیں بلکہ ان کی ناک کے نیچے سے اپنا مشن پورا کر کے نکل جاتے ہیں اور یہ بے چارے سوائے ہاتھ ملنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے"...... پاور گرل نے پہلے شاگل کی تعریف کی پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حوالے سے

اس نے شاگل پر طنز کرتے ہوئے کہا۔ اس کا طنز سن کر شاگل کا چہرہ بگڑ گیا۔

''آپ شاید مجھ پر طنز کر رہی ہیں مس کایا''...... شاگل نے خود کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے کہا۔ یہ کہتے ہوئے اس کا لہجہ قدرے غراہٹ آمیز ہو گیا تھا۔

''میں شاید نہیں۔ یقیناً آپ پر طنز کر رہی ہوں مسٹر شاگل۔ کیا جو کچھ میں نے کہا ہے وہ غلط ہے''...... پاور گرل نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ غلط ہے۔ میں نے بارہا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پکڑا ہے اور میں انہیں ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے بھی ہر ممکن کوشش کر چکا ہوں لیکن نجانے وہ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتے ہیں اور پھر میری سروس میں موجود چند افراد کی نااہلی کی وجہ سے وہ میرے ہاتھوں سے نکل جانے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''اپنی نااہلی کو تسلیم کریں مسٹر شاگل۔ آپ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں تو کوئی بھی آپ کو دھوکہ دے کر نہیں نکل سکتا ہے۔ میں نے آپ کی ہسٹری دیکھی ہے۔ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے معاملے میں انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہیں اور ہمیشہ ان سے پوچھ گچھ یا پھر ان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہروں

کو دیکھنے اور خاص طور پر انہیں اپنے ہاتھوں ہلاک کرنے کے چکروں میں پڑ جاتے ہیں۔ اور پھر عمران آپ سے ایسی عیارانہ چالیں چلتا ہے جو آپ کی سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں۔ آپ کی جگہ میں ہوتی تو اب تک عمران اور اس کے ساتھی ایک بار نہیں سینکڑوں بار میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہوتے''...... پاور گرل نے کہا۔

''ابھی تک ان کا آپ سے پالا نہیں پڑا ہے مس کایا۔ جب بھی آپ کا ان سے ٹکراؤ ہوگا تو آپ کو بھی پتہ چل جائے گا کہ کون کتنے پانی میں ہے''...... شاگل نے بھی طنز بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ میرا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹکراؤ ہوا تو میں دعوے سے کہتی ہوں کہ وہ میرے سامنے چند منٹ بھی نہیں ٹھہر سکیں گے میں انہیں بغیر کوئی مہلت اور رعایت دیئے ہلاک کر دوں گی چاہے ان کے ساتھ مجھے بے گناہ افراد کی بھی کیوں نہ لاشیں گرانی پڑیں۔ چند بے گناہ افراد کی قربانی دے کر اگر ان خطرناک ایجنٹوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے تو یہ سودا مہنگا نہیں ہو سکتا''...... پاور گرل نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ دونوں ایک دوسرے پر الزام تراشی اور طنز کرنا بند کریں۔ یہ مت بھولیں کہ میں بھی یہاں موجود ہوں''...... چیف سیکرٹری نے انہیں ایک دوسرے پر طنز کرتے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا تو وہ دونوں الرٹ ہو گئے۔

''یس سر۔ سوری سر۔ ویری سوری''...... شاگل نے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا۔ پاور گرل کو دیکھ کر اس کے دماغ میں پہلے سے
ہی سرخ چیونٹیاں رینگنا شروع ہو گئی تھیں اب اس کی باتوں نے
جیسے اس کے دماغ میں ان سرخ چیونٹوں نے کاٹنا شروع کر دیا تھا
جس کی وجہ سے شاگل واقعی چیف سیکرٹری کی موجودگی سے بے خبر
ہو گیا تھا۔

"میں بھی آپ سے معذرت چاہتی ہوں جناب رائے مہتہ
صاحب۔ مسٹر شاگل کو دیکھ کر مجھے نجانے کیوں غصہ آ گیا تھا"۔
پاور گرل نے کہا۔

"آپ دونوں اپنے غصے پر کنٹرول کریں اور یہ غصہ نکالنا ہے تو
ان غیر ملکی ایجنٹوں پر نکالیں جو کافرستان کے مفادات کو نقصان
پہنچانے آتے ہیں اور یہاں سے کامیاب ہو کر واپس بھی چلے
جاتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر"...... شاگل نے
فوراً خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"فائل دیں مجھے"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو شاگل نے اپنے
سامنے میز پر پڑی ہوئی فائل اٹھائی اور کھڑے ہو کر بڑے احترام
بھرے انداز میں چیف سیکرٹری کی طرف بڑھا دی۔ چیف سیکرٹری
نے اس سے فائل لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگے۔

"آپ بیٹھیں"...... شاگل کو کھڑے دیکھ کر چیف سیکرٹری نے
کہا تو شاگل، پاور گرل کو تیز نظروں سے گھورتا ہوا بیٹھ گیا۔ پاور

گرل بھی اسے تیز اور کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔
چیف سیکرٹری چند لمحے فائل دیکھتے رہے پھر انہوں نے سر اٹھایا اور
فائل بند کر کے پاور گرل کی طرف بڑھا دی۔

"ایک نظر آپ بھی اسے دیکھ لیں مس کایا"...... چیف سیکرٹری
نے کہا تو پاور گرل نے اٹھ کر ان سے احترام سے فائل لی اور
دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ کر فائل کھول کر اس میں موجود اوراق دیکھنے
لگی۔ فائل میں چند پرنٹڈ پیپرز موجود تھے۔

"کیا آپ نے باریک بینی سے اس فائل کا مطالعہ کیا ہے مسٹر
شاگل"...... چیف سیکرٹری نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ میں نے ایک ایک پوائنٹ کو بغور اور بار بار پڑھا
ہے اور میں نے پوری فائل کو ازبر یاد کر لیا ہے"...... شاگل نے
دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کو فائل ازبر یاد کرنے کے لئے نہیں بھجوائی
تھی۔ میں نے کہا تھا کہ اس فائل کا بغور جائزہ لیں اور پھر مجھے
بتائیں کہ اس میں کوئی خامی تو نہیں ہے تاکہ اس کا ازالہ کیا جا سکے
اور ہارڈ سیکشن کو مزید فول پروف سیکور کیا جا سکے"...... چیف سیکرٹری
نے کہا۔

"نو سر۔ آپ نے ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے جو انتظامات کئے
ہیں اور جو کچھ اس فائل میں درج ہے اس لحاظ سے تو ہارڈ سیکشن
نام کا ہی نہیں حقیقت میں ہارڈ سیکشن بن گیا ہے بلکہ اگر میں کہوں

کہ آپ نے اس کی حفاظت کے جو انتظامات کئے ہیں اس سے ہارڈ سیکشن ناقابلِ تسخیر ہو گیا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ ان انتظامات کی وجہ سے ہارڈ سیکشن میں چڑیا کا بچہ بھی پر نہیں مار سکتا اور نہ ہی ہارڈ سیکشن میں موجود افراد کی نظر میں آئے بغیر کوئی مکھی وہاں گھس سکتی ہے۔ یہ انتہائی فول پروف اور جدید ترین انتظامات ہیں جناب جن کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہوگی“...... شاگل نے کہا۔

”گڈ شو۔ اگر ہارڈ سیکشن کی حفاظت کی ذمہ داری میں آپ کے سپرد کروں تو آپ ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے لئے مزید کیا انتظامات کریں گے یا ہارڈ سیکشن کو مزید ہارڈ بنانے کے لئے آپ کیا کر سکتے ہیں تاکہ غیر ملکی ایجنٹ اپنی پوری طاقت لگانے کے باوجود وہاں نہ پہنچ سکیں اور اگر وہاں پہنچ بھی جائیں تو وہ سوائے ہارڈ سیکشن کی دیواروں کو ٹکریں مارنے کے اور کچھ نہ کر سکیں“۔ چیف سیکرٹری نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”لیس سر۔ میں ان انتظامات کو مزید بہتر کر سکتا ہوں اگر آپ مجھے ہارڈ سیکشن کی حفاظت کی ذمہ داری دیتے ہیں تو پھر میں ہارڈ سیکشن کے باہر بھی ایسے انتظامات کر دوں گا کہ غیر ملکی ایجنٹ ہارڈ سیکشن کی دیواروں کو ٹکریں مارنے کے بھی قابل نہیں رہیں گے اور وہ ہارڈ سیکشن کے نزدیک بھی نہیں پھٹک سکیں گے“...... شاگل نے کہا۔

”ایسے کیا انتظامات کریں گے آپ“...... چیف سیکرٹری نے

اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو شاگل ہارڈ سیکشن کی حفاظت کو مزید فعال اور فول پروف بنانے کے لئے اپنی پلاننگ بتانے لگا۔

”ہونہہ۔ اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ہارڈ سیکشن کے لئے آپ کے اور میرے کئے ہوئے فول پروف انتظامات کے باوجود غیر ملکی ایجنٹ وہاں نہ پہنچ سکیں“...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

”نو سر۔ اس قدر انتظامات کے ہوتے ہوئے ایکریمیا کی بڑی سے بڑی ایجنسی کے طاقتور سے طاقتور ایجنٹ بھی آ جائیں تو ان میں بھی اتنا حوصلہ نہیں ہوگا کہ وہ ہارڈ سیکشن کے قریب بھی جانے کا سوچ سکیں۔ ان کے جدید سے جدید سائنسی آلات بھی ہارڈ سیکشن تک پہنچنے میں ان کے مددگار ثابت نہیں ہوں گے اور پھر جب قدم قدم پر انہیں موت کا سامنا کرنا پڑے گا تو ان کے قدم اکھڑ جائیں گے“...... شاگل نے کہا۔

”آپ کیا کہتی ہیں مس کایا“...... چیف سیکرٹری نے پاور گرل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو فائل پڑھ کر ان کی باتیں غور سے سن رہی تھی۔

”مسٹر شاگل نے جو تجاویز دی ہیں ان میں بہت سی خامیاں ہیں سر جن کا فائدہ اٹھا کر ایکریمی ایجنسیاں تو کیا کسی عام ملک کے ایجنٹ بھی ہارڈ سیکشن تک پہنچ سکتے ہیں“...... پاور گرل نے کہا اور اس کی بات سن کر شاگل یکلخت بھڑک اٹھا۔

"خامیاں۔کیسی خامیاں"...... اس سے پہلے کہ شاگل کچھ کہتا چیف سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر شاگل نے کہا ہے کہ ہارڈ سیکشن کے گرد ایک حصار بنا دیا جائے۔ اس حصار سے دس کلو میٹر کے دائرے میں کسی کو بھی آنے کی اجازت نہ ہو۔ حصار میں ہر ایک کلو میٹر کے بعد اونچی دیواریں بنا دی جائیں اور ان دیواروں کے پیچھے کہیں نوکیلی اور زہریلی باڑھ رکھ دی جائے اور کہیں مائنز بچھا دی جائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ زمین کا ایک حصہ فولاد سے کوٹڈ کر دیا جائے اور ایک کلو میٹر کے دائرے میں بنی ہوئی فولادی زمین اور دیواروں میں تیز کرنٹ دوڑا دیا جائے تاکہ جو بھی اس طرف آئے وہ کرنٹ کا شکار ہو کر نہ صرف ہلاک ہو جائے بلکہ اس کی لاش بھی جل کر راکھ بن جائے۔ دس کلو میٹر کے دائرے میں کافرستانی سیکرٹ سروس خندقیں اور مورچے بنا لیں اور جو بھی ہارڈ سیکشن کی طرف آنے کی کوشش کرے اس سے بغیر کچھ پوچھے اور اسے بغیر کچھ بتائے وہیں گولی مار دی جائے"...... پاور گرل نے کہا۔

"ہاں تو اس میں کیا خامی ہے۔ ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے لئے اس سے بہتر انتظامات اور کیا ہو سکتے ہیں"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بہت انتظامات ہو سکتے ہیں مسٹر شاگل۔ سب سے پہلے میں آپ کے حفاظتی انتظامات کی خامیوں کا بتاتی ہوں۔ جسے سن کر

آپ کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کے انتظامات اس قابل نہیں ہیں جس سے ہارڈ سیکشن کی حفاظت کو فول پروف بنایا جا سکے"...... پاور گرل نے کہا تو شاگل نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے جبکہ چیف سیکرٹری اس کی جانب دلچسپی سے دیکھنے لگے تھے۔

"بتائیں۔کیا خامیاں ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر فرض کریں۔ میں غیر ملکی ایجنٹ ہوں اور میں ہارڈ سیکشن تک پہنچنا چاہتی ہوں اور مجھے ان تمام انتظامات کا علم ہو جاتا ہے تو میں اس کا کیسے فائدہ اٹھا سکتی ہوں"...... پاور گرل نے کہا۔

"ہاں۔ اس طرح بات سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو گی"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"لیکن سر۔ کسی غیر ملکی کو ان حفاظتی انتظامات کا پتہ کیسے چل سکتا ہے۔ یہ تمام انتظامات تو ٹاپ سیکرٹ کئے جائیں گے"...... شاگل نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

"آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے کہا تھا کہ آپ کی سروس میں چند نااہل لوگ موجود ہیں جن کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ کے ہاتھوں بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کی سروس میں نااہل لوگ ہو سکتے ہیں تو پھر ایسے لوگ بھی تو ہو سکتے ہیں جنہیں کالی بھیڑیں کہا جا سکتا ہے۔ کیا ان افراد کو خرید کر ان سے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں"...... پاور گرل نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ غلط ہے۔ میں نے یہ ضرور کہا تھا کہ میری سروس میں چند نااہل لوگ موجود ہیں لیکن ان میں کوئی بکاؤ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا غدار ہے جو کافرستانی سیکرٹ سروس کے راز غیر ملکیوں کو دولت کے لئے فروخت کر دے۔ نااہل ہونے سے میری مراد یہ تھی کہ کچھ افراد ایسے ہیں جو مجھے ایسے مشورے دیتے ہیں جو بظاہر دانشمندانہ ہوتے ہیں اور ان کے مشوروں پر عمل کرنے کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایسا موقع مل جاتا ہے جس کا فائدہ اٹھا کر وہ مجھے ہی ڈاج دے کر نکل جاتے ہیں"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر سیکرٹ سروس کا چیف ہی احمق بن جائے تو پھر دوسروں کو کیا کہا جا سکتا ہے"...... پاور گرل نے منہ بنا کر کہا تو شاگل ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ یکلخت غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"سر دیکھ لیں۔ آپ کی موجودگی میں مس کایا مجھے احمق کہہ رہی ہیں۔ ان سے کہیں کہ یہ اپنی حد میں رہیں یہی ان کے لئے اچھا ہو گا"......شاگل نے بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"نو سر۔ میں نے نہیں انہوں نے خود ہی کہا تھا کہ یہ اپنے ساتھیوں کی باتوں میں آ جاتے ہیں"...... پاور گرل نے کہا تو شاگل اور زیادہ بھڑک گیا۔

"آپ بیٹھیں۔ مجھے اس سے بات کرنے دیں اور مس کایا

آپ مطلب کی بات کریں۔ فضول باتیں چھوڑ دیں"...... چیف سیکرٹری نے پہلے شاگل اور پھر پاور گرل سے کہا تو شاگل غصے سے مٹھیاں بھینچتا ہوا دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ پاور گرل پر جھپٹ پڑے اور اپنے ہاتھوں سے اس کی گردن کاٹ دے۔

"یس سر۔ سوری سر"...... پاور گرل نے کہا۔

"بتائیں۔ کیا ہیں مسٹر شاگل کے انتظامات میں خامیاں۔ آپ اگر غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور ہارڈ سیکشن تک پہنچنا چاہتی ہیں تو مسٹر شاگل کے حفاظتی انتظامات کو کیسے ختم کریں گی"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"میرا سب سے پہلا اور بڑا سٹیپ تو یہ ہو گا کہ میں کسی طرح اس بات کا پتہ چلانے کی کوشش کروں گی کہ ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے انتظامات کس نے کئے ہیں اور اس سارے سیٹ اپ کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ جیسے ہی مسٹر شاگل کا نام میرے سامنے آتا ہے تو میں سب سے پہلے ان پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کروں گی اور کسی طرح سے ان تک پہنچ کر ان کے ذریعے ان تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات حاصل کروں گی اور پھر میری یہی کوشش ہو گی کہ مسٹر شاگل میرے چنگل میں پھنسے رہیں اور مجھے وہ تمام راستے کلیئر کرائیں جہاں ان کی ہدایات پر حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔

مسٹر شاگل کو اپنے دام میں لانا اور انہیں اس کام پر مجبور کرنے کے لئے میرے پاس بہت سے آپشن ہیں۔ میں انہیں نشے کا انجکشن بھی لگا سکتی ہوں۔ ان کے جسم پر بم لگا کر انہیں موت کا خوف دلا کر بھی کام لے سکتی ہوں اور اگر میں انہیں ایس ایس تھرٹی کا زہریلا انجکشن لگا دوں تو یہ کسی ریموٹ کنٹرول کی طرح میرے ہاتھوں میں کھیلنا شروع کر دیں گے کیونکہ ایس ایس تھرٹی کا اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور جب تک ایس ایس تھرٹی کا انہیں اینٹی نہ لگا دیا جائے تب تک یہ کسی بھی طریقے سے اپنی جان نہیں بچا سکیں گے اور اپنی جان بچانے اور مجھ سے اینٹی حاصل کرنے کے لئے یہ میرا ہر حکم ماننے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اس طرح میں ان کے ذریعے ہی ہارڈ سیکشن تک پہنچ جاؤں گی کیونکہ ان کا نام اس معاملے میں کسی نہ کسی طرح سے لیک آؤٹ ہو ہی جائے گا کہ ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے انتظامات میں ان کا ہاتھ ہے اور انہوں نے جتنے بھی حفاظتی انتظامات کا ذکر کیا ہے اس دور میں جدید سائنسی آلات سے ان حفاظتی انتظامات کو عبور کرنا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔ جیسے کہ فولادی زمین اور دیواریں جن میں کرنٹ دوڑایا جائے۔

اس کے لئے اگر انسولیٹڈ لباس اور ربڑ سول کے جوتے پہن لئے جائیں تو تیز برقی رو سے بھی گزرا جا سکتا ہے۔ اسی طرح زمین میں چھپے ہوئے مائنز کو سٹارون گلاسز چشموں سے دیکھ کر ان

سے بھی بچا جا سکتا ہے اور زہریلے کانٹوں والے علاقے صاف کرنے کے لئے عام بم بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح مسٹر شاگل نے جتنے بھی حفاظتی انتظامات بتائے ہیں ان سے کوئی بھی ایجنٹ آسانی سے گزر کر سکتا ہے"...... پاور گرل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کی باتیں سن کر شاگل غصے سے دانتوں سے ہونٹ چبا رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ اٹھ کر اپنے دانتوں سے پاور گرل کا نرخرہ چبا جائے۔

"اس سے بہتر آپشن ہیں آپ کے پاس تو آپ بتائیں"۔ شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا میرے پاس ایک ایسا حل موجود ہے جس پر عمل کیا جائے تو پھر ایجنٹس تو کیا اگر شیطانی طاقتیں بھی آ جائیں تو وہ بھی ہارڈ سیکشن میں داخل نہیں ہو سکیں گی"...... پاور گرل نے کہا تو شاگل کے ساتھ پرائم منسٹر بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"اوہ۔ ایسا کون سا حل ہے آپ کے پاس جس کی وجہ سے ہارڈ سیکشن تک شیطانی طاقتیں بھی نہ پہنچ سکیں"...... چیف سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ میں اس حل کے بارے میں آپ کو اکیلے میں بتاؤں گی۔ جسے سن کر آپ سراہے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ مسٹر شاگل کی موجودگی میں آپ کو میں نے حل بتایا تو یہ راز لیک آؤٹ ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے"...... پاور گرل نے شاگل کی طرف کن

انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو شاگل غصے سے دانت پیس کر رہ گیا۔ اس کی آنکھیں غصے سے انگارے برسانے لگیں تھیں۔

”مس کایا۔ ایسی بات کر کے آپ میری اور میرے مرتبے کی توہین کر رہی ہیں۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ کوئی گھسیارہ نہیں کہ میری وجہ سے کوئی راز لیک آوٹ ہو“...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

”آج تک آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کافرستان داخل ہونے اور انہیں قابو کرنے کے باوجود ہلاک نہیں کر سکے اس لئے میری نظر میں آپ گھسیارے ہی ہیں“...... پاور گرل نے برملا کہا تو شاگل ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تپ کر سرخ ہو گیا تھا۔

”تم اپنی حدود میں رہو۔ میں تمہارا صرف چیف سیکرٹری کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں۔ اگر یہاں چیف سیکرٹری نہ ہوتے تو میں تمہاری اس بدتمیزی پر تمہیں ابھی اور اسی وقت گولی مار دیتا“۔ شاگل نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

”میری جرأت ابھی آپ نے دیکھی ہی کہاں ہے مسٹر شاگل۔ جس دن میرا اصل روپ آپ کے سامنے آ گیا آپ مجھ سے بچنے کے لئے کسی جنگلی چوہے کی طرح بھاگتے نظر آئیں گے“...... پاور گرل نے طنزیہ لہجے میں کہا تو شاگل کے دماغ میں جیسے چھپکلی سوار ہو گئی۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے کف بہنے لگا۔ وہ دونوں

ہاتھ پھیلا کر پاور گرل کی طرف بڑھا جیسے وہ اس کی گردن دبوچ لینا چاہتا ہو۔

”مسٹر شاگل“...... چیف سیکرٹری کی گرج دار آواز سن کر شاگل کے قدم جہاں تھے وہیں رک گئے۔

”یہ آپ کے سامنے شیرنی بننے کی کوشش کر رہی ہے سر۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ابھی اسے کسی چیونٹی کی طرح مسل سکتا ہوں۔ آج تک کسی کو اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ شاگل کے سامنے ایسی باتیں کر سکے“...... شاگل نے جیسے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”آپ کچھ دیر کے لئے باہر جائیں اور مجھے مس کایا سے بات کرنے دیں۔ ضرورت ہوئی تو میں آپ کو دوبارہ اندر بلا لوں گا“۔ چیف سیکرٹری نے کرخت لہجے میں کہا اور شاگل چونک کر اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چیف سیکرٹری کی جانب دیکھنے لگا جن کا رویہ اس کے لئے یکسر بدلا ہوا تھا۔ جیسے وہ جان بوجھ کر پاور گرل کی موجودگی میں اسے کمتر ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ پاور گرل اس پر مسلسل طنز کر رہی تھی۔ چیف سیکرٹری اسے روکنے کی بجائے الٹا اسے ہی ڈپٹ رہے تھے۔

”لیکن سر“...... شاگل نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

”آپ سے کہا ہے نا کہ آپ باہر جائیں“...... چیف سیکرٹری نے خشک لہجے میں کہا تو شاگل کے اعصاب ڈھیلے پڑتے چلے

گئے۔ اس نے پاور گرل کی طرف دیکھا جو اس کی جانب انتہائی طنزیہ نظروں سے گھور رہی تھی۔

''یس سر''...... شاگل نے مردہ سے لہجے میں کہا اور پھر وہ پاور گرل کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتا ہوا گیسٹ روم سے نکلتا چلا گیا۔

''اس حرافہ کو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ چیف سیکرٹری کے سامنے وہ شیرنی بنی ہوئی تھی۔ ایک بار وہ پرائم منسٹر ہاؤس سے باہر آ جائے پھر میں اسے بھیگی چوہیا نہ بنا دوں تو میرا نام بھی شاگل نہیں۔ اب جب تک میں اسے اپنے ہاتھوں سے شوٹ نہیں کر دیتا اس وقت تک مجھے چین نہیں آئے گا''...... شاگل نے گیسٹ روم سے نکل کر ویٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ویٹنگ روم میں آ کر وہ دھب سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

اسے پاور گرل کے ساتھ ساتھ چیف سیکرٹری پر بھی غصہ آ رہا تھا جو پاور گرل کی حمایت کر رہے تھے اور اس کی کسی بھی بات پر دھیان نہیں دے رہے تھے جیسے ان کی نظر میں پاور گرل کی اہمیت ہو اور وہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف نہیں واقعی کوئی گھسیارہ ہو۔

''نہیں پاور گرل۔ میں تمہیں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ تمہارا آخری وقت آ گیا ہے۔ تمہیں ہلاک کر کے مجھے اپنا کورٹ مارشل ہی کیوں نہ کرانا پڑے میں کرا لوں گا لیکن اب میں تمہیں دوسرا سانس نہیں لینے دوں گا۔ تم نے میرے غصے کو

ہوا دی ہے اور اب میرا غصہ تمہاری لاش دیکھ کر ہی ٹھنڈا ہو گا۔ وہ بھی اس صورت میں جب میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے شوٹ کروں گا''...... شاگل نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے سامنے ٹیبل پر منرل واٹر کی سیلڈ بوتل پڑی تھی۔ اس نے جھپٹ کر بوتل اٹھائی اور اس کی سیل کھول کر بوتل منہ سے لگا لی اور پھر وہ یوں غٹاغٹ پانی پیتا چلا گیا جیسے وہ صدیوں سے پیاسا ہو۔

اس نے بوتل تب منہ سے ہٹائی جب بوتل میں موجود پانی کی ایک ایک بوند اس کے حلق میں نہ اتر گئی۔ بوتل خالی ہوتے ہی اس نے بوتل زور سے ٹیبل پر پٹخ دی۔ اسی لمحے ٹیبل پر پڑے ہوئے انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ یہ انٹرکام گیسٹ روم سے منسلک تھا۔ شاگل چند لمحے غصیلی نظروں سے انٹرکام کو گھورتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''مسٹر شاگل''...... بٹن پریس ہوتے ہی چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''یس سر''...... شاگل نے حتی الوسع خود پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

''اندر آئیں''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا اور اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا ویٹنگ روم سے نکل کر گیسٹ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

گیسٹ روم میں پاور گرل اور چیف سیکرٹری دونوں موجود تھے۔ شاگل دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔

”آئیں۔ اندر آ جائیں“...... چیف سیکرٹری نے اسے دیکھ کر کہا تو شاگل سر ہلا کر تیزی سے اندر آ گیا۔ اس بار اس نے پاور گرل کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔

”تشریف رکھیں“...... چیف سیکرٹری نے کہا تو شاگل سر ہلاتا ہوا اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

”مجھے پاور گرل نے نئے اور انوکھے حفاظتی انتظامات کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی ناقابلِ یقین ہے۔ ان کی سوچ واقعی ہر لحاظ سے آپ سے کہیں زیادہ اونچی اور باکمال ہے۔ جسے سن کر میں بھی دنگ رہ گیا ہوں“...... چیف سیکرٹری نے کہا تو شاگل نے ان کے منہ سے پاور گرل کی تعریف سن کر ایک بار پھر جبڑے بھینچ لئے۔

”یس سر“...... شاگل نے جیسے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

”میں آپ کو ان کے بتائے ہوئے حفاظتی انتظامات کی تفصیل تو نہیں بتا سکتا لیکن یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ یہ انتظامات واقعی انوکھے اور حیرت انگیز ہیں اور اگر ان پر عملدرآمد کیا جائے تو ہارڈ سیکشن میں تو کیا اس کے اردگرد بھی دنیا کی کوئی طاقت نہیں پہنچ سکتی اور اگر بفرضِ محال کوئی ہارڈ سیکشن کے قریب پہنچ بھی جائے تو اس کا ہارڈ سیکشن میں داخل ہونا قطعی طور پر ناممکن ہو گا اور اسے سوائے

موت کے منہ میں جانے کے کوئی راستہ نہیں مل سکتا ہے۔ اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے جو اس میٹنگ کو مانیٹر کر رہے ہیں، فیصلہ کر لیا ہے“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”فیصلہ۔ کیسا فیصلہ“...... شاگل نے چونک کر کہا۔

”آپ کو ہارڈ سیکشن کے بارے میں جو فائل بھجوائی گئی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ اگر ہارڈ سیکشن کی حفاظت کی ذمہ داری آپ کو دی جاتی ہے تو آپ اس کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ اسی مقصد کے لئے میں نے مس کایا کو بھی یہاں بلایا تھا۔ میں نے آپ کے حفاظتی انتظامات اور مس کایا کے حفاظتی انتظامات پر اچھی طرح غور کیا ہے اور میرے لحاظ سے بلکہ پرائم منسٹر صاحب کے خیال میں مس کایا کا حفاظتی انتظام آپ سے بہتر اور انتہائی فول پروف ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہارڈ سیکشن کی مکمل حفاظت کی ذمہ داری ملٹری انٹیلی جنس کے سپرد کر دی جائے۔ مس کایا اور ان کی انٹیلی جنس میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں کہ وہ انتہائی ٹف طریقے سے ہارڈ سیکشن کی حفاظت کر سکیں“۔ چیف سیکرٹری نے کہا تو شاگل کو جیسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کے مقابلے میں پاور گرل کو فوقیت دی جا رہی تھی جو شاگل کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ شاگل کو ایسا لگ رہا تھا جیسے چیف سیکرٹری نے اسے وہاں پاور گرل سے بے عزت کرنے اور صرف اپنا فیصلہ سنانے کے لئے بلایا تھا۔

"نو سر۔ یہ فیصلہ درست نہیں ہے"...... شاگل نے ہمت کرتے ہوئے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ اس فیصلے کو چیلنج کر رہے ہیں"۔ چیف سیکرٹری نے اسے تیز نظروں سے گھور کر کہا۔

"نو سر۔ لیکن سوری سر۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ اگر آپ نے میرے حفاظتی انتظامات کے بارے میں مس کایا کی رائے لے کر انہیں ریجیکٹ کر دیا تھا تو مجھے بھی یہ حق ہے کہ میں مس کایا کے انتظامات کے بارے میں جان سکوں۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے بتائے ہوئے طریقہ کار پر مجھے بھی اختلاف ہو اور میں بھی مس کایا کی طرح ان کے بتائے ہوئے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لے کر بتا سکوں کہ ان کے انتظامات میں کہاں کہاں خامیاں ہیں"...... شاگل نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ان کے بتائے ہوئے حفاظتی انتظامات میں مجھے کہیں کوئی خامی نظر نہیں آئی ہے۔ یہ حفاظتی انتظامات انتہائی فول پروف ہیں جن میں آپ معمولی سی خامی نہیں نکال سکیں گے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ایک بار پھر معذرت جناب۔ یہ بات آپ تب کر سکتے ہیں جب مجھے بھی ان کے بتائے ہوئے حفاظتی انتظامات پر واقعی کوئی اعتراض نہ ہو اور میں اس میں کوئی خامی نہ نکال سکوں"...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

"نہیں۔ ہمیں آپ کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پرائم منسٹر صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب نے جو فیصلہ کرنا تھا کر چکے ہیں اور آپ ان کے سامنے اتنی حیثیت نہیں رکھتے کہ ان کا فیصلہ بدل سکیں"...... پاور گرل نے غرا کر کہا تو شاگل نے ایک بار پھر غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"آپ کیا کہتے ہیں سر"...... شاگل نے پاور گرل کی بات نظر انداز کرتے ہوئے چیف سیکرٹری سے پوچھا۔

"مس کایا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ آپ کو مشورے کے لئے بلایا گیا تھا اور ہمیں آپ کا مشورہ پسند نہیں آیا ہے اس لئے آپ جا سکتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے تلخ لہجے میں کہا تو شاگل کو اپنے جسم میں آگ بھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کا اندازہ غلط نہیں تھا۔ چیف سیکرٹری صاحب، پاور گرل کے سامنے واقعی اسے کوئی فوقیت نہیں دے رہے تھے اور چیف سیکرٹری صاحب نے اسے واقعی جیسے پاور گرل کے ہاتھوں بے عزت کرنے کے لئے ہی وہاں بلایا تھا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ تو پھر میں چلتا ہوں"...... شاگل نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ پاور گرل اس کی جانب انتہائی طنزیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی لیکن شاگل اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔

"اوکے۔ گڈ لک اینڈ گڈ بائے"...... چیف سیکرٹری نے خشک لہجے میں کہا۔ شاگل نے ایک طویل سانس لیا اور وہ چیف سیکرٹری کو

سیلوٹ کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گیسٹ روم سے نکلتا چلا گیا۔
اس کا غصہ عروج پر نظر آ رہا تھا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے واقعی اب وہ اپنی پوری توجہ پاور گرل کو نقصان پہنچانے اور اسے ہلاک کرنے پر مبذول کر دے گا چاہے اس کے بعد اسے خود کو سولی پر ہی کیوں نہ چڑھانا پڑ جائے۔

کھائی کے درمیانی حصے میں آ کر جیسے ہی عمران کا جسم نیچے کی طرف گیا عمران نے ہوا میں اپنا جسم سکیڑتے ہوئے الٹی قلابازی کھائی اور اپنا جسم یکلخت سیدھا کر لیا۔ قلابازی کھا کر جیسے ہی اس کا جسم سیدھا ہوا وہ نیچے جانے کی بجائے تیزی سے کھائی کی دوسری دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر وہ جیسے ہی دیوار کے نزدیک آیا اس نے ایک بار پھر الٹی قلابازی کھاتے ہوئے جسم سیدھا کیا تو وہ ایک لمحے میں دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی لمبی جٹاؤں جیسی شاخوں تک پہنچ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ نیچے گر جاتا اس نے جھپٹا مارنے والے انداز میں ایک شاخ پکڑ لی۔ شاخ پکڑتے ہی اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ شاخ کے ساتھ پھسلتے چلے گئے لیکن عمران نے فوراً لٹکی ہوئی شاخ پر اپنی ٹانگیں پھنسا لیں۔ ایسا کرتے ہی اس کا پھسلتا ہوا جسم وہیں رک گیا۔
عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ

آ گئی۔ وہ کھائی کے کنارے سے زیادہ نیچے نہیں گیا تھا۔ کھائی کا کنارہ اس سے محض پچاس فٹ اوپر تھا۔ عمران فوراً ان جٹاؤں کو پکڑتا ہوا اوپر اٹھتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ کھائی کے دوسری طرف تھا۔

”دیکھا۔ میں پہنچ گیا نا یہاں تک“...... عمران نے کھائی کی دوسری طرف کھڑے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ یہ سب کر سکتے ہیں عمران صاحب لیکن ہمارے لئے یہ سب کرنا مشکل ہوگا۔ ہم نے چھلانگ لگائی تو ہم کافی گہرائی میں جا کر ان شاخوں کو پکڑ سکیں گے اور اگر شاخ ٹوٹ گئی یا ہمارے ہاتھ اس سے پھسل گئے تو پھر ہمارا کھائی میں گرنا طے ہے“۔ صفدر نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں گرتے۔ ہمت کرو۔ ہمت مرداں مددِ خدا“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں آتا ہوں۔ میں نے تمہاری تکنیک دیکھ لی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں تمہاری طرح چھلانگ لگا کر وہاں تک پہنچ سکتا ہوں جہاں تک تم پہنچے تھے“...... تنویر نے کہا اور مڑ کر پیچھے ہٹتا چلا گیا جہاں سے وہ عمران کی طرح تیزی سے بھاگنے کے لئے سٹارٹ لے سکتا تھا۔ وہ سب مڑ کر تنویر کی طرف دیکھنے لگے۔

”جب تک تنویر چھلانگ لگاتا ہے صفدر تم بیگ سے رسی کا بنڈل نکالو اور اس کے سرے سے پتھر باندھ کر میری طرف پھینک دو۔

میں رسی کو کسی چٹان سے باندھ دوں گا۔ اس کا دوسرا سرا تم اپنی طرف کسی چٹان سے باندھ دینا اور پھر جو چھلانگ لگا کر اس طرف آنا چاہے وہ چھلانگ لگا دے اور باقی اس رسی سے لٹک کر اس طرف آ جائیں“...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے کاندھوں سے بیگ اتار کر اسے نیچے رکھ کر اس پر جھک گیا۔ اسی لمحے تنویر نے سٹارٹنگ پوائنٹ سے دوڑ لگا دی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اور ہوا میں چھلانگیں مارتا ہوا دوڑ رہا تھا۔ اس کے دوڑنے کی آواز سن کر صفدر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ تنویر انتہائی برق رفتاری سے دوڑتا ہوا، ہوا کے جھونکے کی طرح ان کے قریب سے گزر گیا اور پھر جیسے ہی اس کے پیر کھائی کے کنارے تک پہنچے اس نے اپنی پوری قوت سے چھلانگ لگا دی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کسی پرندے کی طرح ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ سب کی نظریں اسے ہوا میں اوپر اٹھتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ تنویر نے ہوا میں بلند ہوتے ہوئے عمران کی طرح اپنا جسم سمیٹا اور پھر کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح کھائی کی دوسری سائیڈ کی طرف اُڑتا چلا گیا۔ پھر وہ بھی دو قلابازیاں کھا کر جٹاؤں جیسی جھاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ بھی ایک لمبی شاخ پر تھے۔ شاخ قدرے گیلی تھی اس لئے جیسے ہی اس کے ہاتھ شاخ پر پڑے وہ عمران کی طرح نیچے کی طرف پھسلا لیکن اس نے جلد ہی خود کو سنبھال لیا۔ اور پھر تیزی سے شاخ پکڑتا ہوا اوپر چڑھنا

شروع ہو گیا۔

"گڈ شو۔ اگر یہ کام تنویر کر سکتا ہے تو پھر ہم بھی رسی سے لٹک کر دوسری طرف نہیں جائیں گے۔ ہم بھی چھلانگیں لگانے کا رسک لیں گے اور پھر عمران صاحب نے کہا ہے کہ ہم رسکی مشن پر آئے ہیں تو پھر ہم یہ رسک بھی ضرور لیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اوکے۔ اب میں جاتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

"ارے ارے۔ تم کہاں جا رہی ہو۔ صفدر سے کہا ہے نا کہ یہ میری طرف رسی پھینک دے۔ دونوں طرف رسی بندھ جائے پھر تم اس رسی پر لٹک کر آ جانا۔ اگر تمہاری چھلانگ ناکام رہی تو میں اس گہری کھائی میں تمہیں کہاں تلاش کروں گا"۔ عمران نے جولیا کو رننگ پوائنٹ کی طرف بڑھتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اگر آپ اور تنویر چھلانگیں لگا کر کھائی کے دوسری طرف جا سکتے ہیں تو پھر ہم بھی یہ رسک ضرور لیں گے۔ اس لئے میں آپ کی طرف رسی نہیں پھینکوں گا ہم سب چھلانگیں لگا کر آپ کے پاس آئیں گے"...... صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

"باقی سب کی تو خیر ہے لیکن جولیا کو کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گا"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا مجھے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے بھی بجلی کی سی تیزی سے کھائی کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ جولیا بھی برق

رفتاری سے اچھلی اور پھر وہ بھی عمران اور تنویر کی تکنیک سے کام لیتی ہوئی براہ راست کھائی کی دوسری طرف پہنچ گئی تھی۔ جولیا کے بعد صالحہ پھر کراسٹی بھی براہ راست کھائی کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئی تھیں اور پھر کیپٹن شکیل بھی کھائی کی دوسری جانب پہنچ گئے۔ اب صفدر رہ گیا تھا۔ کیپٹن شکیل کے بعد صفدر نے بھی دوڑ لگائی اور پھر چھلانگ لگاتا ہوا، جسم سمیٹ کر قلابازی کھا کر اور سپرنگ کی طرح کھلتا ہوا کھائی کی دیوار سے لٹکتی ہوئی جٹاؤں جیسی جھاڑیوں تک پہنچ گیا۔ شاخ پکڑتے ہی وہ بھی تیزی سے اس پر چڑھتا ہوا دوسرے کنارے پر آ گیا۔

"گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں ہمت مرداں مدد خدا"...... عمران نے صفدر کو اوپر آتے دیکھ کر کہا۔

"مردوں کے لئے تو یہ مثال ٹھیک ہے اگر یہ مثال عورتوں کے لئے دی جائے تو کیسے ہو گی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جم نہ سٹک دیشہ نسواں"...... عمران نے جمناسٹک رک رک کر کہا تو وہ سب کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"اچھا یہ ہنسنے اور ہنسانے کا وقت نہیں ہے۔ ہمیں ابھی کافی آگے جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو چلو۔ ہم نے کب تمہیں ہنسنے اور ہنسانے کے لئے کہا ہے"...... جولیا نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ سب کے ساتھ مخصوص انداز میں کھائی کو چھلانگ لگا کر پار کرنے کی وجہ سے وہ بے حد خود

اعتماد دکھائی دے رہی تھی۔

”کہا تو کسی نے نہیں لیکن جس طرح اڑتی ہوئی تم میرے پاس پہنچ گئی تھی اسے تو کہنا چاہئے کہ ”موسم گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام“ مگر“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”مگر کیا“...... جولیا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بے ساختہ کہا۔

”کچھ نہیں۔ آؤ چلو۔ اگر میرے منہ سے کوئی بات نکل گئی تو تنویر بے چارے کا منہ بن جائے گا“...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ ان سب نے کمر پر سامان سے لدے بیگوں کے ساتھ چھلانگ لگا کر کھائی پار کی تھی۔ جو کھائی کے دوسری طرف آتے ہی ان سب نے اتار کر نیچے رکھ دیئے تھے۔ عمران نے اپنا تھیلا اٹھا کر کمر پر ڈالا تو وہ سب بھی اپنے تھیلے کمروں پر باندھنا شروع ہو گئے اور پھر وہ سب ایک بار پھر آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ پہاڑیوں کے اردگرد بنے ہوئے راستوں اور چھوٹی موٹی کھائیوں کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ کافی آگے نکل آئے تھے۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ابھی تک نہ تو ان کا کسی دشمن سے سامنا ہوا تھا اور نہ ان کے راستے میں کوئی اور بڑی کھائی حائل ہوئی تھی۔

ایک پہاڑی کی سائیڈ سے گزرتے ہوئے وہ جیسے ہی آگے بڑھے عمران یکلخت رک گیا اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے

اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو بھی رکنے کا اشارہ کیا۔ عمران فوراً سائیڈ کی چٹان سے لگ گیا۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہم بیس کیمپ کے قریب ہیں۔ دوسری طرف ایک پہاڑی پر چند مسلح افراد موجود ہیں۔ اگر ہم آگے بڑھے تو وہ ہمیں آسانی سے دیکھ لیں گے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کتنے افراد ہیں وہ“...... جولیا نے پوچھا۔

”مجھے تو چار دکھائی دیئے ہیں جو پہاڑی کے مختلف حصوں پر کھڑے ہیں۔ ان کے ساتھ مزید افراد بھی ہو سکتے ہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”شاید وہ بیس کیمپ کی حفاظت کے لئے پہاڑی پر تعینات ہوں گے“...... صفدر نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ بیس کیمپ کے اردگرد نظر رکھنا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ بیس کیمپ کو انہوں نے چاروں طرف سے کور کر رکھا ہو گا تاکہ خطرے کی صورت میں وہ بیس کیمپ تک اطلاع پہنچا سکیں اور بیس کیمپ الرٹ پوزیشن پر آ جائے“...... عمران نے کہا۔

”ابھی دن نکلنے میں کتنا وقت ہے“...... تنویر نے پوچھا۔

”پندرہ منٹ بعد پو پھٹنا شروع ہو جائے گی“...... عمران نے ریسٹ واچ دیکھ کر کہا۔

”اگر تم کہو تو میں اس پہاڑی پر جاؤں اور ان چاروں کو قابو

کرنے کی کوشش کروں"......تنویر نے پوچھا۔

"چاروں پہاڑی کے مختلف حصوں پر ہیں۔ ان چاروں کو ایک ساتھ تم کیسے قابو کرو گے"......عمران نے کہا۔

"اس پہاڑی کو منی میزائل سے اُڑا دیا جائے تو ان چاروں کے ساتھ وہاں موجود باقی افراد کا بھی خاتمہ ہو جائے گا"......تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ منی میزائل گن کا دھماکہ بیس کیمپ کو جگا دے گا۔ اس وقت وہاں سوئے ہوئے افراد گہری نیند میں ہوں گے اور پہرے دار نیم غنودگی میں ہوں گے لیکن دھماکہ ہوتے ہی ان سب کی نیند اُڑ جائے گی اور پھر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ میں اسی موقع کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں کہ انہیں مکمل طور پر بیدار ہونے سے پہلے ہی چھاپ لیا جائے"......عمران نے کہا۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ پہاڑی پر دھماکہ کر کے ہم تیزی سے نکل کر یہاں سے بیس کیمپ کی طرف دوڑ لگا دیں گے اور بیس کیمپ پر مسلسل منی میزائل اور بم برسانے شروع کر دیں گے تاکہ انہیں سنبھلنے کا کوئی موقع نہ مل سکے"......تنویر نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا انہیں دور سے کسی جیپ کے انجن کی آواز سنائی دی۔

"میں دیکھتا ہوں"......صفدر نے کہا اور پھر وہ جس پہاڑی سے لگا کھڑا تھا اس پہاڑی کی ایک چٹان پکڑ کر تیزی سے پہاڑی پر

چڑھنا شروع ہو گیا۔ وہ چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا پہاڑی کی چوٹی پر آیا اور ایک بڑی چٹان کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ اس بلندی سے وہ ساتھ والی دوسری پہاڑی اور پہاڑی کی دوسری جانب ایک کھلے میدان کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔

پہاڑی کی چوٹی پر آ کر صفدر نے جیسے ہی دوسری طرف دیکھا اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا۔ پہاڑی کی دوسری طرف سے مسلح افراد سے بھری دس جیپیں تیزی سے اسی طرف دوڑی چلی آ رہی تھیں۔ عمران نے جس پہاڑی پر کھڑے مسلح افراد کے بارے میں بتایا تھا ان کی تعداد واقعی چار تھی اور وہ پہاڑی کی مختلف چٹانوں پر اور ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر کھڑے تھے۔ صفدر چند لمحے آنے والی جیپوں کو دیکھتا رہا پھر وہ جن راستوں سے پہاڑی پر چڑھ کر آیا تھا انہی راستوں سے ہوتا ہوا پہاڑی سے نیچے اتر آیا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں یہاں چھاتہ برداروں کی آمد کا علم ہو گیا ہے"......صفدر نے نیچے آتے ہی کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ انہیں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر نے انہیں مسلح افراد سے بھری دس جیپیں اس طرف آنے کے بارے میں بتا دیا۔

"ضروری تو نہیں کہ وہ اس طرف ہماری تلاش میں ہی آ رہے ہوں"......عمران نے کہا۔

''تو پھر دس جیپیں اور ان میں موجود اتنی تعداد میں مسلح افراد کا اس طرف آنے کا اور کیا مقصد ہوسکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ بیس کیمپ سے آنے والے افراد ان افراد کی جگہ لینے کے لئے آ رہے ہوں جو پہاڑیوں پر اور بیس کیمپ کے باہر پہرے پر موجود ہیں۔ رات کی ڈیوٹی بدلنے کے لئے دوسرے افراد کو جگہ لینی ہی پڑتی ہے اور انہوں نے دور دور تک اپنے آدمی تعینات کر رکھے ہوں اسی لئے وہ جیپوں سے ہی آتے جاتے ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ یہ ممکن ہے''...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''جیپیں اگر اس طرف آ رہی ہیں تو ہم ان کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ بتاؤ کون سی جیپیں ہیں۔ لانگ فورڈ یا شارٹ فورڈ''۔ عمران نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

''لانگ فورڈ ہیں۔ جن میں دس افراد آسانی سے بیٹھ سکتے ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ لانگ فورڈ جیپوں کے ٹائر کافی بڑے ہوتے ہیں اور یہ زمین سے کافی اٹھی ہوئی ہوتی ہیں تاکہ پہاڑی علاقوں میں ان کا نچلا حصہ اور بمپر چٹانوں سے نہ ٹکرا جائے۔ ان جیپوں کے نچلے حصے کی حفاظت کے لئے مضبوط راڈز بھی لگے ہوتے ہیں تاکہ اگر جیپ اچھل کر نیچے موجود کسی نوکیلی چٹان سے ٹکرا بھی جائے تو

جیپ کا نچلا حصہ نقصان سے بچ سکے''...... عمران نے خوش ہو کر کہا۔

''ہاں تو اس سے کیا ہوتا ہے''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جیسے وہ عمران کی بات سمجھ نہ سکی ہو۔

''آگے جھاڑیاں ہیں اور جیپیں ان جھاڑیوں کے اوپر سے گزرتی ہوئی جائیں گی۔ اگر ہم جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے جائیں گے تو ہم آسانی سے وہاں سے گزرتی ہوئی جیپوں کے نیچے جا سکتے ہیں۔ جیپوں کے نیچے جا کر ہم ان کے راڈز پکڑ کر لٹک جائیں تو ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکے گا اور ہم بیس کیمپ سے باہر مسلح افراد کی نظروں میں آنے سے بچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ان سب کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''ہاں۔ ہم ایسا کر سکتے ہیں کیونکہ دوسری طرف میدان میں ہر طرف پتھر اور بڑی بڑی چٹانیں بکھری ہوئی ہیں جن کی وجہ سے جیپیں وہاں بنے ہوئے مخصوص راستوں پر ہی دوڑتی ہوئی آ رہی ہیں۔ جیپیں ان جھاڑیوں کے اوپر سے اور اس پہاڑی کے نزدیک سے ہی گزریں گیں جس پر مسلح افراد موجود ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''تو پھر آؤ جلدی کرو۔ ہمیں جلد سے جلد جھاڑیوں میں سے گزر کر پہاڑی کی دوسری طرف جانا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ جیپیں آ کر گزر جائیں ہم ان کے ٹائروں کی لکیریں ہی پیٹتے رہ جائیں''۔

عمران نے سانپ نکل گیا اور اس کی لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ کے محاورے کو جیپوں کے ٹائروں سے بدلتے ہوئے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں آ گئیں۔

وہاں کراٹا کی بڑی بڑی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں جو دور تک دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران جھک کر فوراً ان جھاڑیوں میں گھس گیا اور وہ جھاڑیوں میں کرالنگ کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ابھی تک چونکہ اندھیرا ختم نہیں ہوا تھا اور کراٹا کی جھاڑیاں کافی گھنی اور بلند تھیں اس لئے عمران کو یقین تھا کہ پہاڑی پر موجود افراد اور جیپوں سے آنے والے مسلح افراد انہیں نہیں دیکھ سکیں گے۔

عمران کو جھاڑیوں میں گھستے دیکھ اس کے ساتھی بھی جھاڑیوں میں آ گئے اور وہ جھاڑیوں میں احتیاط سے راستہ بناتے ہوئے دوسری پہاڑی کی طرف رینگنا شروع ہو گئے۔ چونکہ دوسری پہاڑی کا درمیانی فاصلہ زیادہ نہیں تھا اس لئے انہیں دوسری پہاڑی تک پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ وہ دوسری پہاڑی کی سائیڈ میں موجود جھاڑیوں سے گزر رہے تھے تاکہ پہاڑی پر موجود مسلح افراد کو ہلتی ہوئی جھاڑیاں بھی دکھائی نہ دے سکیں۔ دور سے انہیں جیپوں کی تیز ہیڈ لائٹس دکھائی دے رہی تھیں۔

عمران نے پہاڑی کے کنارے کی طرف آتے ہوئے سب سے پہلے سر اٹھا کر پہاڑی پر موجود مسلح افراد کی طرف دیکھا لیکن اس طرف اسے کوئی شخص دکھائی نہ دیا۔ اس کا اندازہ درست تھا۔

مسلح افراد کی ڈیوٹیاں تبدیل ہو رہی تھیں اور پہاڑی پر موجود افراد نے جیپیں آتے دیکھ لی تھیں اس لئے وہ پہاڑی سے اتر گئے تھے۔ عمران نے چٹان کو پکڑا اور تیزی سے اس پر چڑھ گیا اور پھر اس نے سائیڈ کی چند چٹانوں پر چھلانگیں لگائیں اور ان جیپوں کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ ان راستوں کو چیک کرنا چاہتا تھا جہاں جیپیں آ رہی تھیں۔ راستہ چیک کرتے ہی وہ دوبارہ نیچے آ گیا۔

”ہمیں دائیں طرف جانا ہے۔ پندرہ فٹ کے فاصلے پر ایک کچی سڑک ہے جہاں جیپوں کے گزرنے کے لئے راستہ بنایا گیا ہے۔ ہم اس سڑک کی طرف جائیں گے اور سائیڈوں میں چھپے رہیں گے اور پھر جیسے ہی وہاں سے جیپیں گزریں گی ہم ان کے نیچے رینگ جائیں گے اور جیپوں کے نیچے لگے ہوئے راڈز پکڑ کر ان سے چپک جائیں گے“...... عمران نے انہیں اپنی پلاننگ بتاتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران پھر جھاڑیوں میں آیا اور اس نے اس طرف رینگنا شروع کر دیا جس طرف جیپوں کے گزرنے کے لئے کچی سڑک بنی ہوئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ اور اس کے ساتھی اس کچی سڑک کے قریب تھے۔ سڑک کے دائیں بائیں گھنی جھاڑیوں کا طویل سلسلہ موجود تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر سڑک کے کناروں پر دبک گئے تھے تاکہ موقع ملتے ہی وہ ایک ایک جیپ کے نیچے جا سکیں۔ انہیں پہاڑیوں سے اترے ہوئے مسلح افراد

بھی سڑک کے کنارے کھڑے دکھائی دے رہے تھے جو جیپوں کے ہی منتظر دکھائی دے رہے تھے۔

کچھ ہی دیر بعد ایک چھوٹی پہاڑی کے نیچے سے ایک جیپ نکلی اور تیزی سے اس سڑک پر آ گئی جہاں عمران اور اس کے ساتھی دبکے ہوئے تھے۔

"پہلی دو جیپوں کو جانے دینا۔ تیسری جیپ کے نیچے میں جاؤں گا اس کے بعد تم سب باری باری اور احتیاط کے ساتھ جیپوں کے نیچے جانا تاکہ جیپوں پر موجود افراد کی نظر نہ پڑ سکے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پہاڑی کی طرف سے ایک اور جیپ نکلی اور پھر قطار در قطار جیپیں نکل کر سڑک پر آ گئیں۔ یہ جیپیں واقعی خصوصی جیپیں تھیں جنہیں پہاڑی علاقوں میں دوڑنے کے لئے بنایا گیا تھا اور ان کے ٹائر عام جیپوں سے کہیں چوڑے اور بڑے تھے۔ جیپوں کے نیچے بھی کافی خلاء تھا۔ دو جیپیں ان کے پاس سے گزر گئیں اور پھر جیسے ہی تیسری جیپ ان کے قریب آئی۔ عمران سڑک کی سائیڈ میں چت لیٹ گیا اور جیپ جیسے ہی اس کے قریب سے گزرنے لگی عمران بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدلتا ہوا سڑک پر آیا اور جیپ کے نیچے پہنچ گیا۔ جیپ کے نیچے آتے ہی اس نے جھپٹ کر جیپ کے نیچے لگے ہوئے دو راڈز پکڑ لئے۔ راڈز پکڑتے ہی اس نے ٹانگیں اٹھا کر ان راڈز کے گرد حائل کر دیں اور ان راڈز کے ساتھ جونک کی طرح چپک گیا۔

جیپ کی رفتار تیز تھی عمران نے انتہائی تیزی اور پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا اگر اس کی تیزی اور پھرتی میں ایک لمحہ کا بھی وقفہ آ جاتا تو وہ جیپ کے بھاری اور بڑے ٹائروں کے نیچے کچلا جاتا۔

عمران کو جیپ کے نیچے جاتے اور پھر اسے راڈز سے چپکتے دیکھ کر اس کے ساتھیوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔ چوتھی جیپ کے قریب آتے ہی صفدر اس کے نیچے رینگ گیا اور اس نے بھی تیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جیپ کے نیچے لگے ہوئے راڈز پکڑے اور اپنی ٹانگیں ان راڈز کے گرد لپیٹ لیں۔ کچھ ہی دیر میں باقی سب بھی جیپوں کے نیچے راڈز سے لپٹے ہوئے تھے۔

جیپیں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتی ہوئیں ان مقامات پر رک رہی تھیں جہاں پہاڑیوں سے اترے ہوئے مسلح افراد موجود تھے۔ جیپوں سے چار افراد اتر جاتے اور ان کی جگہ ڈیوٹی دینے والے افراد جیپوں میں سوار ہو جاتے۔ جیپیں بیس کیمپ کی سائیڈوں میں موجود افراد کو پک اینڈ ڈراپ کے لئے ہی گھومتی پھر رہی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے جیپوں کے نیچے لگے ہوئے راڈز سے چپکے ہوئے تھے۔ راڈز چونکہ کافی اوپر تھے اس لئے سائیڈ میں آنے والے افراد انہیں وہاں چپکا ہوا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ انہیں اسی صورت میں دیکھا جا سکتا تھا جب کوئی جیپ کے نیچے جھک کر انہیں دیکھنے کی کوشش کرتا۔

جیپیں آدھے گھنٹے تک مختلف اطراف میں موجود افراد کو پک

اینڈ ڈراپ کرنے کے لئے ہر طرف گھومتی رہیں پھر ان کا رخ میدان کے درمیانی حصے کی طرف ہو گیا جہاں ایک بہت بڑے دائرے میں بیس کیمپ بنایا گیا تھا۔ بیس کیمپ کی دیواروں کے طور پر چاروں طرف فولادی کھمبے لگے ہوئے تھے جنہیں خار دار تاروں سے جوڑ کر جنگلا سا بنا کر چاروں طرف سے مکمل طور پر بند کر دیا گیا تھا۔ بیس کیمپ کی طرف جانے والی سڑک کے سامنے ایک بڑا سا پھاٹک تھا جو کھلا ہوا تھا اور دروازے کے پاس دس چاک و چوبند مسلح افراد کھڑے تھے۔ جیپوں کو واپس آتے دیکھ کر انہوں نے دروازہ کھول دیا تھا اور جیپیں مخصوص رفتار سے اس طرف بڑھی جا رہی تھیں۔

بیس کیمپ میں لکڑی کے کیبن بنے ہوئے تھے جنہیں وہاں موجود افراد بیرکوں کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ وہاں بے شمار جیپیں اور فوجی ٹرک بھی موجود تھے۔ بیس کیمپ کے دو سائیڈوں میں اونچے اور بڑے بڑے سرچ ٹاور بھی موجود تھے اور جگہ جگہ چٹانوں کے ساتھ ریت سے بھری بوریاں ڈال کر وہاں مورچے بنائے گئے تھے جن میں ہیوی مشین گنیں لگی ہوئی تھیں تاکہ دور سے آنے والے دشمنوں کو بھی آسانی سے نشانہ بنایا جا سکے۔

جیپیں ایک ایک کر کے گیٹ سے بیس کیمپ کے اندر داخل ہو رہی تھیں۔ یہ بھی شکر تھا کہ گیٹ کے پاس پہرے دار جیپ کا نیچے سے جائزہ نہیں لے رہے تھے اگر وہ جھک کر دیکھ لیتے تو انہیں

جیپوں کے نیچے چپکے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے دکھائی دے سکتے تھے۔

جیپیں گیٹ سے گزر کر اندر گئیں اور پھر مڑ کر اس طرف بڑھی ہی تھیں جس طرف باقی جیپیں موجود تھیں کہ اچانک جیپیں رکنا شروع ہو گئیں۔ عمران نے ایک تیز آواز سنی تھی جس نے جیپوں کو وہیں رکنے کا کہا تھا۔ ساری جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے رک گئیں تو ان پر موجود افراد اچھل اچھل کر نیچے اترنا شروع ہو گئے۔

"سب اپنی بیرکوں کی طرف جاؤ۔ جلدی"...... ایک چیختی ہوئی آواز نے کہا تو جیپوں سے اترنے والے افراد تیزی سے لائنیں بنا کر اپنی مخصوص بیرکوں کی جانب بھاگنا شروع ہو گئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جیپیں حرکت میں آئیں اور گھوم کر ایک سائیڈ کی طرف بڑھنے لگیں۔ عمران کو ایک انجانے خطرے کا احساس ہونے لگا۔ اس نے سر جھکا کر جیپ کے نیچے سے دیکھا تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کچھ فاصلے پر بے شمار مسلح افراد موجود تھے جو ان جیپوں کی طرف ہی متوجہ تھے اور جیپیں ان مسلح افراد کی طرف ہی جا رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں جیپیں ان مسلح افراد کے قریب جا کر رک گئیں اور جیپوں کے رکنے کی دیر تھی کہ اسی لمحے مسلح افراد تیزی سے بھاگے اور انہوں نے جیپوں کو چاروں طرف سے گھیرنا شروع کر دیا اور وہ جیپوں کے گرد گھیرا ڈال کر گھٹنوں کے بل مخصوص

پوزیشن بنا کر بیٹھ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں اور مارٹر گنوں کے رخ جیپوں کی طرف ہی ہو گئے تھے۔ جیپیں روکتے ہی ان میں بیٹھے ہوئے ڈرائیور بھی تیزی سے اتر کر وہاں سے بھاگ گئے تھے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ جیپوں میں دھماکہ خیز مواد لگا ہوا ہے جو کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔ اسی لمحے عمران نے میگا فون سے ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنی۔

''ہم جانتے ہیں کہ تم جیپوں کے نیچے راڈز سے چپکے ہوئے ہو اور تمہاری تعداد سات ہے اور تم جن جیپوں کے نیچے ہو ان کا بھی ہمیں پتہ ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم راڈز چھوڑ کر جیپوں کے نیچے سے نکل کر باہر آ جاؤ ورنہ ہم ان جیپوں کو اڑا دیں گے''...... چیختی ہوئی آواز نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران حیران رہ گیا کہ انہیں بغیر کسی چیکنگ کے کس طرح سے پتہ چل گیا تھا کہ وہ سات افراد ہیں اور جیپوں کے نیچے راڈز سے چپکے ہوئے ہیں۔ اس کی بات سے تو ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں اسی وقت دیکھ لیا گیا تھا جب وہ جھاڑیوں کے نیچے سے نکل کر جیپوں کے نیچے آئے تھے۔

شاگل کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے آفس میں دونوں ہاتھ کمر پر باندھے انتہائی بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

شاگل کا غصہ چیف سیکرٹری اور پاور گرل کے لئے ابھی تک کم نہیں ہوا تھا۔ وہ پرائم منسٹر ہاؤس سے نکل کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آ گیا تھا۔ ہیڈ کوارٹر آ کر اس نے اپنا سارا غصہ اپنی ٹیم پر نکالنا شروع کر دیا تھا۔ جو بھی اس کے سامنے آتا تھا شاگل اس پر بری طرح سے گرجنا اور برسنا شروع کر دیتا۔ شاگل کو اس قدر غصے میں دیکھ کر اس کے ساتھی بے حد ڈر گئے تھے اور اس سے دور دور رہنے کی کوشش کر رہے تھے۔

شاگل گرجتا برستا ہوا اپنے آفس میں آ گیا تھا۔ آفس میں آ کر آفس میں موجود فریج کھول کر اس میں سے ٹھنڈے پانی کی کئی منی منرل واٹر کی بوتلیں خالی کر دی تھیں لیکن کسی طرح سے اس کا

غصہ ٹھنڈا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ایک بار پاور گرل اس کے سامنے آ جائے تو وہ اسے کچا ہی چبا جائے۔

شاگل کے ہاتھ میں سیل فون تھا وہ ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے رک کر بار بار سیل فون کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کے فون کا انتہائی شدت کے ساتھ انتظار کر رہا ہو۔

''ہونہہ۔ کہاں مر گیا ہے نانسنس۔ اس نے ابھی تک مجھے فون کیوں نہیں کیا ہے''...... شاگل نے ایک بار پھر رک کر سیل فون کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن سیل فون خاموش تھا۔ شاگل چند لمحے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتا رہا اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے سر نکال کر اس کی طرف دیکھا۔ شاگل کو سامنے دیکھ کر وہ بوکھلا گیا۔

''کیا ہے۔ کیوں آئے ہو''...... شاگل نے اسے دیکھ کر بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ چیف۔ وہ''...... نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا وہ وہ لگا رکھی ہے نانسنس اور یہ تم دروازے کے باہر کھڑے کیا کر رہے ہو۔ اندر آؤ۔ نانسنس''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ یس۔ مم مم۔ میں اندر آ رہا ہوں''...... نوجوان

نے کہا اور پورا دروازہ کھول کر تیزی سے اندر آ گیا۔ اس کے جسم میں کپکپی سی دوڑ رہی تھی وہ انتہائی سہمی ہوئی نظروں سے شاگل کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے شاگل انسان نہیں بھیڑیا ہو اور اسے کاٹ کھائے گا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی جسے اس نے اپنی بغل میں دبا رکھا تھا۔

''اب اونٹ کی طرح منہ اٹھائے میری طرف کیا دیکھ رہے ہو نانسنس۔ بولو۔ کیوں آئے ہو اور تم نے اندر آ کر مجھے سلام کیوں نہیں کیا۔ میں چیف ہوں۔ چیف شاگل۔ کوئی گھسیارہ نہیں جسے تم سلام بھی نہیں کر سکتے۔ نانسنس''...... شاگل نے اور بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ سوری سر''...... نوجوان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بوکھلاہٹ کے عالم میں انتہائی بے ڈھنگے انداز میں سیلوٹ مار دیا۔ وہ شاگل کا غصہ دیکھ کر اس قدر بوکھلایا ہوا تھا کہ سیلوٹ مارتے ہی اس کی بغل میں موجود فائل نیچے گر گئی تھی۔ وہ تیزی سے فائل اٹھانے کے لئے جھکا اور پھر شاگل کو دیکھ کر سیدھا ہو گیا اور بے بسی کے عالم میں اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ وہ کرے تو کیا کرے۔

''دیکھ کیا رہے ہو نانسنس۔ اٹھاؤ اسے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اسے اٹھانے کے لئے میں نیچے جھکوں۔ تم بھی مجھے اپنے سامنے جھکانا چاہتے ہو۔ نانسنس''...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور

نوجوان بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور اس نے فوراً فائل اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لی۔

''کیا ہے اس میں''...... شاگل نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''پرائم منسٹر ہاؤس سے آپ کے لئے فیکس آیا ہے جناب''۔ نوجوان نے رک رک کر جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کیا لکھا ہے اس میں''...... شاگل نے کہا۔

''مم مم۔ میں نہیں جانتا جناب۔ مجھے میجر ورما نے فیکس آپ کو پہنچانے کے لئے دیا ہے''...... نوجوان نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ لاؤ۔ مجھے دو اور جاؤ یہاں سے''...... شاگل نے کہا تو نوجوان ڈرتے ڈرتے آگے بڑھا اور اس نے بڑے احترام سے فائل شاگل کی طرف بڑھا دی۔ جیسے ہی شاگل نے اس سے فائل لی اس نے شاگل کو ایک بار پھر سیلوٹ مارا اور مڑ کر اس تیزی سے باہر نکل گیا جیسے اسے ڈر ہو کہ اگر وہ ایک لمحہ بھی وہاں اور رکا رہا تو شاگل اسے گولی مار دے گا۔

''اب کیا بھیجا ہے راؤ مہتہ نے میرے لئے''...... شاگل نے بڑے طنزیہ انداز میں چیف سیکرٹری کا نام لیتے ہوئے کہا۔ اس نے فائل کھولی۔ فائل میں ایک پرنٹڈ پیپر تھا جس پر نظر پڑتے ہی اس کا چہرہ غیظ و غضب سے مزید سرخ پڑتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح سے دہکنا شروع ہو گئی تھیں۔ اس نے لیٹر پڑھا

اور پھر غصے سے اس نے لیٹر فائل سمیت ایک طرف اچھال دیا۔

''ہونہہ۔ یہ کارستانی بھی اس حرافہ کایا کی ہی ہو گی۔ اسی نے چیف سیکرٹری کو اکسایا ہو گا کہ کافرستانی سیکرٹ سروس اس کے ہر معاملے سے الگ رہے اور اس کے کسی بھی کام میں مداخلت نہ کرے بلکہ ضرورت پڑنے پر اسے اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کافرستان سیکرٹ سروس سے کوئی بھی کام لے سکے''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرا جوتا کرے گا اس کے ساتھ تعاون۔ میں تو بس اب اسی تاک میں ہوں کہ مجھے کب موقع ملے اور میں اس حرافہ کی گردن اپنے ہاتھوں سے دبا سکوں''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے اس کے ہاتھ میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھا پھر اس نے غصے سے کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''کہاں مر گئے تھے تم نانسنس۔ میں کب سے تمہاری کال کا انتظار کر رہا تھا''...... شاگل نے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''سس سس۔ سوری چیف۔ میں آپ کا ہی کام کر رہا تھا۔ جس میں مجھے کچھ وقت لگ گیا ہے''...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو راجیش کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ کیا پتہ چلا ہے۔ کیا تم نے اس کا خفیہ ٹھکانہ ڈھونڈ لیا ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''نو چیف۔ اس کے خفیہ ٹھکانے کا تو پتہ نہیں چل سکا ہے لیکن میں نے یہ ضرور معلوم کر لیا ہے کہ وہ اپنا زیادہ وقت کہاں گزارتی ہے''...... راجیش نے کہا۔

''گڈ شو۔ جلدی بتاؤ۔ کہاں ہوتی ہے وہ ناگن۔ میں آج رات ہی اس تک پہنچ کر اس کا سر اپنے پیروں تلے کچلنا چاہتا ہوں''۔ شاگل نے کہا۔

''وہ دن بھر مصروف رہتی ہے لیکن ہر رات بارہ بجے وہ مون نائٹ کلب ضرور آتی ہے۔ مون نائٹ کلب میں ایک خصوصی شراب ملتی ہے جسے بلیک ڈرنک کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ کلب میں آ کر روزانہ بلیک ڈرنک کا ایک پیگ لازماً لیتی ہے۔ بلیک ڈرنک لئے بغیر اسے رات کو نیند ہی نہیں آتی''...... راجیش نے کہا۔

''گڈ شو۔ کیا وہ اکیلی آتی ہے یا اس کے ساتھ اس کی سیکورٹی بھی ہوتی ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''وہ اکیلی ہی آتی ہے چیف لیکن وہ ہر روز کسی نئے میک اپ میں آتی ہے تاکہ اس کی آسانی سے پہچان نہ ہو سکے''۔ راجیش نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ روز نئے میک اپ میں آتی ہے تو پھر میں

اسے پہچانوں گا کیسے کہ وہ کون ہے۔ نانسنس''...... شاگل نے غرا کر کہا۔

''اس کی پہچان کا ایک ہی طریقہ ہے چیف''...... راجیش نے کہا۔

''کون سا طریقہ۔ جلدی بتاؤ''...... شاگل نے پوچھا۔

''رات کے وقت بار ٹینڈر پر آندرے کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ کوئی اور اسے پہچانے یا نہ پہچانے آندرے اسے آسانی سے پہچان لیتا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں کچھ معلومات اکٹھی کی ہیں جس سے مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ جب بھی آتی ہے تو کسی بھی ٹیبل پر بیٹھ کر آندرے کو مخصوص انداز میں اشارہ کر دیتی ہے جس سے آندرے کو اس کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اسے بلیک ڈرنک بھیج دیتا ہے''۔ راجیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ آندرے کب سے کب تک کلب میں ہوتا ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''وہ رات دس بجے آتا ہے اور صبح چار بجے تک اسی کی ڈیوٹی ہوتی ہے''...... راجیش نے جواب دیا۔

''کیا تم نے پتہ کرایا ہے کہ آندرے کہاں سے آتا ہے''۔ شاگل نے پوچھا۔

''نو چیف۔ ابھی تک تو میں نے نہیں کرایا اگر آپ حکم کریں تو میں اس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ کر لیتا ہوں''...... راجیش نے

جواب دیا۔

”تو کرو نانسنس۔ ایک وہی تو کام کا آدمی ہے اور تم نے ابھی تک اس کے بارے میں کوئی معلومات ہی حاصل نہیں کی ہے کہ وہ کہاں سے آتا ہے اور کہاں رہتا ہے۔ نانسنس“...... شاگل نے اپنی عادت کے مطابق دہاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ آپ مجھے ایک گھنٹے کا مزید وقت دے دیں۔ میں آندرے کے بارے میں آپ کو مکمل رپورٹ پیش کر دوں گا اور اگر آپ کہیں تو میں اسے اٹھا کر ہیڈ کوارٹر بھی لے آؤں گا“...... راجیش نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اگر ایسا ممکن ہے تو پھر یہی کرو۔ اگر آندرے یہاں آ جائے تو میں اس سے خود ہی ڈیل کرلوں گا“...... شاگل نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ ایک گھنٹے میں آندرے آپ کے سامنے ہوگا“...... راجیش نے کہا تو شاگل نے اوکے کہہ کر اس سے رابطہ ختم کر دیا۔

”ہونہہ۔ اب دیکھتا ہوں۔ تم میرے ہاتھوں کس طرح سے بچتی ہو پاور گرل۔ میں نے تمہارے نقلی چہرے کے ساتھ تمہاری اصل زندگی بھی نہ ختم کر دی تو میرا نام شاگل نہیں“...... شاگل نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ پلٹ کر تیز تیز چلتا ہوا اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز کی نچلی دراز کھولی اور پھر اس نے دراز سے ایک جدید ساخت کا

ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہوگیا۔

”ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس، شاگل کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور“...... اس نے ایک بٹن پریس کر کے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ ایجنٹ پرتھوی اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”جس کام پر تمہیں مامور کیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں کیا کیا ہے تم نے۔ اوور“...... شاگل نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

”میں کوشش کر رہا ہوں جناب لیکن ابھی تک معاملے کا اصل سرا میرے ہاتھ نہیں آیا ہے۔ جیسے ہی مجھے کوئی کام کی بات معلوم ہوگی میں فوراً آپ کو کال کروں گا۔ اوور“...... دوسری طرف سے پرتھوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اتنا وقت ہوگیا ہے اور تمہیں ابھی تک کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا ہے نانسنس۔ تم کسی کام کے بھی ہو یا نہیں۔ اوور“۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں بے حد کام کا آدمی ہوں جناب۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا یہ کام میرے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ آپ بس میرے معاوضے کی فکر کریں جو آپ نے مجھے اس کام کے عیوض دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اوور“...... پرتھوی نے کہا۔

"مل جائے گا تمہیں معاوضہ پہلے کام تو پورا کرو نانسنس۔ اوور"...... شاگل نے منہ بنا کر کہا۔

"آج شام تک آپ کا کام ہو جائے گا جناب۔ میں ایچ ایس کے میپ تک پہنچ چکا ہوں۔ بس اسے مین پوائنٹ سے نکالنے اور اس کی کاپی کرنے کی دیر ہے اس کے بعد میں فوری طور پر یہاں سے نکل جاؤں اور شام تک نقشہ آپ کے سامنے ہو گا۔ اوور"۔ پرتھوی نے کہا۔

"گڈ شو۔ لیکن ایک بات کا دھیان رکھنا۔ مجھے اصل نقشے کی کاپی چاہئے جس میں ایچ ایس کے ایک ایک پوائنٹ کی نشاندہی کی گئی ہو۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ جیسا آپ نے کہا ہے میں ویسا ہی نقشہ آپ کو فراہم کروں گا۔ اوور"...... پرتھوی نے کہا۔

"تو کیا یہ کنفرم ہے کہ شام تک نقشہ میری میز پر ہو گا۔ اوور"۔ شاگل نے پوچھا۔

"یس سر۔ سو فیصد کنفرم ہے۔ اوور"...... پرتھوی نے جواب دیا تو شاگل نے اوکے اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان نظر آ رہا تھا۔

میگا فون سے آواز سن کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ اور اس کے ساتھی چاروں طرف سے گھرے ہوئے تھے۔ اگر مسلح افراد جیپوں پر فائرنگ کرتے یا مارٹر گولے برسا دیتے تو جیپوں کے ساتھ ان سب کے بھی پرخچے اُڑ سکتے تھے۔ اس لئے عمران کے پاس اب کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سرنڈر کر دے۔

"میں صرف دس تک گنوں گا۔ میرے دس گننے تک اگر تم نے خود کو سرنڈر نہ کیا تو پھر اپنی موت کے ذمہ دار تم سب خود ہو گے"...... میگا فون سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر ساتھ ہی اس نے گنتی گننا شروع کر دی۔

عمران نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر اس نے فوراً کمر میں بندھے ہوئے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور اسے ٹٹول کر اس نے ایک بم نکالا اور اسے جیپ کے نیچے ایسی جگہ لگانا شروع کر دیا

جہاں آسانی سے اسے چیک نہ کیا جا سکے۔ بم ایڈجسٹ کر کے اس نے بم کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

''آٹھ۔ نو''...... میگا فون سے گنتی مسلسل جاری تھی۔ اسی لمحے عمران نے راڈز چھوڑ دیئے اور وھب سے جیپ کے نیچے کمر کے بل گر گیا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا کئی مشین گنوں کے رخ اس کی جانب ہو گئے۔

''رک جاؤ۔ میں سرنڈر کرنے کے لئے تیار ہوں''...... عمران نے چیختی ہوئی آواز میں کہا تاکہ اس کی آواز اس کے ساتھیوں تک بھی پہنچ جائے۔

''جیپ کے نیچے سے نکل کر باہر آؤ اور اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا کر اوندھے لیٹ جاؤ''...... میگا فون پر بولنے والے نے چیخ کر کہا تو عمران نے کروٹ بدلی اور جیپ کے نیچے سے نکل کر باہر بھی آ گیا اور اس نے اوندھا ہو کر دونوں ہاتھ آگے کرتے ہوئے پھیلا دیئے۔

''اپنے ساتھیوں سے بھی کہو کہ وہ بھی تمہاری طرح عقلمندی کا ثبوت دیں ورنہ بے موت مارے جائیں گے''...... سامنے کھڑے ایک لمبے تڑنگے ادھیڑ عمر آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

''آ جاؤ بھئی۔ اب سرنڈر کرنے کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے''...... عمران نے جیسے شکست خوردہ لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی ایک ایک کر کے جیپوں کے نیچے سے نکل کر باہر آ گئے

جیسے ہی وہ جیپوں کے نیچے سے نکل کر باہر آئے اور عمران کی طرح اوندھے منہ زمین پر لیٹے اسی لمحے مسلح افراد بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف لپکے اور انہوں نے ان سب کو چھاپ لیا اور پھر انہوں نے ان کی کمروں پر موجود بیگ اتار کر اپنے قبضے میں کر لئے۔

''اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ سب اور اپنے ہاتھ اٹھا کر اپنی گردنوں کے پیچھے رکھ لو''...... ادھیڑ عمر نے کہا جو اب تک میگا فون پر انہیں وارننگ دیتا رہا تھا۔ اس کی بات سن کر عمران بڑی سعادت مندی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی گدی پر رکھ لئے۔ عمران کو اٹھتے دیکھ کر جولیا اور باقی سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''ان کی تلاشی لو اور دیکھو ان کے لباسوں سے کیا کیا ملتا ہے''۔ ادھیڑ عمر نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ایک منٹ ہمارے ساتھ تین خواتین بھی ہیں۔ تمہیں ہماری تلاشی لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم خود ہی اپنی جیبوں سے سب کچھ نکال دیتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ادھیڑ عمر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کا چہرہ بے حد سپاٹ تھا اور وہ شکل وصورت سے ہی انتہائی سخت گیر دکھائی دے رہا تھا۔

''شٹ اَپ یو نانسنس۔ تم اس وقت کرنل گپتا کے سامنے کھڑے ہو اور مجرموں کی اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ کرنل گپتا کی اجازت کے بغیر زبان بھی کھول سکے''...... ادھیڑ عمر نے بری طرح

سے چیختے ہوئے کہا۔

''لیکن میری زبان بندھی ہوئی تو نہیں ہے جس کے کھلنے پر تم اس قدر بھڑک رہے ہو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تم پھر بولے۔ اپنی جگہ پر خاموش کھڑے رہو۔ اب اگر تمہاری زبان سے ایک بھی لفظ نکلا تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا سمجھے تم''...... کرنل گپتا نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''لیکن تمہارے ہاتھ میں تو میگا فون ہے۔ گولی مارنے کے لئے تمہارے پاس گن کا ہونا ضروری ہے۔ اگر کہو تو میں تمہارے ساتھیوں میں سے کسی کی گن چھین کر تمہیں دے دوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو کرنل گپتا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ وہ عمران کی جانب کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''تم سب اس کی بکواس کی طرف دھیان مت دو اور لو ان کی تلاشی۔ تلاشی کے لئے ان سب کے کپڑے بھی اتارنے پڑیں تو اتار دینا''...... کرنل گپتا نے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھے۔

''خبردار۔ جو جہاں ہے وہیں رک جائے ورنہ تم سب اپنی موت کے خود ذمہ دار ہو گے''...... عمران نے اچانک حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب چونک پڑے۔ عمران نے دونوں ہاتھ سیدھے کر لئے تھے۔ اس کا ایک ہاتھ کلائی پر

بندھی ہوئی ریسٹ واچ کے ونڈ بٹن پر تھا۔

''اپنے ہاتھ اوپر کرو فوراً۔ ورنہ......'' اسے ہاتھ نیچے کرتے دیکھ کر کرنل گپتا نے چیخ کر کہا۔

''میرا ہاتھ میری کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ کے ونڈ بٹن پر ہے اگر میں نے یہ بٹن کھینچ لیا تو یہاں ایک ایسا دھماکہ ہو گا جس سے تمہارا یہ بیس کیمپ مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر کرنل گپتا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا بک رہے ہو۔ ایک گھڑی کے ونڈ بٹن کھینچنے سے بیس کیمپ کیسے تباہ ہو سکتا ہے''...... کرنل گپتا نے چیخ کر کہا۔

''میں جس جیپ کے نیچے چھپا ہوا تھا وہاں سے نکلتے وقت میں نے جیپ کے نیچے ایک تھری ایم ایم میگا پاور کا ریموٹ کنٹرول بم لگا دیا تھا جس کا لنک اس گھڑی کے ساتھ ہے۔ بس مجھے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچنے کی دیر ہے پھر نہ ہم رہیں گے اور نہ تم''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ جھوٹ ہے۔ تم اپنی جان بچانے کے لئے یہ سب ڈرامہ کر رہے ہو''...... کرنل گپتا نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''جھوٹ ہے تو اپنے کسی ساتھی سے کہو کہ وہ جیپ کے نیچے جا کر بم چیک کر لے۔ اگر اس نے بم کو ہاتھ بھی لگایا تو پھر اسے بلاسٹ ہونے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگے گا''...... عمران نے جواباً غرا کر کہا تو کرنل گپتا چند لمحے اس کی طرف تیز اور غصیلی نظروں سے

دیکھتا رہا پھر اس نے دائیں طرف کھڑے ایک نوجوان کی طرف دیکھا۔

"کیپٹن سریش"...... کرنل گپتا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن سریش نے اٹن شن ہو کر کہا۔

"جا کر چیک کرو۔ اگر اس شخص کی بات جھوٹ ہوئی تو اب میں اس کا کوئی لحاظ نہیں کروں گا اور اس کے سر میں گولی مار کر بعد میں اس کے ساتھیوں کی تلاشی لوں گا"...... کرنل گپتا نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن سریش نے کہا اور تیزی سے اس جیپ کی طرف بڑھا جس کے نیچے سے عمران نکل کر باہر آیا تھا۔ جیپ کے قریب جا کر وہ جھکا اور پھر وہ لیٹنے والے انداز میں جیپ کے نیچے چلا گیا۔

"خیال رکھنا کیپٹن سریش۔ بم کو ہاتھ بھی لگا تو میں اس کے بلاسٹ نہ ہونے کی کوئی گارنٹی نہیں دوں گا"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ کیپٹن سریش چند لمحے جیپ کے نیچے لگے ہوئے راڈز کو دیکھتا رہا پھر شاید اسے جیپ کے نیچے لگا ہوا بم دکھائی دے گیا تھا وہ بم دیکھ کر بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں جیپ کے نیچے سے نکل کر باہر آ گیا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے سر۔ جیپ کے نیچے واقعی تھری ایم ایم میگا پاور بم لگا ہوا ہے جو چارجڈ بھی ہے"...... کیپٹن سریش نے کہا تو نہ صرف کرنل گپتا بلکہ وہاں موجود تمام افراد میں جیسے سراسیمگی سی پھیل

گئی۔

"اوہ گاڈ۔ تو یہ لوگ یہاں پوری تیاری سے آئے تھے"۔ کرنل گپتا نے جبڑے بھینچ کر قہر بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم سمجھے تھے کہ ہم یہاں سیر سپاٹے کرنے کے لئے آئے تھے"...... عمران نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اَپ یو نانسنس"...... کرنل گپتا نے گرج کر کہا۔

"لو اب بھی مجھے شٹ اَپ کرا رہے ہو۔ کہو تو ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچ لوں تاکہ سب ایک ساتھ ہی شٹ اور اَپ ہو جائیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرنا۔ ورنہ سب مارے جائیں گے"۔ عمران کی بات سن کر کرنل گپتا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔ آج نہیں تو کل سب کو مرنا ہی ہے۔ سب کی مشترکہ موت ہو گی تو تمہارے ملک میں تمہارا نام سنہری حرفوں میں لکھا جائے گا کہ کرنل گپتا وہ مہان کرنل تھا جس نے اپنے ساتھ ساتھ چند مجرموں کو ہلاک کرنے کے لئے کافرستان کا ایک بڑا اور طاقتور بیس کیمپ اور اس میں موجود ایک ایک اہلکار کی جان کی قربانی دے دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم ہو کون اور چاہتے کیا ہو"...... کرنل گپتا نے اس کی جانب اسی طرح قہر بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میرا نام استاد ٹمبکٹو ہے اور میں تمہارے پہلے پیار کی درد بھری سٹوری سننا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں آ گئیں۔

''کیا مطلب''...... کرنل گپتا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کس کا مطلب بتاؤں استاد کا یا سٹوری کا''...... عمران نے کہا تو کرنل گپتا غرا کر رہ گیا۔

''کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے''...... کرنل گپتا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں ریاست ٹمبکٹو کا پرنس ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹمبکٹو۔ یہ کون سی ریاست ہے''...... کرنل گپتا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم سب منہ اٹھائے کیوں کھڑے ہو۔ ان سب کو اسلحہ گرانے کا کہو اور اپنا سامان اٹھاؤ۔ میں کرنل گپتا کو کہہ دیتا ہوں کہ اگر اس کے ساتھیوں میں سے کسی ایک نے بھی گولی چلائی تو پھر گولی کے ساتھ بم کا دھماکہ ہونے میں بھی دیر نہیں لگے گی بلکہ سب کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ اپنا اسلحہ گرا دیں اور ہم سے گول میز کانفرنس کریں۔ اگر یہاں گول میز کی سہولت میسر نہیں ہے تو ہم چوکور یا بیضوی میز پر بھی بیٹھ کر مذاکرات کر سکتے ہیں''...... عمران نے کرنل گپتا کو جواب دینے کی بجائے اپنے ساتھیوں سے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے حرکت میں آئے اور انہوں نے قریب کھڑے مسلح

افراد سے فوراً مشین گنیں چھین لیں۔ جیپ کے نیچے لگے ہوئے طاقتور بم کا سن کر ان سب کے پہلے سے ہی پسینے چھوٹ رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔ گنیں سنبھالتے ہی وہ ان افراد کی طرف بڑھے جن کے پاس ان کے تھیلے تھے۔ دوسرے ہی لمحے وہ اپنے تھیلے اٹھا کر اپنی کمروں پر باندھ رہے تھے اور کرنل گپتا اور اس کے ساتھی انہیں بے چارگی اور بے بس نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''اب بولو کرنل گپ شپ۔ مجھ سے مذاکرات کرنا پسند کرو گے یا نہیں''...... عمران نے کرنل گپتا کا نام بگاڑتے ہوئے کہا۔

''کیا مذاکرات کرنا چاہتے ہو تم''...... کرنل گپتا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''کسی الگ بیرک میں چلو پھر بتاتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے آؤ''...... کرنل گپتا نے بری طرح سے سر جھٹک کر کہا اور مڑ کر ایک طرف چل پڑا۔

''ایک منٹ رکو''...... عمران نے کہا تو کرنل گپتا رک گیا اور مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''میرے ساتھی یہیں رہیں گے اور اپنے ساتھیوں کو اپنی زبان سے بتا دو کہ اگر میرے کسی ایک ساتھی کو بھی نقصان پہنچا تو پھر میں اس بیس کیمپ کو اُڑانے میں ایک لمحے کی دیر نہیں لگاؤں گا''۔ عمران نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ کوئی کچھ نہیں کرے گا"...... کرنل گپتا نے کہا۔

"فکر مجھے نہیں تمہیں کرنی ہو گی کرنل گپتا ورنہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور یہ بات ذہن میں رکھو کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو سروں پر کفن باندھ کر چلتے ہیں۔ ہمیں اپنی موت کا کوئی ڈر نہیں ہے۔ مرتے مرتے بھی ہم تم سب کو اپنے ساتھ ایسی دنیا میں لے جائیں گے جہاں سے واپسی کا کوئی ٹکٹ نہیں ملتا ہے"...... اس بار عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو کرنل گپتا اسے گھور رہ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے کہا ہے نا کہ کوئی کچھ نہیں کرے گا۔ تم نے مجھ سے جو بات کرنی ہے وہ کرو اور مجھے بتاؤ کہ تم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو"...... کرنل گپتا نے کہا۔

"گڈ شو۔ نمبر تھری۔ میرے پاس آؤ"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے اس کے پاس آ گیا۔

"میری اوپر والی جیب میں ایک ریموٹ کنٹرول ہے۔ اسے نکال کر اپنے پاس رکھ لو اور جا کر اس جیپ پر سوار ہو جاؤ جس کے نیچے بم لگا ہوا ہے۔ اگر یہاں کوئی ذرا سی بھی غلط حرکت کرے تو ریموٹ کا بٹن پریس کر دینا تا کہ غلطی کرنے والے کا انجام باقی سب کو بھی ایک ساتھ بھگتنا پڑے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اس کی اوپر والی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا آلہ نکال لیا جو ریموٹ کنٹرول جیسا تھا۔

"اس کا ریڈ بٹن پریس کرو تو ریموٹ پر ایک سرخ رنگ کا بلب روشن ہو جائے گا۔ اس بلب کے روشن ہوتے ہی ریموٹ کا لنکڈ بم سے ہو جائے گا۔ تمہیں ریڈ بٹن کو مسلسل پریس رکھنا ہے۔ اگر تم نے ریڈ بٹن سے انگلی ہٹا لی تو بم بلاسٹ ہو جائے گا اور پھر ہم سب کی ملاقاتیں عالم بالا میں ہی ہوں گی"...... عمران نے تیز آواز میں کہا تا کہ وہاں موجود ہر شخص تک اس کا پیغام پہنچ جائے۔ صفدر نے ریموٹ کا ریڈ بٹن پریس کیا تو واقعی ریموٹ کنٹرول پر سرخ رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔

"گڈ شو۔ ریموٹ کا بم سے لنک ہو گیا ہے ریڈ بلب اس وقت تک جلے گا جب تک تمہارا انگوٹھا بٹن پر ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے اطمینان بھرے انداز میں اپنی ریسٹ واچ کے ونڈ بٹن سے انگلیاں ہٹا لیں اور کرنل گپتا کی جانب مڑا جو انتہائی پریشان اور الجھی ہوئی نظروں سے اس کی طرف اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"بٹر بٹر میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو۔ آگے بڑھو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل گپتا غرا کر رہ گیا۔ وہ مڑا اور دو قدم آگے بڑھا تو عمران بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ ابھی عمران نے ایک قدم ہی آگے بڑھایا ہو گا کہ اسی لمحے کرنل گپتا بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور عمران بے اختیار ٹھٹھک گیا۔ کرنل گپتا نے انتہائی حیرت انگیز پھرتی اور تیزی کا مظاہرہ کیا تھا اس نے عمران کی طرف

مڑتے ہوئے اپنی جیب میں موجود ایک ریوالور نکال کر اس کا رخ عمران کی جانب کر دیا تھا۔ جس کے ٹریگر پر اس کی انگلی دب رہی تھی۔

’’مجھے احمق سمجھتے ہو نانسنس۔ تھری ایم ایم میگا بلاسٹ بم ایک ڈائم ڈیوائس ہے جسے کسی بھی ریموٹ کے ساتھ منسلک نہیں جا سکتا۔ اسے نہ تم بلاسٹ کر سکتے ہو اور نہ تمہارا ساتھی جسے تم نے ریموٹ کنٹرول دیا ہے‘‘...... کرنل گپتا نے غراتے ہوئے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا جیسے کرنل گپتا نے واقعی اس کی دکھتی ہوئی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔

پاور گرل جیسے ہی ملٹری انٹیلی جنس میں موجود اپنے آفس میں داخل ہوئی اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

فون کی گھنٹی کی آواز سن کر پاور گرل تیزی سے آگے بڑھی اور میز کے پیچھے جا کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون سیٹوں کی جانب دیکھا تو اسے سرخ رنگ کے فون پر لگا ہوا ایک بلب سپارک کرتا دکھائی دیا۔ سرخ رنگ کے فون پر جلتا بجھتا بلب دیکھ کر پاور گرل نے اپنے ہاتھ میں موجود ہینڈ بیگ میز پر رکھا اور فوراً ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس سر۔ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس کا یا بول رہی ہوں‘‘۔ پاور گرل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سرخ رنگ کے فون تعلق کافرستان کے پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر تک محدود تھا۔ اس فون پر کوئی اور کال کر ہی نہیں سکتا تھا۔

"میں پرائم منسٹر ہاؤس سے ملٹری سیکرٹری کرنل جے کشن بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کرنل بولو۔ کس لئے فون کیا ہے"...... پاور گرل نے مخصوص انداز میں کہا۔

"مجھے آپ سے ایک بے حد ضروری بات کرنی ہے مادام۔ کیا آپ مجھے اپنی مصروفیات میں سے تھوڑا سا وقت دے سکتی ہیں"۔ ملٹری سیکرٹری کرنل جے کشن نے کہا۔

"کیا ضروری بات کرنی ہے تم نے"...... پاور گرل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اس کا خیال تھا کہ ملٹری سیکرٹری اس کی پرائم منسٹر سے بات کرائے گا۔

"یہ میں آپ کو مل کر ہی بتا سکتا ہوں مادام۔ بات انتہائی اہم اور ٹاپ سیکرٹ ہے جسے میں فون پر بیان نہیں کر سکتا"...... کرنل جے کشن نے کہا۔ اس کے لہجے میں ایک عجیب سی بے چینی اور پریشانی کا عنصر تھا۔

"کیا اس ٹاپ سیکرٹ کا تعلق پرائم منسٹر سے ہے"...... پاور گرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو مادام۔ اس بات کا تعلق براہ راست پرائم منسٹر سے تو نہیں ہے لیکن اس بات کا تعلق پرائم منسٹر ہاؤس سے ضرور ہے"...... کرنل جے کشن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ کیا تم میرے پاس آؤ گے یا میں تم سے بات کرنے کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس پہنچوں"...... پاور گرل نے کہا۔

"میرے لئے تو یہاں سے نکلنا مشکل ہو گا مادام۔ پرائم منسٹر صاحب اب سے پندرہ منٹ بعد پارلیمنٹ سے خطاب کرنے کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس سے نکل جائیں گے۔ ان کے جانے کے بعد پرائم منسٹر ہاؤس میں میرا کنٹرول ہو گا۔ اگر آپ آدھے گھنٹے بعد آ جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب پرائم منسٹر صاحب پارلیمنٹ ہاؤس جانے کے لئے نکل جائیں تو تم مجھے کال کر لینا۔ میں اسی وقت وہاں آ جاؤں گی"...... پاور گرل نے کہا۔

"یس مادام۔ تھینک یو مادام"...... کرنل جے کشن نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ پاور گرل نے کان سے رسیور ہٹایا اور اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی جیسے وہ رسیور سے پرائم منسٹر ہاؤس میں موجود ملٹری سیکرٹری کرنل جے کشن کا چہرہ اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"ایسی کیا ایمرجنسی ہو سکتی ہے جس کے لئے مجھے کرنل جے کشن نے پرائم منسٹر ہاؤس بلایا ہے اور وہ بھی پرائم منسٹر کی غیر موجودگی میں"...... پاور گرل نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ رسیور ہاتھ میں پکڑے اسی طرح سے سوچتی رہی

پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز پر رکھا ہوا اپنا ہینڈ بیگ کھول کر اس میں سے سیل فون نکال لیا۔

ابھی وہ سیل فون پر نمبر پریس کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوش شکل نوجوان اندر آ گیا۔ نوجوان کی فراخ پیشانی اس کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔ اس کا جسم بے حد مضبوط اور کسرتی تھا جیسے وہ لڑائی بھڑائی کا ماہر ہو اور باقاعدہ باڈی بلڈنگ کرتا رہا ہو۔

''آپ آ گئیں مادام''...... نوجوان نے پاور گرل کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے خوش گوار لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیوں کوئی کام تھا مجھ سے''...... پاور گرل نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

''یس مادام۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی''۔ نوجوان نے کہا۔

''حیرت ہے آج ایسی کیا آفت آ گئی ہے کہ ہر کوئی ضروری بات کرنے کے چکروں میں لگا ہوا ہے''...... پاور گرل نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''آپ نے مجھ سے کچھ کہا''...... نوجوان نے کہا۔

''نہیں۔ آؤ۔ بیٹھو اور بتاؤ کیا ضروری بات کرنی ہے تم نے مجھ سے''...... پاور گرل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''شاگل کے آدمیوں نے مون نائٹ کلب کے بار ٹینڈر

آندرے کو اغوا کر لیا ہے''...... نوجوان نے کہا تو پاور گرل بری طرح سے اچھل پڑی۔

''آندرے کو اغوا کر لیا ہے اور وہ بھی شاگل کے آدمیوں نے۔ لیکن کیوں''...... پاور گرل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مون نائٹ کلب میں آپ روزانہ بلیک ڈرنک کے لئے جاتی ہیں اور وہاں جانے کے لئے آپ روزانہ ہی نیا میک اپ کرتی ہیں تاکہ کوئی آپ کو ملٹری انٹیلی جنس کی چیف کی حیثیت سے نہ پہچان سکے''...... نوجوان نے کہا۔

''ہاں۔ تو پھر''...... پاور گرل نے اس کی بات نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

''مون نائٹ کلب کا منیجر اور بار ٹینڈر آندرے دو ایسے اشخاص ہیں جو آپ کو پہچان سکتے ہیں اور وہ بھی تب جب آپ انہیں مخصوص انداز میں اشارہ کرتی ہیں۔ آپ کا اشارہ دیکھتے ہی منیجر یا بار ٹینڈر آندرے کو پتہ چل جاتا ہے کہ آپ آئی ہیں اس لئے وہ آپ کے لئے فوراً سپیشل بلیک ڈرنک سرو کر دیتا ہے۔ شاگل کو شاید اس بات کا علم ہو گیا ہے اس لئے اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے آندرے کو اٹھا لیا ہے تاکہ اسے ڈرا دھمکا کر اس سے اس مخصوص اشارے کا پوچھا جائے جس سے آپ کو پہچانا جا سکتا ہے''...... نوجوان نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ مجھے پہچان لینے سے شاگل کو کیا فائدہ ہو گا اور

"وہ ایسا کیوں کر رہا ہے"...... پاور گرل نے بدستور حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"اگر میں کہوں کہ شاگل آپ کو ہلاک کرنے کی پلاننگ کر رہا
ہے تو"...... نوجوان نے پاور گرل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے
ایک ایک لفظ رک رک کر کہا تو پاور گرل یوں اچھلی جیسے اس کے
پیروں میں طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔
"شاگل مجھے ہلاک کرنے کی پلاننگ کر رہا ہے۔ یہ تم کیا کہہ
رہے ہو۔ تم ہوش میں تو ہو سنگھ"...... پاور گرل نے بری طرح سے
چیختے ہوئے کہا۔
"یس مادام۔ میں ہوش میں ہوں اور آپ کو جو بتا رہا ہوں
بالکل سچ ہے۔ شاگل نے آپ کو مون نائٹ کلب میں ہلاک
کرنے کا مکمل بندوبست کر دیا ہے۔ آپ جیسے ہی مون نائٹ کلب
میں بلیک ڈرنک لینے کے لئے جائیں گی اور جب آپ اندر سے
اپنا مخصوص اشارہ کریں گی تو آپ پر چاروں طرف سے فائرنگ
جائے گی اور آپ کو اسی کلب میں ہلاک کر دیا جائے گا"...... سنگھ
نے کہا اور پاور گرل آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہ گئی جیسے اسے
سنگھ کی باتوں پر یقین ہی نہ آیا ہو۔
"یو شٹ اپ نانسنس۔ کیا بے تکی باتیں کر رہے ہو۔ شاگل
مجھے اس طرح ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے اور کیا اس میں ا
جرأت ہے کہ وہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے مون نائٹ کلب میں

ئے"...... پاور گرل نے منہ بنا کر کہا۔
"آپ کو ہلاک کرنے کے لئے شاگل اور اس کا کوئی ساتھی
گے نہیں آئے گا مادام۔ اس نے آپ پر حملہ کرنے کے لئے دو
پ شوٹرز کی خدمات حاصل کی ہیں اور دونوں ٹاپ شوٹرز ایسے ہیں
ن کا نشانہ آج تک خطا نہیں گیا ہے۔ شاید ان کے نام آپ بھی
تی ہوں۔ ان میں سے ایک ٹاپ شوٹر کا نام وجے ہے اور دوسرا
ر ناتھ"...... سنگھ نے کہا تو پاور گرل نے بے اختیار جبڑے بھینچ
ئے۔
"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وجے اور امر ناتھ کو شاگل نے
ی ہلاکت کے لئے ہائر کیا ہے اور یہ کہ شاگل واقعی میری ہلاکت
پلاننگ کر رہا ہے"...... پاور گرل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"آپ کے کہنے پر میں شاگل پر ہر وقت گہری نظر رکھتا ہوں
م اور میں نے کافرستان سیکرٹ سروس کے چند افراد خرید رکھے
جو شاگل کے بارے میں مجھے ایک ایک لمحے کی اطلاع دے
ہیں۔ ان کے ذریعے ہی مجھے یہ سب پتہ چلا ہے کہ شاگل،
منسٹر ہاؤس میں آپ سے ہونے والی بے عزتی کے بدلے میں
ب کی جان کا دشمن بن گیا ہے اور وہ ہر صورت آپ کو نیچا بھی
نا چاہتا ہے اور آپ کو ہلاک بھی کرانا چاہتا ہے اور وہ بھی اس
ز میں کہ اس پر کوئی الزام نہ آئے۔ آپ چونکہ مون نائٹ کلب
میک اپ کر کے جاتی ہیں اس لئے شاگل کے لئے اس سے

اچھا موقع اور کیا ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو کرمنلز کے ہاتھوں ہلاک
کرا دے۔ اگر ایسا ہوا تو اسے کوئی بھی مورد الزام نہیں ٹھہرا سکے گا
اور آپ کے بعد پرائم منسٹر کی نظروں میں شاگل ہی ہوگا''...... سنگھ
نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو شاگل مجھ سے بدلہ لینے کے لئے اس حد تک جا
سکتا ہے کہ وہ مجھے کرمنلز کے ہاتھوں ہلاک کرانے کی کوشش کر
سکے''...... پاور گرل نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''لیس مادام۔ وہ اپنی انا کی تسکین کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے
اس لئے آپ کے لئے یہی بہتر ہوگا کہ آپ آج نائٹ مون
کلب نہ جائیں''...... سنگھ نے ہمدردی بھرے لہجے میں پاور گرل
مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ میں کیوں نہ جاؤں کلب۔ تم کیا سمجھتے ہو میں شاگل
یا اس کے کرائے کے غنڈوں سے ڈرتی ہوں اور کیا میں اتنی ہی
نوالہ ہوں کہ دو ٹاپ شوٹرز مجھے نشانہ بنا سکیں''...... پاور گرل
غرا کر کہا۔

''نن۔ نن۔ نو مادام۔ میرا کہنے کا یہ مقصد نہیں تھا۔ میں تو آ
کو محض مشورہ دے رہا ہوں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ شاگل نے دو ٹا
شوٹرز کے علاوہ وہاں آپ کو ہلاک کرنے کا اور بھی کوئی بندوبس
کر رکھا ہو۔ آپ کی زندگی ہمارے لئے بہت قیمتی ہے مادام ا
لئے میں......'' سنگھ نے پاور گرل کو غصے میں دیکھ کر بوکھلائے ہو

لہجے میں کہا۔

''تم اپنی ہمدردی اور اپنے مشورے اپنے پاس رکھو۔ میں دودھ
پیتی بچی نہیں ہوں جو اپنے فیصلے خود نہ کر سکوں۔ مجھے جو فیصلہ کرنا
ہوگا میں خود کر لوں گی''...... پاور گرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لیس مادام۔ جیسے آپ کی مرضی''...... سنگھ نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب تم جاؤ اور مجھے سوچنے دو کہ مجھے کیا کرنا ہے''...... پاور
گرل نے اسی انداز میں کہا تو سنگھ سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''اگر آپ چاہیں تو میں مون نائٹ کلب میں موجود دونوں
ٹاپ شوٹرز کا خاتمہ کر سکتا ہوں''...... سنگھ نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ایسا کرنا ہوا تو یہ کام
میں خود کروں گی''...... پاور گرل نے کہا تو سنگھ نے ایک طویل
سانس لیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے شاگل کی میرے ہاتھوں شامت آئی ہے جو وہ
میرے خلاف موت کا کھیل کھیلنے کا سوچ رہا ہے''...... پاور گرل
نے کہا۔ اسی لمحے سرخ فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی۔ پاور گرل
نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون
کا رسیور اٹھا لیا۔

''لیس پاور گرل ہیئر''...... پاور گرل نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کرنل جے کشن بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے

کرنل جے کشن کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل"...... پاور گرل نے کہا۔

"مادام۔ آپ جتنی جلد ممکن ہو سکے پرائم منسٹر ہاؤس پہنچ جائیں۔ پرائم منسٹر صاحب پارلیمنٹ سے خطاب کرنے کے لئے نکل چکے ہیں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہی ہوں"...... پاور گرل نے کہا تو کرنل جے کشن نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ پاور گرل نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی اپنے آفس سے نکلتی چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنی تیز رفتار کار میں پرائم منسٹر ہاؤس کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور وہ بے حد سنجیدہ اور الجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک تو شاگل کے بارے میں اسے سنگھ نے جو کچھ بتایا تھا وہ اس کے ذہن میں خلفشار پیدا کر رہا تھا اور دوسرا پرائم منسٹر ہاؤس میں جس طرح ملٹری سیکرٹری نے اسے بلایا تھا وہ بھی پاور گرل کو بری طرح سے کھل رہا تھا کہ نجانے ایسی کیا بات ہے جس کے لئے کرنل جے کشن نے اسے خصوصی اور ایمرجنسی طور پر پرائم منسٹر ہاؤس بلایا تھا۔

"کیا تم پاگل ہو گئے ہو کرنل۔ تھری ایم ایم ٹائم ڈیوائس ضرور ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ڈیٹونیٹر لگا دیا جائے اور ڈیٹونیٹر سے کسی ریموٹ کو لنک کر دیا جائے تو اس سے بھی تھری ایم ایم بم کو بلاسٹ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل گپتا کے اعصاب یکلخت ڈھیلے پڑ گئے۔ اس نے آہستہ آہستہ ریوالور والا ہاتھ نیچے کر لیا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو کہ تم نے بم کے ساتھ ڈیٹونیٹر بھی فکس کر رکھا ہے"...... کرنل گپتا نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"تمہارے کیپٹن سریش نے جیپ کے نیچے جا کر بم کو دیکھا تھا اس سے پوچھ لو کیا بم کے ساتھ ڈیٹونیٹر نصب تھا یا نہیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"یس سر۔ بم کے ساتھ ایک چھوٹی سی ڈیوائس لگی ہوئی ہے اس میں سپارک بھی ہو رہا تھا"...... کیپٹن سریش نے فوراً کہا جو ان کے

ساتھ ہی چل رہا تھا اور اس کا جواب سن کر کرنل گپتا کی جیسے رہی سہی امید بھی ختم ہو گئی۔

"آؤ"...... کرنل گپتا نے ریوالور واپس اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اگر تمہیں شک ہے تو میں اپنے ساتھی سے کہتا ہوں کہ وہ ریموٹ کے بٹن سے انگلی ہٹا دے۔ انگلی ہٹتے ہی جو ہو گا وہ تمہارے سامنے آ جائے گا"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ تم"...... کرنل گپتا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔ کرنل گپتا عمران کو لے کر ایک کیبن نما بیرک میں آ گیا۔ یہ بیرک گیسٹ روم کے طور پر سجایا گیا تھا۔ جہاں صوفے اور کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"گڈ شو۔ اپنے آرام کا تم نے یہاں مکمل بندوبست کر رکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کرنل گپتا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے عمران اور پھر کیپٹن سریش بھی اندر آ گیا۔

"بیٹھو"...... کرنل گپتا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا اور خود سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اکیلا بیٹھوں یا کیپٹن سریش کو بھی اپنے ساتھ بٹھا لوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... کرنل گپتا نے چونک کر کہا۔

"مجھے تم سے اکیلے بات کرنی ہے کرنل۔ کیپٹن سریش سے کہو کہ یہ جائے یہاں سے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو کرنل گپتا نے سر ہلا کر کیپٹن سریش کو اشارہ کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا ور کرنل گپتا کو سیلوٹ کرتا ہوا اور عمران کو گھورتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"باہر جاتے ہوئے دروازہ بند کر دو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو کیپٹن سریش نے دروازے کے پاس رک کر استفہامیہ نظروں سے کرنل گپتا کی جانب دیکھنا شروع کر دیا۔ کرنل گپتا نے اثبات میں سر ہلایا تو کیپٹن سریش نے دروازہ بند کر دیا۔

"اب بتاؤ کون ہو تم اور تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے"...... کرنل گپتا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے کرنل۔ کچھ دیر چھری تلے دم تو لے لو پھر آرام سے کٹ جانا"...... عمران نے کہا۔

"کٹ جانا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے کاٹنے آئے ہو"...... کرنل گپتا نے چونک کر کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے نہیں۔ تمہیں کاٹ کر میں نے کیا کرنا ہے۔ تمہارے پرانے اور بوسیدہ گوشت کے تو کباب بھی نہیں بن سکیں گے۔ میں نے تو ایک محاورہ کہا تھا صرف"...... عمران نے کہا تو کرنل گپتا اسے گھورتا ہوا دوبارہ بیٹھ گیا۔ عمران نے اپنے لباس کی اندرونی

جیب میں ہاتھ ڈالا اور فولاد کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا چوکور ٹکڑا نکال کر سامنے پڑی ہوئی ٹیبل پر رکھ دیا۔ اس نے انگوٹھے سے اس چوکور ٹکڑے کا اوپر والا حصہ پریس کیا تو اس چوکور ٹکڑے سے تیز چمک سی خارج ہونے لگی جیسے وہ فولاد کا نہیں بلکہ شیشے کا بنا ہوا اور اس میں لگے ہوئے بلب جل اٹھے ہوں۔

”یہ کیا ہے“...... کرنل گپتا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”وائس سکر ڈیوائس“...... عمران نے کہا۔

”وائس سکر ڈیوائس۔ کیا مطلب۔ اسے یہاں لگانے کا کیا مطلب ہے“...... کرنل گپتا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”تاکہ اندر کی آواز باہر نہ جا سکے اور باہر کی آواز اندر نہ آ سکے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ سب کرنے کی تمہیں ضرورت کیا ہے۔ تم بات کرو۔ میرے ہوتے ہوئے ہماری باتیں کوئی نہیں سن سکتا“...... کرنل گپتا نے منہ بنا کر کہا۔

”پھر بھی کہتے ہیں کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ میں بس ان کانوں سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم ڈرو نہیں۔ یہ وائس سکر ڈیوائس ہی ہے کوئی بم نہیں جو پھٹ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ تم مطلب کی بات کرو“...... کرنل گپتا نے کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں اس بات کا کیسے پتہ چلا تھا کہ ہم جیپوں

کے نیچے چھپے ہوئے ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”گیٹ کے پاس ایک سفید پٹی ہے جس کا لنک بیس کیمپ کے کنٹرول روم میں ایک سکینر مشین کے ساتھ ہے۔ کنٹرول روم سے کیمپ میں آنے والی ہر جیپ اور ٹرک کو چیک کیا جاتا ہے۔ جب جیپیں بیس کیمپ میں واپس آئی تھیں تو اس وقت بھی کنٹرول روم کا سکینر کام کر رہا تھا اس سکینر کی وجہ سے تم سب ہمیں جیپوں کے نیچے چپکے ہوئے دکھائی دیئے تھے“...... کرنل گپتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ مجھے اسی بات کا اندازہ ہو رہا تھا کہ جیپوں کو نیچے سے اسکین کیا گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے ہم یہاں بیس کیمپ میں بغیر حفاظتی انتظامات کے بیٹھے ہیں“...... کرنل گپتا نے منہ بنا کر کہا۔

خیر چھوڑو۔ میں یہاں جس مقصد کے لئے آیا ہوں تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ“...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

”کیا مقصد ہے تمہارا۔ بولو“...... کرنل گپتا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے پروفیسر رندھاوا کا پتہ بتاؤ وہ کہاں ہے اور آج کل کیا کرتا پھر رہا ہے“...... عمران نے کہا تو کرنل گپتا یوں اچھلا جیسے اس کے پیر پر کسی انتہائی زہریلے ناگ نے ڈس لیا ہو۔

”پروفیسر رندھاوا کیا مطلب“...... کرنل گپتا نے حیرت زدہ لہجے

میں کہا۔

''پھر وہی بات۔ ایک تو تم ہر بات کا مطلب بہت پوچھتے ہو۔ اب میں تمہیں کس کا مطلب بتاؤں پروفیسر کا یا اس کے نام رندھاوا کا''......عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ تم مجھ سے اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو۔ میرا اس سے کیا تعلق واسطہ ہے''...... کرنل گپتا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''اس کا سارا تعلق اور واسطہ ہی تم سے ہے۔ ورنہ میں اتنی دور چٹیل اور ویران پہاڑیوں کی خاک چھانتا ہوا یہاں کیوں آتا''۔ عمران نے کہا۔

''مجھے کیا معلوم کہ تم نے یہاں کی خاک کیوں چھانی ہے''۔ کرنل گپتا نے کہا۔

''بتا تو رہا ہوں۔ اگر تم اپنی جان کے ساتھ اس بیس کیمپ کو ہمارے ہاتھوں تباہی سے بچانا چاہتے ہو تو مجھے پروفیسر رندھاوا کے بارے میں بتا دو۔ وہ کہاں ہے اور آج کل وہ کس پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے''......عمران نے اس بار غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے اس کا نام ضرور سنا ہے لیکن وہ کہاں ہوتا ہے اور کس پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی پتہ نہیں ہے''...... کرنل گپتا نے کہا۔

''بہت خوب۔ جبکہ میری معلومات کے مطابق وہ تمہارا جڑواں بھائی ہے۔ کیا تم اس سے بھی انکار کرو گے''......عمران نے کہا تو کرنل گپتا ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''جڑواں بھائی۔ نہیں نہیں۔ تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا کوئی جڑواں بھائی نہیں ہے۔ میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا ہوں''...... کرنل گپتا نے کہا۔

''سوچ لو کرنل۔ ہم یہاں موت کے فرشتوں کے روپ میں آئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں ہر طرف موت کا کھیل کھیلنا شروع کر دیں۔ ایسی صورت میں یہاں کچھ بھی باقی نہیں بچے گا اور رہی بات پروفیسر رندھاوا کی تو اس تک تو ہم کسی نہ کسی طرح سے پہنچ ہی جائیں گے۔ اگر تم اس کے بارے میں بتا دو گے تو نہ صرف تمہاری جان بچ جائے گی بلکہ ہم اس بیس کیمپ کو بھی کوئی نقصان پہنچائے بغیر یہاں سے نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ جب میں نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ میں کسی پروفیسر رندھاوا کو نہیں جانتا تو تم کیوں فضول باتیں کر رہے ہو۔ نہیں جانتا اسے تو بس نہیں جانتا''...... کرنل گپتا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھی ہوئی چوکور ڈیوائس کو دو انگلیوں میں پکڑ کر درمیان سے پریس کر دیا۔ اس بار جیسے ہی ڈیوائس پریس ہوئی

اس سے نکلنے والی روشنی کا رنگ بدل گیا اب چوکور ٹکڑے سے ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھوٹ پڑی تھی۔ کرنل گپتا غور سے اس ڈیوائس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اب کیا کیا ہے تم نے اس ڈیوائس کے ساتھ"...... کرنل گپتا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اب یہ ڈیوائس۔ ایک پاور بم میں بدل گئی ہے۔ اس بم پر صرف پانچ منٹ کا ٹائم فکس ہے۔ پانچ منٹ گزرتے ہی دھماکہ ہو گا اور پھر نہ تم رہو گے اور نہ میں۔ دھماکے سے یہ سارا کیبن اُڑ جائے گا اور میرے ساتھیوں کو فوراً اس بات کا پتہ چل جائے گا اور وہ تمہارے بیس کیمپ پر موت بن کر ٹوٹ پڑیں گے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ باقی بچ گیا تو وہ تمہارے جڑواں بھائی پروفیسر رندھاوا تک پہنچ ہی جائے گا اور پھر وہ پروفیسر کو اس کے پراجیکٹ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے خاک میں ملا دے گا"...... عمران نے اس بار بڑے سفاکانہ لہجے میں کہا تو کرنل گپتا ایک بار پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم مجھے ہر بات پر دھمکی نہیں دے سکتے۔ اٹھاؤ اس ڈیوائس کو اور نکل جاؤ یہاں سے نانسنس۔ میں تم جیسے اٹھائی گیر کی باتوں میں آنے والا نہیں ہوں"...... کرنل گپتا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اسی لمحے ڈیوائس سے تیز چمک نکلی اور کرنل گپتا اچھل کر صوفے پر گرا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی

تھی۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے۔ جیسے اس کی آنکھوں میں تیز مرچیں سی بھر گئی ہوں جبکہ کرنل گپتا کے چیختے ہی عمران نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اس لئے وہ ڈیوائس سے نکلنے والی تیز چمک کے اثرات سے بچ گیا تھا۔

"اونچی آواز میں بات کرو گے تو ڈیوائس کاشن کے طور پر تیز چمک پیدا کرے گی جس سے تم اندھے بھی ہو سکتے ہو۔ اب مرنے سے پہلے اندھے ہونا چاہتے ہو تو پھر سے چیخنا اور چلانا شروع کر دو لیکن ڈیوائس کا وائس سکر سسٹم بھی آن ہے۔ اس لئے تم حلق پھاڑ پھاڑ کر بھی چیخو گے تب بھی تمہاری آواز باہر سنائی نہیں دے گی اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری آنکھوں میں جو تیز چمک گئی ہے اس سے تمہارے جسم کی توانائی بھی سلب ہو جائے گی اب تم اٹھنا بھی چاہو گے تو نہیں اٹھ سکو گے۔ اگر کوشش کرنی ہو تو کر سکتے ہو"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم"...... کرنل گپتا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر صوفے پر گر پڑا جیسے واقعی اس کے جسم میں قوت نام کی کوئی چیز نہ ہو۔

"تمہارے پاس پانچ منٹ تھے کرنل جس میں سے ایک منٹ گزر چکا ہے۔ اب چار منٹ باقی ہیں۔ فیصلہ کر لو کہ تم پروفیسر رندھاوا کے بارے میں کچھ بتاؤ گے یا پھر اس ڈیوائس سے میرے ساتھ بھیانک موت مرنا پسند کرو گے"...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ تم چاہے مجھے بم سے اُڑا دو یا کچھ کرو لیکن میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا اور اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم کون ہو سکتے ہو''...... کرنل گپتا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''سمجھ گئے ہو تو پھر اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے''۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے نا اور تم عمران ہو نا۔ علی عمران''...... کرنل گپتا نے اسی انداز میں کہا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر بدستور ہاتھ رکھے ہوئے تھے جیسے اس کی آنکھیں ابھی تک جل رہی ہوں۔

''نہیں۔ میرا تعلق ٹمبکٹو سے ہے اور میں وہاں کا پرنس ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر تمہیں پروفیسر رندھاوا اور اس کے پراجیکٹ سے کیا خطرہ ہے جو تم منہ اٹھائے اس کے بارے میں مجھ سے پوچھنے یہاں پہنچ گئے ہو''...... کرنل گپتا نے کہا۔

''بس مجھے معلوم کرنا ہے کہ پروفیسر رندھاوا کیا کر رہا ہے اور اس کا ایسا کون سا پراجیکٹ ہے جس کے لئے وہ پچھلے چھ ماہ سے انڈر گراؤنڈ ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ مجھے اس سلسلے میں کچھ نہیں معلوم''...... کرنل گپتا نے کہا۔

''تین منٹ باقی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ان تین منٹوں میں کچھ یاد آ جائے''...... عمران نے کہا۔

''تم مجھے ڈرانے کی کوشش مت کرو۔ میں ڈرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میرا نام گپتا ہے۔ کرنل گپتا سمجھے تم''...... کرنل گپتا نے غرا کر کہا۔

''اگر کرنل گپتا ڈرنے والوں میں سے نہیں ہے تو پھر کس خوف سے میرے ساتھ یہاں الگ بیٹھا ہے''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اگر صرف میری زندگی کے خطرے کی بات ہوتی تو میں تمہیں کبھی اس طرح اپنے سامنے بٹھانے کا موقع نہ دیتا۔ جیپ کے نیچے تم نے جو تھری ایم ایم میگا بم لگا رکھا ہے اس سے بیس کیمپ میں موجود سینکڑوں افراد کی زندگیاں داؤ پر لگی ہوئی ہیں۔ اس لئے میں مجبور ہوں''...... کرنل گپتا نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ان سب کی زندگیاں اب بھی داؤ پر ہی لگی ہوئی ہیں کرنل گپتا۔ اگر تم نے مجھے پروفیسر رندھاوا کے بارے میں نہ بتایا تو تمہارا کیا خیال ہے میں تم سب کو بخش دوں گا۔ ایسی بھول میں نہ رہنا۔ میں یہاں کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا اور پھر پروفیسر رندھاوا کی تلاش میں، میں کافرستان میں پھیل جاؤں گا اور پروفیسر رندھاوا تک پہنچنے کے لئے اگر مجھے کافرستان میں لاشوں

کے پشتے بھی لگانے پڑے تو میں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا
اور ان سب کی ہلاکت کی ذمہ داری تم پر ہو گی۔ صرف تم پر''......
عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے پروفیسر رندھاوا کے
بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے تو پھر تم مجھ پر اس قدر پریشر کیوں
ڈال رہے ہو''...... کرنل گپتا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تم پر پریشر نہیں ڈال رہا۔ البتہ تم پر اس بم کا پریشر ہے۔
جسے بلاسٹ ہونے میں صرف دو منٹ رہ گئے ہیں۔ ایک منٹ کے
بعد اس بم سے بیپ کی آواز نکلے گی جو کاؤنٹ ڈاؤن کا کاشن ہو گا
اور پھر جیسے ہی اگلا منٹ پورا ہو گا پھر نہ تمہیں کچھ بتانے کی
ضرورت پڑے گی اور نہ مجھے کچھ پوچھنے کی''...... عمران نے تلخ لہجے
میں کہا تو کرنل گپتا پریشانی اور بے چینی کے عالم میں پہلو بدلنا
شروع ہو گیا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو اور وہ میز پر پڑا ہوا بم
اٹھا کر عمران کے سر پر مار کر بلاسٹ کر دے اور خود وہاں سے فرار
ہو جائے۔ وہ غصے اور پریشانی کے عالم میں میز پر پڑے چوکور
ٹکڑے جیسے بم کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی ایک منٹ گزرا
اسی لمحے بم سے بیپ کی آواز نکلنا شروع ہو گئی۔

''موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو گیا ہے کرنل گپتا''۔ عمران
نے کرنل گپتا کی طرف دیکھ کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو کرنل
گپتا کا رنگ ہلدی کی مانند زرد ہو گیا۔ وہ انتہائی خوف بھری نظروں

سے بم کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''مم مم۔ میں کیا کہوں''...... کرنل گپتا نے ہکلاہٹ بھرے لہجے
میں کہا۔

''اور کچھ نہ کہو۔ صرف انہی باتوں کا جواب دو جو میں تم سے
پوچھ رہا ہوں۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ پروفیسر رندھاوا مجھے کہاں
ملے گا۔ پھر اس تک پہنچ کر میں خود ہی اس کے حلق میں ہاتھ ڈال
کر اس سے اگلوا لوں گا کہ وہ پاکیشیا کے خلاف کیا سازش کر رہا
ہے''...... عمران نے کہا۔ بم سے مسلسل بیپ کی آواز نکل رہی تھی
اور اس کا نیلا رنگ بھی اب سرخ ہو کر سپارک کرنا شروع ہو گیا
تھا۔ کرنل گپتا نے عمران کی بات سن کر غصے اور پریشانی کے عالم
میں ہونٹ بھینچ لئے۔

''تیس سیکنڈ باقی ہیں''...... عمران نے اس کا بدلتا ہوا چہرہ دیکھ
کر کہا۔ کرنل گپتا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے
سختی سے ہونٹ بھینچ لئے تھے اور اس کی نظریں میز پر پڑے بم پر
جم سی گئی تھیں۔

''آخری پندرہ سیکنڈ باقی ہیں کرنل گپتا۔ سوچ لو۔ زندگی ایک
بار ملتی ہے۔ بار بار نہیں''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے بیپ کی آواز
تیز ہو گئی۔ اب کرنل گپتا کا جسم بری طرح سے کانپنا شروع ہو گیا
تھا۔

''روکو۔ فار گاڈ سیک اسے روکو۔ میں اس قدر بھیانک موت

نہیں مرنا چاہتا۔ روکو اسے فوراً روکو“...... اچانک کرنل گپتا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے جھپٹ کر چوکور ٹکڑا اٹھایا اور اس کے سائیڈوں کو انگوٹھے اور ایک انگلی سے پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے چوکور ٹکڑے کو پریس کیا نہ صرف اس سے نکلنے والی بیپ کی آواز بند ہو گئی بلکہ اس سے نکلنے والی روشنی بھی ختم ہو گئی تھی۔ بم کو ڈی فیوز ہوتے دیکھ کر کرنل گپتا کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے اس نے نجانے کب کا سانس روک رکھا تھا اور اب سکون ملتے ہی اس نے سانس چھوڑا ہو۔

”اب یہ ڈیوائس میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں نے اسے انگلیوں سے پریس کیا تو یہ اسی وقت بلاسٹ ہو جائے گا اس لئے اب کوئی نخرے نہ کرنا اور سیدھی طرح بتا دینا کہ پروفیسر رندھاوا کہاں ہے“...... عمران نے کرنل گپتا کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ ایک منٹ مجھے سانس تو بحال کرنے دو“...... کرنل گپتا نے کہا۔ وہ بدستور تیز تیز سانس لے رہا تھا جیسے میلوں لمبی دوڑ لگا کر آیا ہو۔

”وقت ضائع مت کرو کرنل گپتا۔ میرے ساتھی باہر کھڑے میرے منتظر ہیں۔ اگر میں اور پانچ منٹ تک باہر نہ گیا تو وہ بیس کیمپ میں ہر طرف تباہی پھیلا دیں گے اور پھر انہیں میں بھی نہیں

روک سکوں گا“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہیں پروفیسر رندھاوا کے بارے میں بتا دیتا ہوں کہ وہ کافرستان کے کس حصے میں ہے لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم مجھ سے پروفیسر رندھاوا کا پوچھ کر بیس کیمپ کو بغیر کوئی نقصان پہنچائے یہاں سے نکل جاؤ گے“...... کرنل گپتا نے غصے اور بے بسی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کسی بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ پرنس ٹمبکٹو کے منہ سے نکلی ہوئی بات ہی گارنٹی ہوتی ہے۔ اگر یقین کرنا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تمہاری مرضی“...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو کرنل گپتا اسے چند لمحے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے سر جھکا لیا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم زبان کے پکے ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم اپنے قول کا پاس بھی کرو گے۔ میں تمہیں پروفیسر رندھاوا کے بارے میں بتا دیتا ہوں“...... کرنل گپتا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران سے کچھ کہتا اسی لمحے اس کی جیب میں موجود اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”ایک منٹ“...... کرنل گپتا نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکال لیا۔ سیل فون کا ڈسپلے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دکھائی دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے حیرت کی وجہ پوچھتا کرنل گپتا نے فوراً سیل فون کا

کال رسیور کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا
جیسے ہی اس نے سیل فون کان سے لگایا اچانک ایک زور دار دھماکہ
ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اسے کسی طاقتور دیو نے
اٹھا کر پوری قوت سے صوفے سمیت پیچھے اچھال دیا ہو۔ عمران نے
اپنے دماغ میں اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس سے پہلے کہ
اندھیرا پوری طرح سے اس کے دماغ پر چھا جاتا۔ عمران نے زور
زور سے سر جھٹکنا شروع کر دیا۔

سر جھٹکنے کی وجہ سے اس کے دماغ میں پھیلتا ہوا اندھیرا ختم ہونا
شروع ہو گیا۔ وہ چند لمحے دونوں ہاتھوں سے سر تھامے پڑا رہا۔
جیسے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا چھٹا وہ فوراً اچھل کر
کھڑا ہو گیا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں اس صوفے پر پڑیں جس
پر چند لمحے قبل کرنل گپتا بیٹھا ہوا تھا یہ دیکھ کر عمران کی آنکھیں پھیل
گئیں کہ کرنل گپتا تو صوفے پر الٹا ہوا تھا۔ لیکن اس حالت میں
اس کے شانوں سے اس کا سر غائب ہو چکا تھا۔ اس کی گردن سے
خون فواروں کی طرح سے اچھل رہا تھا اور اس کا بے سر کا
صوفے پر پڑا بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔

کرنل گپتا کو اس حالت میں دیکھ کر عمران جیسے ساکت سا ہو کر
رہ گیا۔ اس نے کرنل گپتا کو سیل فون سے آنے والی کال
کرنے والا بٹن آن کر کے کان سے لگاتے دیکھا تھا۔ جس کا
مطلب تھا کہ دھماکہ سیل فون سے ہوا تھا اور دھماکہ اس قدر شدید

نوعیت کا تھا کہ اس نے ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں کرنل گپتا کا
سر ہی اُڑا دیا تھا اور دھماکے کے پریشر نے عمران کو صوفے سمیت
پیچھے کی سمت الٹا دیا تھا۔ کرنل گپتا کا جسم چند لمحوں تک پھڑکتا رہا
پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ کرنل گپتا کو کس نے فون کیا تھا اور اس کے سیل
فون میں ایسا کون سا دھماکہ خیز مواد تھا جس سے کرنل گپتا کا سر ہی
اس کے دھڑ سے الگ ہو گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا۔ سیل فون سے ہونے والے دھماکے سے کیبن میں کسی اور چیز
کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ وائس سکر آلہ بدستور عمران کے ہاتھ
میں تھا۔ وہ چونکہ آن تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اس دھماکے
کی آواز اس کمرے سے باہر نہیں گئی ہو گی لیکن یہ سوچ سوچ کر
اس کا دماغ چکرانا شروع ہو گیا تھا کہ جب وہ کیبن سے کرنل گپتا
کے بغیر باہر نکلے گا تو باہر موجود افراد کو وہ اس کی ہلاکت کے
بارے میں کیا جواب دے گا۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا
کہ وہ کیبن سے باہر جاتے ہی اپنے ساتھیوں کو بیس کیمپ پر اٹیک
کا کاشن دے دے اور اس بیس کیمپ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے
ورنہ ان کا وہاں سے نکلنا ناممکن ہو جاتا۔

عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اپنی ریسٹ واچ کا ونڈ
بٹن کھینچا اور ڈائل کی سوئیوں کو حرکت دینا شروع ہو گیا۔ وہ سوئیوں
کو بارہ کے ہندسے پر ایک دوسرے پر لایا اور تمام ساتھیوں کو ایک

ساتھ لنکڈ کرتے ہوئے اس نے ونڈ بٹن اندر کی طرف دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ آل فرینڈز۔ اوور"۔ عمران نے تیز آواز میں کہا۔ اس نے قدیم افریقی زبان میں بات کی تھی تاکہ ان کے پاس اگر کوئی موجود ہو تو وہ اس کی باتیں سمجھ نہ سکے۔

"یس جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ریسٹ واچ سے جولیا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کیا سب میری آواز سن رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ سب سن رہے ہیں۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم سب اپنی اپنی پوزیشنیں سنبھال لو۔ یہاں معاملہ بگڑ گیا ہے۔ اب ہمارے پاس بیس کیمپ پر حملہ کرنے کے اور کوئی آپشن نہیں ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"کرنل گپتا کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس کی ہلاکت کے خبر جیسے ہی کیبن سے باہر نکلے گی باہر ایک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہو گا جسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ تم سب اس جیپ سے پیچھے ہٹ جاؤ جس کے نیچے میں نے تھری ایم ایم میگا بم لگا رکھا ہے۔ سب اپنی نظریں اس کیبن کی طرف رکھیں۔ جیسے ہی میں کیبن کا دروازہ کھول کر باہر آؤں صفدر فوراً جیپ کے نیچے لگا بم بلاسٹ کر دے۔ بم بلاسٹ ہوتے ہی سب ایکشن میں آ جائیں تاکہ بیس کیمپ کے کسی فرد کو

سنبھلنے کا موقع نہ مل سکے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ایکشن کے لئے تیار ہیں۔ اوور"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"انتہائی محتاط انداز میں اپنے بیگوں سے منی میزائل گنیں بھی نکال لو تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جا سکے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"او کے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"اپنی پوزیشنیں سنبھال کر مجھے کاشن دے دینا۔ تمہارا کاشن ملتے ہی میں کیبن کا دروازہ کھول کر باہر آ جاؤں گا اور پھر میں بھی بیس کیمپ پر اٹیک کرنے میں تمہارے ساتھ شامل ہو جاؤں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جلد ہی تمہیں کاشن دیتی ہوں۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس نے ونڈ بٹن کھینچ کر واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے پلٹ کر ایک بار پھر کرنل گپتا کی لاش کی طرف دیکھا جو اب سرد ہو چکی تھی۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے وائس سکر ڈیوائس آف کی اور اسے جیب میں رکھ کر دوسری جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے منی میزائل گن نکال کر ہاتھ میں لے لی اور آگے بڑھ کر کیبن کے دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔

ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک اس کی ریسٹ واچ والی کلائی پر ضربیں سی لگنی شروع ہو گئیں۔

ضربیں لگتے ہی عمران ایکٹیو ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا کی طرف سے اسے کاشن دیا جا رہا ہے کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے پوزیشنیں سنبھال لی ہیں اور اب وہ باہر نکل سکتا ہے۔

عمران نے دروازے کا ہینڈل پکڑا اور اسے گھما کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا دروازے کے باہر کیپٹن سریلش جو دونوں ہاتھ پشت پر باندھے انتہائی بے چینی اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

عمران کو کیبن سے باہر آتے دیکھ کر وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ ابھی وہ عمران کی طرف بڑھا تھا کہ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ عمران نے جس جیپ کے نیچے تھری ایم ایم میگا پاور بم لگا رکھا تھا وہ یکلخت پھٹ پڑا تھا۔ دھماکے سے نہ صرف وہ جیپ جس کے نیچے بم لگا ہوا تھا بلکہ اس کے اردگرد موجود باقی جیپیں بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئی تھیں۔ زور دار دھماکے نے جیسے بیس کیمپ کے اندر آگ کا طوفان سا پیدا کر دیا تھا۔ زمین اس بری طرح سے ہلی تھی کہ وہاں موجود سب افراد اچھل اچھل کر نیچے گر گئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہاں کوئی کچھ سمجھتا اچانک بیس کیمپ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ اور بموں کے خوفناک دھماکوں سے

گونجنا شروع ہو گیا۔

زور دار دھماکے کی وجہ سے عمران کی طرف بڑھتا ہوا کیپٹن سریلش بھی اچھل کر اس کے قریب آ گرا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران کی ٹانگ حرکت میں آئی اور ٹھیک کیپٹن سریلش کے سر پر پڑی۔ کیپٹن سریلش کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ وہیں لمبا ہوتا چلا گیا۔

عمران کو کیپٹن سریلش پر حملہ کرتے دیکھ کر سامنے موجود چند مسلح افراد جو زمین پر گرے ہوئے تھے فوراً اپنی مشین گنیں سنبھال کر اٹھے اور انہوں نے عمران پر فائرنگ کر دی لیکن عمران اس وقت تک اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا۔ گولیاں عمران کے نیچے سے نکل کر اس کیبن کے دروازے پر پڑیں جس سے عمران باہر آیا تھا۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد اٹھ کر عمران پر ایک بار پھر فائرنگ کرتے عمران نے ہوا میں چھلانگ لگاتے ہوئے قلابازی کھائی اور قلابازی کھاتے ہوئے اس نے منی میزائل گن کا رخ ان مسلح افراد کی طرف کرتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔ میزائل گن سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے مسلح افراد کی طرف گیا۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد میزائل سے خود کو بچاتے میزائل ٹھیک ان کے قریب جا کر پھٹا اور مسلح افراد کے ٹکڑے اُڑتے نظر آئے۔

عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہوا اور پیروں کے بل زمین پر آ گیا۔ اسی لمحے دائیں طرف سے اس پر مشین گن کا برسٹ فائر

ہوا۔ گولیاں عمران کے سر کے اوپر سے گزر گئیں۔ عمران فوراً نیچے جھکا اور تیزی سے اس طرف پلٹا جس طرف سے اس پر برسٹ مارا گیا تھا۔ اس طرف سے مزید چار مسلح افراد اس پر فائرنگ کرتے ہوئے بھاگتے چلے آ رہے تھے عمران نے تیزی سے اپنا جسم گھمایا اور ان کا نشانہ لیتے ہوئے ان پر بھی منی میزائل فائر کر دیا۔ میزائل دیکھ کر مسلح افراد نے دائیں بائیں چھلانگیں لگائیں لیکن ان کی چھلانگیں میزائل کی رفتار سے زیادہ تیز نہیں تھیں۔ میزائل چھلانگ لگانے والے ایک آدمی سے ٹکرایا اور بلاسٹ ہو گیا جس کے ساتھی اس کے ساتھیوں کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے تھے۔ ان افراد کو نشانہ بناتے ہی عمران تیزی سے اٹھا اور دائیں طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس نے بھاگتے ہوئے اپنی دوسری جیب سے مشین پسٹل بھی نکال لیا تھا۔ جیسے ہی اسے کوئی مسلح آدمی دکھائی دیتا وہ اس پر یا تو مشین پسٹل سے فائر کھول دیتا یا پھر ان پر منی میزائل فائر کر دیتا۔

بیس کیمپ میں اس وقت جیسے قیامت کا سا سماں تھا۔ ہر طرف سے فائرنگ کے ساتھ تیز اور زور دار دھماکے ہو رہے تھے۔ جگہ جگہ آگ لگی ہوئی تھی اور دھویں کے بادل آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران کی طرح اس کے ساتھی بھی منی میزائل گنوں اور مشین پسٹلز سے دشمنوں پر ٹوٹے پڑ رہے تھے اور انہیں کسی بھی طرح سے سنبھلنے کا موقع نہیں دے رہے تھے۔ دشمنوں کی تعداد کم نہیں تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے

اچانک اور تیز رفتار حملوں نے انہیں بری طرح سے بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح چیختے چلاتے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ عمران کے ساتھیوں نے سرچ ٹاور سمیت وہاں موجود بکتر بند گاڑیوں، جیپوں اور ٹرکوں کو بھی بموں اور میزائلوں سے اُڑا دیا تھا۔ اب وہ بیرکوں کی طرف دوڑتے پھر رہے تھے اور اپنے تھیلوں سے بم نکال کر انہیں تباہ کرتے جا رہے تھے۔

بیس کیمپ میں دو گن شپ ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے۔ اس سے پہلے کہ گن شپ ہیلی کاپٹر وہاں سے بلند ہوتے جولیا نے اس طرف جاتے ہی منی میزائل گن سے دونوں ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر دیا جس سے بیس کیمپ میں اور زیادہ تباہی پھیلنی شروع ہو گئی تھی کیونکہ ہیلی کاپٹروں میں بم اور میزائل تھے جو ہیلی کاپٹروں کے تباہ ہوتے ہی پھٹ پڑے تھے اور ان کا ملبہ دور دور تک پھیل گیا تھا۔

عمران برق رفتاری سے دوڑتا ہوا شمالی حصے میں موجود ایک بڑے کیبن کی طرف جا رہا تھا جہاں اس کے اندازے کے مطابق بیس کیمپ کا کنٹرول روم ہو سکتا تھا۔ بہت سے فوجیوں نے خصوصی طور پر اس کیبن کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا جیسے وہ دشمنوں کو اس کیبن کی طرف آنے سے ہر صورت میں روکنا چاہتے ہوں۔

عمران کو دوڑ کر اس طرف آتے دیکھ کر فوجیوں نے اس کی طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ عمران نے دوڑتے دوڑتے چھلانگ لگائی اور پھر وہ مشین پسٹل اور میزائل گن ہاتھوں میں لئے

ہاتھوں اور پیروں کے بل قلابازیاں کھاتا ہوا اس بڑے کیبن کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ قلابازی کھاتے ہوئے وہ جیسے ہی سیدھا ہوتا اس کے ہاتھوں میں موجود منی میزائل گن اور مشین پسٹل شعلے اگل دیتے اور کیبن کے پاس کھڑے افراد اچھل اچھل کر گرتے اور ان کے ٹکڑے بکھر جاتے۔ جولیا نے عمران کو اس کیبن کی طرف جاتے دیکھا تو وہ بھی تیزی سے عمران کی مدد کے لئے اس کی طرف دوڑی۔ عمران نے کیبن کے سائیڈ پر موجود دروازے کو منی میزائل گن سے نشانہ بنانا چاہتا تو اچانک سائیڈ دیوار کے پیچھے سے دو مسلح افراد نکلے اور انہوں نے عمران پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ عمران اچھلا اور ہوا میں قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔ اسے ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر فوجیوں نے مشین گنوں کو اوپر اٹھایا اور اس پر مسلسل فائرنگ کرتے چلے گئے۔ یہ دیکھ کر جولیا اچھلی اور سائیڈ کے بل چھلانگ لگاتی ہوئی ان مسلح افراد کی طرف بڑھی۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن گرجی اور دونوں مشین گن بردار چیختے ہوئے اچھل اچھل کر گرے اور تڑپ تڑپ کر وہیں ہلاک ہو گئے۔

جولیا پہلو کے بل زمین پر گری تھی۔ زمین پر گرتے ہی وہ تیزی سے کروٹیں بدلتی چلی گئی کیونکہ دوسری دیوار کے پیچھے سے مزید چار مسلح افراد نکل کر اس طرف آ گئے تھے اور انہوں نے جولیا کو دیکھتے ہی اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔

عمران نے خود پر فائرنگ کرنے والے دونوں افراد کو جولیا کی

گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ لیا تھا۔ وہ قلابازی کھاتا ہوا پیروں کے بل نیچے آیا اور اس نے برق رفتاری سے اپنا جسم ایڑی کے بل گھماتے ہوئے منی میزائل گن کا رخ ان افراد کی طرف کرتے ہوئے بٹن پریس کر دیا جو جولیا پر فائرنگ کر رہے تھے۔ منی میزائل ان افراد کے قریب پھٹا اور ان کے جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فضا میں بکھرتے چلے گئے۔

ان افراد کو ہلاک ہوتے دیکھ کر عمران تیزی سے سیدھا ہوا اور کیبن کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ عمران نے میزائل مار کر کیبن کا دروازہ تباہ کیا اور تیزی سے اس طرف بھاگا۔

”تم باہر کا دھیان رکھو۔ میں اندر دیکھتا ہوں“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور چھلانگیں لگاتا ہوا کیبن میں داخل ہو گیا۔ کیبن میں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ وہاں کئی افراد تھے جو ان مشینوں پر کام کر رہے تھے۔ مشینوں پر سکرینیں بھی لگی ہوئی تھیں۔ سکرینیں روشن تھیں جن پر عمران کو اپنے ساتھی دوڑتے بھاگتے دکھائی دے رہے تھے اور مشین مین ان افراد کو ٹارگٹ کرنے کے لئے بیس کیمپ کے خفیہ حصوں سے فائرنگ کر رہے تھے لیکن عمران کے ساتھی نہ صرف خود کو خفیہ مشین گنوں سے بچا رہے تھے بلکہ انہیں جہاں خفیہ مشین گنوں کی موجودگی کا پتہ چلتا تھا وہ منی میزائل سے اسے اڑا دیتے تھے۔ ایک سکرین پر ایک

آدمی خفیہ میزائل لانچر سے اس کے ساتھیوں کو میزائلوں سے نشانہ بنانے کے لئے ٹارگٹ کر رہا تھا۔ دھماکے سے دروازہ اُڑتے دیکھ کر وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے تھے اور پھر ان کی نظریں جیسے ہی عمران پر پڑیں ان میں سے دو افراد تیزی سے مشینوں کی سائیڈوں پر رکھی ہوئی مشین گنوں کی طرف جھپٹے لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گنیں اٹھاتے عمران نے مشین پسٹل سے ان پر فائرنگ کر دی اور وہ دونوں چیختے ہوئے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے وہیں ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ باقی مشین مین اسے فائرنگ کرتے دیکھ کر فوراً مشینوں کی آڑ میں ہو گئے تھے۔

عمران آگے بڑھا اور اس نے منی میزائل گن کا رخ اس مشین کی طرف کیا جس سے اس کے ساتھیوں کو میزائل سے نشانہ بنانے کی تیاری کی جا رہی تھی۔ دوسرے لمحے منی میزائل، گن سے نکل کر اس مشین سے ٹکرایا اور کمرہ زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ ہر طرف مشین کے پرزے بکھر گئے تھے۔ عمران نے وہاں موجود دوسری مشینوں کو بھی منی میزائل گن سے تباہ کیا اور پھر اس نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کیبن کی چھت کی طرف ایک میزائل فائر کیا اور تیزی سے کیبن سے نکل گیا۔ میزائل کیبن کی چھت سے ٹکرایا اور دھماکے سے پھٹ گیا جس کے نتیجے میں کیبن کی چھت نیچے آ گری اور کیبن مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

"میرا خیال ہے اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ہم نے

یہاں خاصی تباہی پھیلا دی ہے اور یہاں چند ہی افراد باقی بچے ہیں جنہوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں"...... جولیا نے عمران کو کیبن سے باہر نکلتے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بلاؤ سب کو اور دیکھو اگر ایک دو جیپیں تباہ ہونے سے بچ گئی ہوں تو انہیں لے کر یہاں سے نکل چلتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

مون نائٹ کلب کے وسیع وعریض ہال میں زیادہ رش نہیں تھا۔
وہاں اکا دکا میزیں ہی آباد دکھائی دے رہی تھیں جہاں شراب کے
جام چھلکائے اور چڑھائے جا رہے تھے۔
شراب سرو کرنے والے ویٹر بھی بار کے پاس خاموش کھڑے
تھے۔ دائیں طرف چند میزیں جن پر کچھ بدمعاش ٹائپ افراد بیٹھے
ہوئے تھے وہ شراب پینے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں مصروف
تھے اور بات بات پر زور زور سے قہقہے لگا رہے تھے۔
بار کے پیچھے ایک بار ٹینڈر موجود تھا جس کا نام آندرے تھا۔
آندرے بے حد پریشان اور الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے
پاس چونکہ کوئی آرڈر نہیں تھا اس لئے وہ ایک اونچے سٹول پر بیٹھا
تھا اور اس کی نظریں بار بار ہال کے آخری سرے پر موجود ایک
شخص کی طرف اٹھ رہی تھیں جو شکل وصورت سے انتہائی تھرڈ کلاس
بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس شخص کے سر کے بال بے تحاشا

بڑھے ہوئے تھے اور اس کی بڑی بڑی مونچھوں نے اس کے
ہونٹوں کو چھپا رکھا تھا۔ وہ ایک ادھیڑ عمر شخص تھا۔ جس کی آنکھیں
انتہائی سرخ تھیں جیسے اس نے بے تحاشہ پی رکھی ہو۔ اس کے
سامنے شراب کی کئی بوتلیں کھلی ہوئی پڑی تھیں اور اس کے ہاتھوں
میں ایک گلاس تھا جو آدھے سے زیادہ شراب سے بھرا ہوا تھا جس
کے وہ آہستہ آہستہ اور بے حد چھوٹے چھوٹے سپ لے رہا تھا۔
اس شخص کی نظریں بھی بار بار آندرے کی طرف اٹھ رہی تھیں۔
آندرے سے جب اس شخص کی نظریں ملتیں تو آندرے بڑے
بوکھلائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیتا۔ وہ اس
شخص کے ساتھ ساتھ بار بار کلب کے داخلی دروازے کی طرف بھی
دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی خاص ہستی کی آمد کا منتظر ہو۔
بڑے بالوں اور بڑی مونچھوں والے شخص کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔
وہ آندرے کی طرف بڑی غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ چند
لمحے گلاس میں موجود شراب کے سپ لیتا رہا پھر اس نے اشارے
سے بار کے پاس کھڑے ایک ویٹر کو بلایا۔ اس کا اشارہ دیکھ کر ویٹر
تیر کی طرح اس کی طرف بڑھا۔
"یس سر"...... ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"نانسنس۔ آندرے جس طرح سے بوکھلایا اور ڈرا ہوا ہے اس
سے ہمارا سارا بنا بنایا کھیل بگڑ سکتا ہے۔ اس سے جا کر کہو کہ وہ خود
کو سنبھالے ایسا نہ ہو کہ مجھے غصہ آ جائے اور میں اسے یہیں اپنے

ہاتھوں سے شوٹ کر دوں''...... اس شخص نے ویٹر سے مخاطب ہو کر دھیمی مگر انتہائی غصیلی آواز میں کہا۔

''یس سر۔ میں اسے سمجھا دیتا ہوں''...... ویٹر نے اسی طرح سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس سے کہو کہ میری نظریں اسی پر ہیں اگر اس نے کوئی چال چلنے کی کوشش کی تو اس کا انجام عبرتناک ہو گا۔ شاگل ہر بات برداشت کر سکتا ہے لیکن کوئی اسے دھوکہ دے یا اس کے احکامات نہ مانے تو پھر وہ اسے کسی بھی صورت میں نہیں بخشتا''...... اس شخص نے کہا جو شاگل تھا اور مخصوص میک اپ میں وہاں موجود تھا اور اس کے پاس جو ویٹر موجود تھا وہ راجیش تھا جو اس کا نمبر ٹو تھا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ اس نے اگر کوئی غلط حرکت کی پھر میں اسے خود ہی سنبھال لوں گا''...... راجیش نے کہا۔

''جاؤ۔ وقت ہو گیا ہے۔ وہ آنے ہی والی ہو گی''...... شاگل نے کہا تو راجیش نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بار کے پاس جا کر وہ آندرے کو مخاطب کر کے اسے شاگل کی بتائی ہوئی باتیں بتانے لگا جنہیں سن کر آندرے نے خوفزدہ ہو کر اثبات میں سر ہلایا اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

شاگل نے ہال کی دو مختلف سائیڈوں پر بیٹھے ہوئے دو بدمعاش ٹائپ افراد کی طرف دیکھا جو بدستور اس کی طرف دیکھ رہے تھے

شاگل نے انہیں مخصوص انداز میں اشارے کرنے شروع کر دیئے جسے دیکھ کر ان دونوں بدمعاشوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ داخلی دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اور اس کے ساتھ ایک نوجوان اندر داخل ہوئے۔ نوجوان شکل و صورت سے کوئی چھٹا ہوا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا جبکہ اس کے ساتھ آنے والی لڑکی بے حد حسین اور شوخ و شنگ دکھائی دے رہی تھی۔ ان دونوں کی جوڑی بے حد عجیب اور بے ڈھنگی سی دکھائی دے رہی تھی لیکن چونکہ کلب میں ایسے افراد کی کوئی کمی نہیں تھی اس لئے کسی نے ان پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔

نوجوان جوڑا آپس میں خوش گپیاں کرتا ہوا اس طرف بڑھتا آیا جہاں شاگل ایک الگ تھلگ ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا اور پھر وہ شاگل سے کچھ فاصلے پر موجود ایک ٹیبل پر بیٹھ گئے۔ چونکہ وہ جوڑا تھا اس لئے شاگل نے ان کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔ راجیش نے اسے بتایا تھا کہ پاور گرل وہاں اکیلی ہی آتی تھی اس لئے وہ اسی کے انتظار میں تھا جس کے لئے اس نے کلب میں موت کا جال پھیلا رکھا تھا۔

شاگل کسی صورت یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پاور گرل اس کلب میں ایک عام لڑکی کی حیثیت سے آتی تھی جسے اگر کلب میں موجود غنڈے ہلاک بھی کر دیتے تو کوئی اس پر واویلا نہیں مچا سکتا تھا۔ شاگل اس الزام سے قطعی بری الذمہ ہوتا کہ نہ وہ اس

کلب میں آتا ہے اور نہ ہی اِسے اس بات کا علم تھا کہ پاور گرل مخصوص ڈرنک کے لئے اس کلب میں میک اپ کر کے آتی ہے۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک شاگل نے داخلی دروازے سے ایک نوجوان لڑکی کو اندر آتے دیکھا۔ لڑکی انتہائی حسین تھی اور اس نے شوخ سرخ سکرٹ پہن رکھی تھی۔ وہ اکیلی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ہینڈ بیگ تھا اور اس کی آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگا ہوا تھا۔

شاگل نے فوراً آندرے کی طرف دیکھا۔ وہ بھی اسی لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی ایک خالی میز کی طرف بڑھی اور اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھا اور یوں سر کھجانے لگی جیسے اس کے سر میں خارش ہو رہی ہو۔ اسے سر کھجاتے دیکھ کر شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس نے ہیڈ کوارٹر میں آندرے کی زبان کھلوا لی تھی۔ جس نے شاگل کے سامنے ہر بات آسانی سے اگل دی تھی۔ اس نے شاگل کو بتایا تھا کہ وہ یہ تو نہیں جانتا کہ وہ لڑکی کون ہے لیکن اسے مینجر نے خصوصی طور پر ہدایات دے رکھی ہیں کہ کلب میں جب بھی کوئی لڑکی آ کر اسے سر کھجانے کے انداز میں اشارہ کرے تو وہ اس لڑکی کو کلب کی سب سے پرانی اور سپیشل شراب بلیک ڈرنک سرو کرے۔

آنے والی لڑکی نے بھی بارٹینڈر کی طرف دیکھ کر اسی انداز میں سر کھجایا تھا جس کے بارے میں آندرے نے شاگل کو بتایا تھا۔

شاگل نے آندرے کی طرف دیکھا تو آندرے نے اس کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کا اشارہ دیکھ کر شاگل کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے کچھ فاصلے پر بیٹھے ان دو بدمعاشوں کی طرف دیکھا جسے اس نے اشارے کئے تھے۔ دونوں بدمعاش اب بھی اسی کی طرف متوجہ تھے۔

شاگل نے انہیں اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہی وہ لڑکی ہے جسے انہیں ٹارگٹ کرنا ہے۔ شاگل کا اشارہ دیکھتے ہی دونوں بدمعاش ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا ان دونوں بدمعاشوں نے برق رفتاری سے اپنی جیبوں سے مشین پسٹل نکالے اور ان کے رخ سرخ سکرٹ والی لڑکی کی طرف کر دیئے۔ دوسرے لمحے ہال مشین پسٹلز کی تیز تڑتڑاہٹوں اور لڑکی کی تیز اور انتہائی ہولناک چیخوں سے گونج اٹھا اور لڑکی کا جسم مکھیوں کا چھتہ بنتا چلا گیا۔ لڑکی کرسی سے اچھل کر زمین پر گری اور تڑپ تڑپ کر فوراً ساکت ہو گئی۔

فائرنگ کی آواز سن کر اور لڑکی کو گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ کر وہاں موجود تمام افراد بوکھلا کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور پھر جیسے ہال میں ہڑبونگ سی مچ گئی۔ جس کا جہاں سینگ سما رہا تھا بھاگا جا رہا تھا۔ لڑکی پر فائرنگ کرنے والے بدمعاش فائرنگ کرتے ہوئے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھے جیسے وہ ٹارگٹ ہٹ کر

کے وہاں سے نکل جانا چاہتے ہوں لیکن ابھی وہ دروازے کی طرف گئے ہی تھے کہ ہال میں یکے بعد دیگر دو فائر ہوئے اور دونوں بدمعاش چیختے ہوئے اچھل اچھل کر نیچے گرے اور ساکت ہوتے چلے گئے۔

شاگل جو لڑکی کو گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ کر اب اطمینان سے بیٹھا انتہائی زہریلے انداز میں مسکرا رہا تھا ان دو بدمعاشوں دروازے کے قریب گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگا جیسے اس بات کا اندازہ لگانے کی کوشش رہا ہو کہ ان بدمعاشوں پر کس نے فائرنگ کی تھی۔ لڑکی کے آنے سے پہلے جو جوڑا پہلے ہال میں آیا تھا وہ بھی اپنی کرسیوں کے پا اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ پھر اچانک لڑکی مڑی اور تیز تیز چلتی ہ شاگل کی طرف بڑھی۔

لڑکی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر شاگل چونک پڑا اور غور سے ا کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا میں دو منٹ آپ کے پاس بیٹھ سکتی ہوں''......لڑکی شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

''کیوں۔ اپنے بوائے فرینڈ کو چھوڑ کر تم میرے پاس بیٹھنا چاہتی ہو''......شاگل نے اسے گھور کر کہا۔

''مجھے آپ سے بات کرنی ہے''......لڑکی نے اسی انداز

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا بات کرنی ہے۔ جاؤ بھاگو یہاں سے۔ دیکھا نہیں یہاں ایک لڑکی کا قتل ہو گیا ہے اور سب یہاں سے بھاگتے پھر رہے ہیں کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا''......شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں مجھے ڈر نہیں لگتا''......لڑکی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ جاؤ۔ میں اپنے ساتھ کسی عورت کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جاؤ بھاگ جاؤ''......شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تھینکس''......لڑکی نے کہا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں شاگل کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی دیدہ دلیری پر شاگل حیران رہ گیا۔ اس نے لڑکی کو وہاں سے بھاگنے کے لئے کہا تھا اور لڑکی تھینکس کہہ کر یوں اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی جیسے شاگل نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دی ہو۔

''یہ تم کیا کر رہی ہو نانسنس۔ میں نے تمہیں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ میں نے کہا ہے جاؤ یہاں سے دفع ہو جاؤ''۔ شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اپنی مرضی سے بیٹھی ہوں اور اب اپنی مرضی سے ہی یہاں سے اٹھوں گی۔ اگر تمہیں میرے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں ہے تو جاؤ کسی اور ٹیبل پر جا کر بیٹھ جاؤ۔ تمہاری جگہ میں اپنے ساتھی کو یہاں بلا لیتی ہوں''......لڑکی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو

شاگل نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔

"ٹھیک ہے۔تم بیٹھو یہاں۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ میں ہی یہاں سے چلا جاتا ہوں"......شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔تمہارا کام ابھی ختم نہیں ہوا ہے شاگل۔ اس لئے تم اپنا کام ادھورا چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو"......لڑکی نے اچانک بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی آواز سن کر شاگل یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں کے پاس طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔کون ہو تم"......شاگل نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہی جس کی ہلاکت کی پلاننگ کر کے تم یہاں تماشہ دیکھنے آئے تھے"......لڑکی نے اسی اطمینان بھرے انداز میں کہا تو شاگل کو اپنے دماغ میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

"ہلاکت۔ پلاننگ۔ وہاٹ نانسنس۔ یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو۔کون ہو تم"......شاگل نے دہاڑتے ہوئے کہا۔

"پاور گرل"......لڑکی نے کہا تو شاگل یکلخت اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر لڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔

"پاور گرل۔کون پاور گرل۔ میں کسی پاور گرل کو نہیں جانتا۔لگتا ہے تم دماغی طور پر کھسکی ہوئی ہو۔ اوکے تم بیٹھو یہاں۔ میں جا رہا ہوں"...... شاگل نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شدید پریشانی اور گھبراہٹ کا عنصر صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"بیٹھو۔ ورنہ جس طرح میرے ساتھیوں نے تمہارے دو ٹاپ شوٹرز کو ہلاک کیا ہے اسی وہ تمہیں بھی ہلاک کر سکتے ہیں۔ یہاں اگر تمہارے آدمی موجود ہیں تو میں بھی یہاں اکیلی نہیں ہوں۔ سمجھے تم"...... اس بار لڑکی نے غرا کر کہا اور شاگل ٹھٹھک گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے وہاں موجود کئی ویٹرز ایسے دکھائی دیئے جن کے ہاتھ جیبوں میں تھے اور وہ اسے ہی گھور رہے تھے۔ اسی طرح لڑکی کے ساتھ آنے والے بدمعاش ٹائپ نوجوان کی نظریں بھی شاگل پر ہی مرکوز تھیں۔

"گھبراؤ نہیں۔ جب تک تم اور تمہارے آدمی کوئی غلط حرکت نہیں کریں گے میرے آدمی کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ اس وقت مجھ سے بات کرنے میں ہی تمہاری بھلائی ہے"...... پاور گرل نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو شاگل چند لمحے پریشانی اور گھبراہٹ زدہ نظروں سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن فوراً منہ بند کر لیا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"گڈ شو۔تم اتنے بھی نانسنس نہیں ہو جتنا میں نے تمہارے بارے میں سنا تھا"...... پاور گرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم پاور گرل ہو تو یہ کون تھی جسے غنڈوں نے نشانہ بنایا تھا"...... شاگل نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"ایک کال گرل جسے میرے آدمیوں نے میری مخصوص میز پر بیٹھنے اور میرے مخصوص انداز میں آندرے کو اشارہ کرنے کے لئے

ہائر کیا تھا“...... پاورگرل نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تمہیں معلوم تھا کہ یہاں تم شکار بننے والی ہو“۔ شاگل نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ تم نے مجھے ہلاک کرنے کے لئے یہاں جو جال پھیلایا تھا میں نے بھی تمہیں پھنسانے کے لئے پلاننگ کر لی تھی تاکہ جوڑ برابر کا رہے“...... پاورگرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب کیا چاہتی ہو تم“...... شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”پہلے تم بتاؤ۔ کیا تم مجھ سے صرف اسی بات کا بدلہ لینا چاہتے ہو کہ میں نے چیف سیکرٹری کے سامنے تمہاری بے عزتی کی تھی یا کوئی اور وجہ ہے“...... پاورگرل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ میں تم سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ تمہیں ہلاک کرنے کا مجھے دوہرا فائدہ تھا۔ ایک تو تمہاری موت سے میرا بدلہ پورا ہو جاتا اور دوسرا چیف سیکرٹری صاحب نے تمہیں جس ہارڈ سیکشن کی حفاظت کی ذمہ داری تھی اس کا کنٹرول بھی میرے ہاتھوں میں آ جاتا“...... شاگل نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے پرائم منسٹر ہاؤس کے خفیہ ریکارڈ روم سے ہارڈ سیکشن کا نقشہ کیوں حاصل کیا تھا“۔ پاورگرل نے پوچھا تو شاگل ایک بار پھر چونک پڑا۔

”تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں نے پرائم منسٹر ہاؤس سے ہارڈ سیکشن کا نقشہ حاصل کیا ہے“...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پرائم منسٹر کا ملٹری سیکرٹری کرنل جے کشن کسی ضروری کام کے لئے سٹرانگ روم گیا تھا تو اسے وہاں وہ کیبن کھلا ہوا ملا تھا جس میں ہارڈ سیکشن کا نقشہ موجود تھا۔ کرنل جے کشن نے جب کیبن کو چیک کیا تو اسے وہاں پر چند ایسے نشان ملے تھے جن سے پتہ چلتا تھا کہ ہارڈ سیکشن کے نقشے کو نہ صرف کیبن سے نکالا گیا تھا بلکہ اس کی کاپی بھی بنائی گئی تھی۔ نقشہ چونکہ مخصوص پیپر پر پرنٹ تھا اس لئے جیسے ہی اس کی کاپی کی جاتی تھی اس پر نشان بن جاتے تھے جس سے پتہ چل سکتا ہے کہ اس پیپر سے نئے پرنٹ لئے گئے ہیں۔ کرنل جے کشن بے حد پریشان تھا کہ ہارڈ سیکشن کے نقشے کے پرنٹ بنائے گئے ہیں۔ سٹرانگ روم کی تمام ذمہ داری چونکہ اس کے پاس تھی اس لئے وہ پریشان تھا کہ اگر اس بات کا پرائم منسٹر صاحب کو علم ہوگیا تو اس کا کورٹ مارشل بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس نے پرائم منسٹر کی غیر موجودگی میں مدد کے لئے مجھے وہاں بلایا تھا۔ سٹرانگ روم میں خفیہ کیمرے لگے ہوئے تھے لیکن ان کیمروں میں ایسی کوئی فوٹیج نہیں تھیں جس سے پتہ چل سکتا ہو کہ سٹرانگ روم میں کون آیا تھا اور اس نے کیبن کھول کر نقشہ نکالا تھا اور پھر اس نقشے کے پرنٹ بنائے گئے تھے۔ وہاں سے نقشہ حاصل

کرنے والے شخص نے سٹرانگ روم میں جانے سے پہلے تمام کیمرے کچھ دیر کے لئے آف کر دیئے تھے۔

میں نے جب کرنل جے کشن سے پوچھا کہ اس کے علاوہ سٹرانگ روم میں کون آ جا سکتا ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ پرائم منسٹر کا ایک مشیر دیوندر ہے جو سٹرانگ روم کے تمام کوڈز جانتا ہے اور وہ بھی اس کی غیر موجودگی میں پرائم منسٹر کے لئے سٹرانگ روم سے ضرورت کا مواد نکال سکتا ہے۔ چونکہ کرنل جے کشن پروٹوکول کے تحت اس مشیر سے بات نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے مجھ سے کہا کہ میں اس بات کی تحقیق کروں کہ سٹرانگ روم میں کون آیا تھا اور کس نے نقشہ نکال کر اس کے پرنٹ بنائے تھے۔ میں فوراً دیوندر کے پاس پہنچ گئی۔ جب میں نے اس پر الزام عائد کیا کہ وہ سٹرانگ روم میں گیا تھا اور اس نے سٹرانگ روم کے کیبن سے ہارڈ سیکشن کا نقشہ نکال کر اسے کاپی کیا ہے تو وہ پہلے تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگا لیکن جب میں نے اس پر اپنے مخصوص حربے استعمال کئے تو اس نے ہر بات کا اقرار کر لیا۔ اس نے یہ بھی اقرار کر لیا تھا کہ اس نے تمہارے لئے وہ نقشہ حاصل کیا ہے اور اس نقشے کی کاپی کے بدلے میں تم نے اسے بڑا معاوضہ بھی دیا ہے جو اس کے اکاؤنٹ میں منتقل ہو چکا ہے"۔ پاور گرل نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو شاگل نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔

"اس نے اپنی جان بچانے کے لئے تم سے جھوٹ بولا ہوگا۔

مجھے ہارڈ سیکشن کے نقشے سے کیا مطلب ہو سکتا ہے"...... شاگل نے سخت لہجے میں کہا وہ کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف تھا وہ بھلا آسانی سے اتنی بڑی بات کیسے مان سکتا تھا۔ اس کا جواب سن کر پاور گرل کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

"تم نے ہر معاملے میں احتیاط سے کام لیا تھا شاگل لیکن جلد بازی میں تم ایک غلطی کر گئے تھے۔ تم نے دیوندر کے اکاؤنٹ میں جو رقم ٹرانسفر کرائی ہے وہ تمہارے ہی اکاؤنٹ سے ٹرانسفر ہوئی ہے"...... پاور گرل نے کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ واقعی پاور گرل کو ہلاک کرنے میں اس قدر بے تاب اور جنونی ہو گیا تھا کہ اس سے کئی اقدام جلد بازی کے تحت غلط ہو گئے تھے جو اس کے خلاف جاتے تھے۔

"ہونہہ۔ میں نے اس سے قرض لیا تھا۔ وہی قرض میں نے اسے واپس لوٹایا ہے۔ اب تم اسے جس جرم سے بھی منسوب کر لو اس کے لئے میں کیا کر سکتا ہوں"...... شاگل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تو پاور گرل بے اختیار ہنس پڑی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لیتی ہوں۔ اب بتاؤ کیا تم اب بھی مجھے ہلاک کرنے پر بضد ہو"...... پاور گرل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جب تک میں تم سے اپنی بے عزتی کا بدلہ نہیں لے لیتا اس وقت تک میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ میرا ایک منصوبہ ناکام

ہوا ہے تو کیا ہوا۔ میں پھر کوشش کروں گا اور اگر پھر بھی ناکام رہا تو
میں اور کوششیں کروں گا۔ میری کوششیں اس وقت تک جاری رہیں
گے جب تک میں تمہیں ہلاک نہیں کر دیتا''...... شاگل نے اپنے
مخصوص لہجے میں کہا۔
''تم لاکھ کوششیں کر لو شاگل۔ ہلاک کرنا تو ایک طرف تم مجھے
معمولی سا بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ میں چاہوں تو جس طرح
تم نے اس کلب میں مجھے عام لڑکی کے طور پر ہلاک کرانے کی
سازش کی تھی اسی طرح میں بھی تمہیں گولی مار کر یہاں سے نکل سکتی
ہوں کیونکہ تم یہاں شاگل کے روپ میں نہیں بلکہ ایک تھرڈ کلاس
غنڈے کے روپ میں ہو لیکن میں ایسا نہیں کرنا چاہتی۔ میں اس
لڑائی کو طول دے سکتی ہوں لیکن یہ بھی سوائے حماقت کے اور کچھ
نہیں ہو گا اس لئے میں چاہتی ہوں کہ تم مجھ سے صلح کر لو اور
میرے لئے اپنے دل سے دشمنی نکال دو۔ میں تمہاری طرف خیر
سگالی کے طور پر دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہوں اسے تھام لو۔ ہم دونوں
مل کر بھی تو کام کر سکتے ہیں کیونکہ ہم جتنا بھی ایک دوسرے کو نیچا
دکھانے کی کوشش کریں گے اس سے کوئی تیسرا فائدہ اٹھا سکتا ہے
اور ہماری لڑائی کا کوئی اور فائدہ اٹھائے یہ تم بھی منظور نہیں کرو گے
اور میں بھی نہیں''...... پاور گرل نے سنجیدگی سے کہا۔
''ہونہہ۔ صاف کیوں نہیں کہتی کہ تم میرے اس اقدام سے ڈر
گئی ہو''......شاگل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''چلو یہی سمجھ لو۔ میں ڈر گئی ہوں تم سے اب خوش''...... پاور
ل نے کہا تو شاگل حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ یہ وہی
ر گرل تھی جو پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں چیف
رٹری کے سامنے اس پر طنز کے زہریلے تیر چلانے کا کوئی موقع
ئع نہیں کر رہی تھی اور اب اس کے سامنے یوں بھیگی بلی بن رہی
ی جیسے وہ واقعی شاگل سے ہراساں ہو گئی ہو۔
''نہیں۔ تم نے میری چیف سیکرٹری کے سامنے توہین کی تھی۔
کے لئے جب تک تم مجھ سے معافی نہیں مانگو گی میں تمہیں
اف نہیں کروں گا''...... شاگل نے اکڑ کر کہا تو پاور گرل ایک
ل سانس لے کر رہ گئی۔
''دیکھو شاگل۔ اب تم حد سے بڑھ رہے ہو۔ میں نے تم سے
ا ہے نا کہ میں بلا وجہ بات نہیں بڑھانا چاہتی۔ اگر تم ایسی بات
و گے تو پھر میں یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤں گی۔ تم یہ بات
ی جانتے ہو کہ پاور گرل کسی کے سامنے نہ تو ہاتھ جوڑتی ہے اور
ی سے شکست تسلیم کرتی ہے۔ اگر یہ معاملہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
نہ ہوتا تو شاید میں تم سے اس طرح بات نہ کر رہی ہوتی بلکہ اس
ت تمہاری لاش میرے قدموں میں پڑی ہوتی''...... پاور گرل
ے قدرے سخت لہجے میں کہا۔
''اس معاملے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ذکر کیسے آ گیا''۔
اگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ میں تمہیں بتاتی ہوں۔ ہارڈ سیکشن ایک ایسا سیکشن ہ
جسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی وقت تباہ کرنے کے لئے یہاں
پہنچ سکتی ہے اسی لئے پرائم منسٹر صاحب نے اس سرکل کی حفاظت
کے سخت ترین اور فول پروف انتظامات کرائے ہیں تاکہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس تو کیا ہارڈ سرکل میں ایک مکھی بھی داخل نہ ہو سکے ا
نہ ہی اسے کسی طریقے سے تباہ کیا جا سکے“...... پاور گرل نے کہا
شاگل بری طرح سے چونک پڑا۔

”لیکن ہارڈ سرکل میں آخر ہے کیا اور وہاں ایسا کیا ہو رہا
جس کے لئے پاکیشیا سیکرت سروس اسے سبوتاژ کرنے کے
یہاں آ سکتی ہے“...... شاگل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”یہ میں نہیں جانتی۔ مجھے ہارڈ سرکل کو باہر سے فول پروف
ناقابل تسخیر بنانے کے احکامات دیئے گئے ہیں۔ ہارڈ سرکل میں
ہے اور وہاں کیا ہو رہا ہے چیف سیکرٹری نے مجھے بھی اس
بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے اور میرے لئے بھی یہ سختی سے احکا
ہیں کہ میں کسی بھی صورت میں ہارڈ سرکل میں داخل نہیں ہو سکتی
نہ ہی مجھے اس بات کی اجازت ہے کہ میں ہارڈ سرکل میں ہ
والی سرگرمیوں کے بارے میں کسی اور ذریعے سے معلومات ح
کرنے کی کوشش کروں“...... پاور گرل نے کہا۔

”ہونہہ۔ میں تو تمہیں ہلاک کرنے کے لئے یہاں آیا تھا
اس طرح میرے سامنے بیٹھ کر یہ مجھے کیوں بتا رہی ہو“......

نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”اس کی وجہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے“...... پاور گرل نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ میں سمجھا نہیں“...... شاگل نے کہا۔

”میں تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتی ہوں شاگل۔ تم انا
پرست انسان ہو اور اپنی انا کی تسکین کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہو۔
تمہیں جس معاملے سے روکا جائے یا ہٹایا جائے تو تم ضد میں آ
جاتے ہو اور جان بوجھ کر ایسے کام کرتے ہو جس سے سوائے
نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے اگر پرائم منسٹر
صاحب کی ایما پر چیف سیکرٹری تمہاری جگہ کافرستان کی کسی اور
ایجنسی کو آگے کرتے ہیں تو تم ان کے خلاف بھی اٹھ کھڑے ہوتے
ہو اور اگر دوسری ایجنسی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پکڑ لے تو تم اپنے
طور پر کارروائی کرتے ہو اور اس ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں گھس کر
انتہائی چالاکی اور عیاری سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو نکال کر لے جاتے
ہو تاکہ ان کی ہلاکت کا کریڈٹ تمہیں مل سکے۔ جب دوسری
ایجنسیوں کو پتہ چلتا ہے تو وہ تمہارے خلاف کارروائیاں کرتی ہیں
اور موقع دیکھ کر وہ تمہاری ناک کے نیچے سے بھی پاکیشیائی ایجنٹوں
کو چھین کر لے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے سے کریڈٹ لینے کے
لئے تم سب آپس میں ہی ایک دوسرے کے خلاف کام کرنا شروع
کر دیتے ہو جس کا عمران اور اس کی ٹیم بھرپور فائدہ اٹھاتی ہے اور

اپنا مشن پورا کر کے تم سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل
جاتی ہے۔ اب جبکہ میرے اور تمہارے درمیان ٹھنی ہوئی ہے۔ ا
تم اپنی انا کے لئے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کر سکتے ہو تو
یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر ہارڈ سیکشن کی تباہی کے
یہاں آئی اور میں نے ان کے خلاف کارروائی کی تو تم اس معا
میں بھی باز نہیں آؤ گے اور مجھے نیچا دکھانے اور خود کریڈٹ
جانے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مجھ سے اور میری فورس
بھی بچانے کی کوشش کرو گے جبکہ میں ایسا نہیں چاہتی۔ میں چا
ہوں کہ اس بار اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ہارڈ سیکشن کی تباہی
لئے یہاں آئے تو وہ یہاں سے زندہ بچ کر نہ جانے پائے۔
کے خلاف تم کارروائی کرو یا میں، ہم دونوں میں سے کوئی ذاتی
کے لئے ایک دوسرے کے آڑے نہ آئے اور نہ ایک دوسر
راستہ کاٹنے کی کوشش کرے۔ اس لئے میں یہاں تم سے مفا
کرنے کے لئے آئی ہوں تاکہ ہم دونوں مل کر لائحہ عمل بنائیں
تمہیں بھی منظور ہو اور مجھے بھی اور ہم دونوں ذاتی اختلاف
بھول کر ملک وقوم کی بھلائی کے لئے کام کر سکیں''...... پاور
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا تم ہارڈ سیکشن کی حفاظت سے خود کو دستبردار
کے مجھے آگے کرنا چاہتی ہو''...... شاگل نے آنکھیں چمکاتے
کہا۔

''نہیں۔ ہارڈ سیکشن کی حفاظت میں ہی کروں گی البتہ میں
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حوالے سے تم سے تعاون کر سکتی ہوں۔ وہ
بھی اگر تم چاہو تو''...... پاور گرل نے کہا۔

''کیسا تعاون''...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''یہ بات طے ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جلد ہی ہارڈ سیکشن کو
ٹارگٹ کرنے کے لئے کافرستان آئے گی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
ہارڈ سیکشن تک پہنچنے سے روکنے کی تمام ذمہ داری تمہاری ہو گی۔
اس کے لئے میں تمہارے آڑے نہیں آؤں گی۔ تم پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو اور انہیں کس طریقے سے آگے
بڑھنے سے روکتے ہو اس پر بھی میں تم سے کوئی بحث نہیں کروں گی
بلکہ میں اس وقت تک اس معاملے میں خاموش رہوں گی جب تک
پاکیشیا سیکرٹ سروس ہارڈ سیکشن کے نزدیک نہیں آ جاتی۔ اگر عمران
اور اس کے ساتھی ہارڈ سیکشن کے نزدیک پہنچ گئے تو پھر ان کے
معاملے سے تمہیں پیچھے ہٹنا ہو گا۔ ہارڈ سیکشن کو تباہ کرنے سے انہیں
کیسے روکنا ہے اور ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے پھر یہ سب
میری منشاء سے ہو گا۔ بولو منظور ہے''...... پاور گرل نے کہا۔

''اگر میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہارڈ سیکشن کے پاس جانے
سے پہلے ہی انہیں ان کے انجام تک پہنچا دوں تو''...... شاگل نے
اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے کہا تو ہے کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس ہارڈ

سیکشن سے دور رہے گی میں نہ ان کے آڑے آؤں گی اور نہ تمہارے“...... پاور گرل نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تم مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کا موقع دینا چاہتی ہو“...... شاگل نے کہا۔

”ہاں۔ تاکہ ان کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے خلاف کارروائیاں نہ کر سکیں اور وہ اس موقع کا فائدہ نہ اٹھا سکیں“۔ پاور گرل نے کہا۔

”کیا اس بات کی اجازت پرائم منسٹر صاحب دے دیں گے“۔ شاگل نے پوچھا۔

”پرائم منسٹر صاحب سے اس معاملے میں، میں خود بات کر لوں گی اور میں انہیں قائل کر لوں گی کہ تم چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراتے رہتے ہو اس لئے انہیں ہارڈ سیکشن تک پہنچنے سے روکنے کے لئے تمام اختیارات تمہیں دے دیئے جائیں تاکہ تم ان کے خلاف مؤثر اور بھرپور کارروائی کر سکو“...... پاور گرل نے کہا۔

”ہونہہ۔ کب کرو گی تم پرائم منسٹر صاحب سے بات“...... شاگل نے پوچھا۔

”تم ڈن کرو۔ میں یہاں سے جاتے ہی سب سے پہلے یہی کام کروں گی“...... پاور گرل نے کہا۔

”او کے۔ اگر تم پرائم منسٹر صاحب سے بات کر کے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کی اجازت دلا دیتی ہو تو میں تم

سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کسی بھی معاملے میں تمہارے آڑے آنے کی کوشش نہیں کروں گا اور نہ ہی میں تم سے کوئی اختلاف کروں گا۔ ہارڈ سیکشن کو کیسے محفوظ بنانا ہے اور تم اس کے لئے کیا کر رہی ہو اس پر بھی میں تم سے کوئی بات نہیں کروں گا“۔ شاگل نے کہا۔

”گڈ شو۔ یہ ہوئی نا بات۔ تو ملاؤ ہاتھ“...... پاور گرل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور فوراً ہاتھ آگے کر دیا۔ شاگل چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے پاور گرل سے ہاتھ ملا لیا۔

”اب میرے اور تمہارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پہلے جو کچھ ہوا ہے اسے بھول جانا ہی ہم دونوں کے لئے اچھا ہو گا“۔ پاور گرل نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے ساتھی ناٹران کے ایک خفیہ ٹھکانے پر موجود تھے اور وہ سب وہاں آرام کر رہے تھے۔ عمران انہیں وہاں ریسٹ کرنے کا کہہ کر ناٹران کے ساتھ نکل گیا تھا اور انہیں گئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن ابھی تک وہ دونوں لوٹ کر نہیں آئے تھے۔

بیس کیمپ کو مکمل طور پر تباہ کر کے وہ دو جیپیں لے کر وہاں سے نکل آئے تھے۔ عمران نے راستے میں سپیشل ٹرانسمیٹر سے ناٹران کو کال کی تھی اور اسے کافرستان میں اپنی آمد کے بارے میں بتا دیا تھا اور عمران نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی اس وقت کہاں ہیں۔

ناٹران انہیں لینے خود وہاں پہنچ گیا تھا۔ وہ بند باڈی کی ایک اسٹیشن ویگن میں آیا تھا اور انہیں اپنے ساتھ لے گیا تھا اور انہیں مختلف علاقوں سے انتہائی احتیاط کے ساتھ گزارتا ہوا لے کر دارالحکومت ایک مخصوص ٹھکانے پر پہنچ گیا۔ عمران نے وہاں کچھ دیر

ریسٹ کیا تھا پھر وہ الگ کمرے میں جا کر ناٹران سے طویل ڈسکس کرتا رہا اور پھر اس کے ساتھ کسی ضروری کام کے لئے نکل گیا۔

جولیا اور اس کے تمام ساتھی چونکہ طویل سفر سے تھکے ہوئے تھے اس لئے وہ سب کمروں میں جا کر سو گئے تھے اور وہ دیر تک سوتے رہے تھے۔ اب انہیں جاگے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن ابھی تک عمران اور ناٹران واپس نہیں آئے تھے۔ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناٹران نے وہاں اپنے چند ساتھیوں کو چھوڑ رکھا تھا جو ان کے لئے کھانا بھی بناتے تھے اور ان کی حفاظت بھی کرتے رہے تھے۔ کھانا کھا کر وہ سب لیونگ روم میں آ گئے تھے۔

”یہ عمران صاحب اور ناٹران آخر گئے کہاں ہیں اور اب تک لوٹے کیوں نہیں“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ ہمیشہ یہی کرتا ہے۔ ہمیں کسی ایک جگہ چھوڑ کر خود نجانے کہاں گدھے کے سینگ کی طرح غائب ہو جاتا ہے“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”اس بار تو ہمیں اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ ہم کافرستان آئے کس مشن پر ہیں۔ نہ چیف نے مشن کی کوئی بریفنگ دی تھی اور نہ ہی عمران صاحب ہمیں کچھ بتا رہے ہیں۔ میری تو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر عمران صاحب نے ناٹان کے علاقے میں موجود

بیس کیمپ پر حملہ کیوں کیا تھا''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ انہوں نے بیس کیمپ کے انچارج کرنل گپتا سے علیحدگی میں طویل مذاکرات کئے تھے۔ ان کی کرنل گپتا سے کیا بات ہوئی تھی اور پھر اس کیبن میں ایسا کیا ہو گیا تھا کہ عمران صاحب نے اچانک ہمیں بیس کیمپ پر اٹیک کرنے کا حکم دے دیا''...... کراسٹی نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''اس بار عمران صاحب واقعی بے حد خاموش ہیں۔ ان میں نہ ہی کسی شرارت کا عنصر دکھائی دیتا ہے اور نہ وہ پہلے جیسے موڈ میں دکھائی دے رہے ہیں۔ میں نے ان کے چہرے پر سوائے پریشانی اور الجھن کے اور کچھ بھی محسوس نہیں کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اب وہ آئے تو میں اس سے پوچھ کر رہوں گی کہ ہم یہاں کرنے کیا آئے ہیں اور وہ یہ سب کیا کرتا پھر رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اب تو وہ تمہاری بھی کسی بات کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اس کی مرضی ہو تو وہ تمہیں بتاتا ہے ورنہ نہیں''...... تنویر نے جولیا کے غصے کو ہوا دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ وہ مجھے بھی بخوبی جانتا کہ جب میں ایک بار اس سے کچھ پوچھنے پر آ جاؤں تو اسے سب کچھ بتانا ہی پڑتا ہے۔ میں نے بھی کیپٹن شکیل کی طرح اس کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے

تاثرات دیکھے ہیں اسی لئے اب تک میں نے اس پر زیادہ زور نہیں دیا ہے۔ اس کے تاثرات سے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ خود وہ بھی اس بات سے انجان ہے کہ وہ کافرستان کس مشن پر آیا ہے اور اس کا اصل ٹارگٹ کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ شاید اسی لئے عمران صاحب اس مشن کو رسکی مشن کہہ رہے تھے''...... صالحہ نے کہا۔

''بیس کیمپ میں آنے کا عمران صاحب کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہو گا اور جس طرح سے انہوں نے کرنل گپتا کو کور کر کے اسے علیحدگی میں بات چیت کرنے پر آمادہ کیا تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم یہاں جس مشن کے لئے آئے ہیں اس کا تعلق ضرور کرنل گپتا سے ہی تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اب اس نے یہ بھی تو نہیں بتایا تھا کہ اس کی اور کرنل گپتا کی کیا بات ہوئی تھی اور کیبن میں کرنل گپتا کا کیا ہوا تھا۔ اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر اتنا ہی کہا تھا کہ معاملہ بگڑ گیا ہے اب ہمیں بیس کیمپ پر حملہ کرنا ہی پڑے گا''...... جولیا نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک ملازم اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر وہ سب خاموش ہو گئے۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر تھا۔

''آپ کے لئے پرنس آف ڈھمپ کی کال ہے''...... ملازم نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے تمام ساتھی چونک پڑے۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ملازم

نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر جولیا کے حوالے کر دیا اور ایک سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔

''تم جاؤ''...... جولیا نے کہا تو ملازم نے اثبات میں سر ہلایا اور پلٹ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''یس ۔ اوور''...... جولیا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے احتیاط کے پیش نظر اپنا نام لینے سے گریز کرتے ہوئے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

''معلوم ہے مجھے۔ یہ بتاؤ تم ہو کہاں اور واپس آنے کی بجائے تم ٹرانسمیٹر پر بات کیوں کر رہے ہو۔ اوور''...... جولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''میں اس وقت نہیں بتا سکتا کہ میں کہاں ہوں۔ تم میری بات دھیان سے سنو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں عجیب سی پریشانی کا عنصر تھا۔

''ہاں بولو۔ میں سن رہی ہوں۔ اوور''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے ان سب نے بھی عمران کی بے چینی صاف محسوس کر لی تھی۔

''شاگل فورس لے کر تمہارے سروں پر پہنچ چکا ہے۔ اس نے اس عمارت کو انتہائی خاموشی سے گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ کسی بھی لمحے فورس کے ساتھ عمارت میں گھس سکتا ہے یا پھر ایسا بھی ہو سکتا

ہے کہ وہ عمارت میں گھسنے کی بجائے تم سب کو ہلاک کرنے کے لئے بم اور میزائل مار کر اس عمارت کو ہی تباہ کر دے۔ اس لئے میں تمہاری ناٹران سے بات کراتا ہوں۔ وہ تمہیں اس خفیہ ٹھکانے کے ایک خفیہ راستے کے بارے میں بتائے گا۔ تم فوراً اپنا بچا کچھا سامان اٹھاؤ اور اس خفیہ راستے سے نکل جاؤ۔ اوور''...... عمران نے کہا اور شاگل اور اس کی فورس نے اس ٹھکانے کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے یہ سن کر وہ سب ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''لیکن شاگل کو اس ٹھکانے کا کیسے پتہ چلا۔ اوور''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ سب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ وقت کم ہے اس لئے جتنی جلد ممکن ہو وہاں سے نکل جاؤ اور یہ ناٹران سے بات کرو۔ اوور''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ناٹران سپیکنگ ۔ اوور''...... دوسرے لمحے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

''یس ناٹران راستہ بتاؤ۔ اوور''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا اور ناٹران انہیں عمارت کے خفیہ راستے کے بارے میں بتانا شروع ہو گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میری پرنس سے بات کراؤ۔ اوور''...... خفیہ راستے

کے بارے میں تفصیل سن کر جولیا نے کہا۔

"مجھ سے بات کرنے کا ابھی وقت نہیں ہے۔ اس سے پہلے کہ شاگل کارروائی شروع کر دے وہاں سے نکلو جلدی۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور جولیا کا جواب سنے بغیر اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ رابطہ منقطع ہوتے دیکھ کر جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے جیسے اسے عمران کا اس طرح اچانک رابطہ منقطع کرنا پسند نہ آیا ہو۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب کی سنجیدگی بتا رہی ہے کہ خطرہ بہت بڑا ہے اس لئے وہ باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جانے کا کہہ رہے تھے۔ آپ برا نہ منائیں۔ وہ یہ سب کچھ ہمارے تحفظ کے لئے ہی تو کر رہے ہیں"...... جولیا کا چہرہ بگڑتے دیکھ کر صالحہ نے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

"تنویر، صادق کو بلاؤ"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ وہی ملازم تھا جو کچھ دیر پہلے جولیا کو ٹرانسمیٹر دے گیا تھا۔

"یس مس"...... ملازم نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا جس کا نام صادق تھا۔

"کیا تمہاری اپنے باس نٹران سے بات ہوئی ہے"...... جولیا

نے پوچھا۔

"یس مس۔ اگر آپ سب تیار ہیں تو آئیں میں آپ کو پرانی لائبریری تک پہنچا دیتا ہوں۔ یہاں سے نکلنے کا خفیہ راستہ پرانی لائبریری میں ہی ہے"...... صادق نے کہا۔

"اوکے۔ ہم تیار ہیں"...... جولیا نے کہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ سب تیزی سے کمرے سے نکل کر اپنے کمروں میں گئے اور وہاں سے اپنے سفری تھیلے کاندھوں پر ڈال کر باہر آ گئے۔

"آئیں"...... صادق نے کہا جو باہر راہداری میں کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا۔ جولیا نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب صادق کے پیچھے ہو لئے۔ ابھی وہ راہداری کے سرے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں باہر یکے بعد دیگرے کئی زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ دھماکے سن کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے اچانک جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی اندیکھی طاقت نے اس کی گردن پکڑ لی ہو۔

جولیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں ہو جس کی وجہ سے اس کا دم گھٹتا جا رہا تھا۔ دم گھٹنے کے ساتھ ساتھ جولیا کو اپنے دماغ میں یکلخت اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے سر جھٹک کر اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی اور دوسرے لمحے وہ چکراتی ہوئی راہداری میں گرتی چلی گئی۔

بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کے بھی گرنے کی آوازیں سنی تھیں۔

جولیا کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بند کیبن میں پایا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے تھے اور وہ فرش پر پڑی تھی۔ ایک لمحے کے لئے جولیا کو کچھ سجھائی نہ دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلمی سین کی طرح اجاگر ہو گئے جب وہ عمران کی کال سن کر فوری طور پر ناٹران کے ٹھکانے میں موجود خفیہ راستے سے نکلنے کے لئے راہداری میں جا رہے تھے کہ اچانک عمارت کے باہر یکے بعد دیگرے کئی دھماکے ہوئے تھے اور جولیا کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اچانک اس کے دماغ میں اندھیرا بھر گیا ہو۔ اس نے سر جھٹک جھٹک کر اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

ان کے خفیہ راستے تک پہنچنے سے پہلے ہی باہر موجود کافرستانی سیکرٹ سروس نے کارروائی کر دی تھی اور عمارت میں گیس بم پھینک دیئے تھے جن کی وجہ سے وہ سب فوراً بے ہوش ہو گئے تھے۔ جولیا جس کیبن میں تھی وہاں چھت پر ایک کم پاور کے بلب کی روشنی ہو رہی تھی اور اس کے قریب نہ صرف اس کے ساتھی بلکہ ناٹران کے ساتھی بھی بندھے ہوئے اور بے ہوشی کی حالت میں الٹے سیدھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ کیبن لرزتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جیسے زلزلہ آ رہا ہو۔ جولیا نے جب غور سے کیبن کی دیواریں

دیکھیں تو وہ بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ جسے کیبن سمجھ رہی تھی وہ ایک بند باڈی والا ٹرک تھا۔ ان سب کو باندھ کر اس ٹرک میں ڈال کر کہیں لے جایا جا رہا تھا۔ اسی لمحے جولیا کے قریب پڑے ہوئے صفدر کے منہ سے کراہ نکلی اور اس نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحے وہ لاشعوری کے عالم میں پڑا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

''ہم کہاں ہیں اور یہ فرش کیوں لرز رہا ہے''...... صفدر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''ہم اس وقت کافرستانی سیکرٹ سروس کی قید میں ہیں۔اور وہ ہمیں بند باڈی والے ٹرک میں ڈال کر کہیں لے جا رہے ہیں''۔ جولیا نے جواب دیا تو صفدر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کافرستانی سیکرٹ سروس نے عمارت میں بے ہوشی کے بم پھینکے تھے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ بے ہوشی کے بم بے حد زود اثر تھے جن کی وجہ سے ہمیں سانس روکنے کا بھی موقع نہیں ملا تھا''...... جولیا نے کہا۔ چند ہی لمحوں میں ایک ایک کر کے ان کے باقی ساتھیوں کو بھی ہوش آنا شروع ہو گیا۔ ہوش میں آتے ہی ان کی حالت بھی خود کو لرزتے ہوئے فرش پر رسیوں سے بندھے پا کر جولیا اور صفدر سے مختلف نہیں ہوئی تھی۔ جولیا نے انہیں بھی بتا دیا کہ وہ کافرستانی سیکرٹ سروس کے چنگل میں پھنس چکے ہیں اور وہ انہیں باندھ کر اور ایک

بند باڈی والے ٹرک میں ڈال کر کہیں لے جا رہے ہیں۔
"ہمیں شاید عمارت سے بروقت نکلنے کا موقع نہیں مل سکا
اور کافرستانی سیکرٹ سروس نے ہمیں قابو کرنے کے لئے وہاں فو
گیس بم پھینک دیئے تھے تاکہ وہ ہمیں زندہ پکڑ سکیں"...... صا
نے کہا۔
"ہاں بالکل۔ ہمیں چاہئے تھا کہ ہم کمروں سے نکلتے ہو۔
احتیاطی تدابیر کر لیتے تاکہ کسی بھی قسم کی گیس کا ہم پر اثر نہ ہوتا ا
ہم فوراً وہاں سے نکل جاتے"...... کراسٹی نے کہا۔
"ہمارے پاس احتیاطی تدابیر کرنے کا وقت ہی کہاں تھا
اچانک ہی عمران صاحب کی کال آئی تھی کہ ہم اس ٹھکانے کو فور
طور پر چھوڑ دیں اور ہم نے ایسا ہی کیا تھا۔ اب ہمیں کیا معلوم ت
کہ کافرستانی سیکرٹ سروس اس قدر تیز نکلے گی کہ وہ فوراً عمارت
حملہ کر دے گی"...... صالحہ نے کہا۔
"اگر عمران نے کافرستانی سیکرٹ سروس کو ہمارے ٹھکانے ک
طرف آتے دیکھ لیا تھا تو اسے چاہئے تھا کہ وہ ہمیں پہلے آگاہ کر
تاکہ ہمیں وہاں سے نکلنے کا وقت تو مل جاتا۔ اس نے عین اس
وقت ہمیں بتایا تھا جب فورس عمارت کو گھیر چکی تھی"...... تنویر نے
منہ بنا کر کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب کو بھی اسی وقت پتہ چلا ہو جب
فورس عمارت کو گھیر چکی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان کمبختوں نے ہمارے پاس کوئی سامان بھی نہیں چھوڑا ہے
ر اب ہمیں بند باڈی کے ٹرک میں ڈال کر نجانے کہاں لے جا
ہے ہیں"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"یہ ہمیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہی لے جائیں گے اور کہاں لے
انا ہے انہوں نے ہمیں"...... صالحہ نے کہا۔
"حیرت کی بات تو یہ ہے کہ کافرستانی سیکرٹ سروس کو آخر اس
ت کا علم کیسے ہو گیا کہ ہم اس عمارت میں موجود ہیں"...... کراسٹی
نے کہا۔
"شاگل بے حد تیز اور شاطر انسان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے
یں کیمپ سے ایسے ثبوت مل گئے ہوں جن سے اسے ہماری آمد کا
لم ہو گیا ہو اور پھر اس نے بند باڈی والی وین کو ٹریس کر لیا ہو
س میں ناٹران ہمیں یہاں لایا تھا۔ بند باڈی والی وین کی وجہ سے
سے اس عمارت کا پتہ چل گیا ہو گا اس لئے اس نے فوری طور پر
ہاں فورس بھیج کر عمارت کا محاصرہ کر لیا ہو گا تاکہ ہمیں یہاں سے
کلنے کا موقع نہ مل سکے"...... صفدر نے جواب دیا۔
"اگر شاگل کو پتہ تھا کہ عمارت میں ہم موجود ہیں تو اس نے
خص بے ہوشی کی گیس کا استعمال کیوں کیا تھا۔ وہ تو ہمارا ازلی
شمن ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ ہمیں دیکھتے ہی وہیں ہلاک کر
یتا"...... صالحہ نے کہا۔
"اس نے شاید ہمارے میک اپ چیک کرائے ہوں گے۔

عمران صاحب نے نجانے کیوں اس بار ہمیں عام سے میک اپ کرائے تھے جنہیں خصوصی چشموں سے آسانی کے ساتھ چیک کیا جا سکتا ہے اور سپیشل کیمروں سے بھی ہمارے اصل چہرے سامنے لائے جا سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ شاگل خود بھی وہاں آیا ہو اور اس نے سپیشل گلاسز سے ہمارے چہرے دیکھ لئے ہوں۔ ہمارے ساتھ چونکہ عمران صاحب نہیں تھے اس لئے اس نے ہمیں بے ہوش کر کے گرفتار کیا ہو تا کہ ہمارے ذریعے وہ عمران صاحب کو بھی پکڑ سکے''...... صفدر نے کہا۔

''ہمارے ذریعے وہ عمران کو کیسے پکڑ سکتا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے اس کے لئے وہ ہم پر سائنسی طریقے ہی آزمائے گا اس کے علاوہ تو وہ کسی طور پر ہماری زبان نہیں کھلوا سکتا یا پھر اسے یقین ہو گا کہ اگر وہ ہمیں زندہ گرفتار کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا دے تو عمران صاحب ہمیں وہاں چھڑانے کے لئے ضرور پہنچیں گے اور اس نے عمران صاحب کو بھی پکڑنے کے انتظامات کر رکھے ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی شاگل جیسے انسان سے کوئی بعید نہیں ہے۔ وہ سب سے زیادہ عمران کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور اس کی پہلی کوشش یہی ہوگی ہے کہ کسی طرح عمران اس کی گرفت میں آ جائے اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار سکے''...... جولیا نے کہا۔

''ہم خود کو ان رسیوں سے آزاد کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ...وں نے ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے لیکن وہ ہماری خفیہ جیبوں ...ت نہیں پہنچیں ہوں گے جہاں ہم نے سائنسی اسلحہ رکھا ہوا ہے۔ ...ب بار ہم ان رسیوں سے خود کو آزاد کرا لیں تو پھر ہمارا یہاں سے ...نا مشکل نہیں ہو گا۔ باہر نکلتے ہی ہم فورس پر موت بن کر ٹوٹ ...یں گے''...... تنویر نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر انہوں نے ہمارا سائنسی اسلحہ بھی نکال لیا ہو تو''...... جولیا نے کہا۔

''ایسا ممکن تو نہیں ہے لیکن اگر ایسا ہوا تب بھی ہم کچھ نہ کچھ تو کر ہی لیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''انہوں نے ہمارے ناخنوں سے بلیڈ بھی نکال لئے ہیں تا کہ ...م رسیاں کاٹ کر آزاد نہ ہو سکیں۔ جب وہ ہمارے ناخنوں سے ...یڈ نکال سکتے ہیں تو پھر وہ ہمارے لباسوں کی خفیہ جیبوں سے ...ائنسی اسلحہ بھی نکال سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو تنویر خاموش ہو گیا۔ واقعی اس کے ناخنوں میں بھی بلیڈ موجود نہیں تھے ورنہ وہ اب تک پیچھے بندھے ہوئے ہاتھوں کی رسیاں کاٹ چکا ہوتا۔

''باتیں کرنے کی بجائے خود کو رسیوں سے آزاد کرانے کی کوشش کرو۔ اپنی کلائیوں کو جھٹکتے رہو اور کلائیاں دائیں بائیں موڑتے رہو تا کہ رسیوں کی گرہیں ڈھیلی ہو جائیں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ کوشش تو میں پہلے ہی کر رہا ہوں لیکن رسیاں اس بری طرح سے بندھی ہوئی ہیں کہ ڈھیلی ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہیں"۔ تنویر نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے انہیں باہر سے تیز آوازیں سنائی دیں۔

"یہ کیسی آوازیں ہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ٹرک شاید کسی پل پر ہے۔ یہ آوازیں اسی وقت سنائی دیتی ہیں جب بھاری ٹرک کسی پل سے گزرتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک باہر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ٹرک اچانک سڑک پر دوڑتے دوڑتے ہوا میں اٹھ گیا ہو۔ ٹرک ہوا میں اٹھتے ہی عمودی انداز میں آگے کی طرف جھک گیا اور وہ سب آگے کی طرف الٹتے پلٹتے چلے گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے باہر پھر زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں جیسے ٹرک کا فرنٹ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا ہو اور پھر انہیں ٹرک کسی کھائی میں گرتا ہوا محسوس ہوا پھر چھپاکے کی تیز آواز سنائی دی اور ٹرک ایک زور دار جھٹکا کھا کر رک گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ٹرک کسی دریا کے پل کو توڑتا ہوا منہ کے بل دریا میں آ گرا ہو کیونکہ ٹرک اچانک ہچکولے کھانا شروع ہو گیا تھا اور انہیں ٹرک کا اگلا حصہ تیزی سے پانی میں ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"ہمارا ٹرک دریا میں گر گیا ہے۔ کچھ کرو نہیں تو ہم سب ٹرک

سمیت ڈوب جائیں گے"...... ناٹران کے ساتھی صادق نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ لیکن وہ سب بندھے ہوئے تھے اور چاروں طرف سے بند ٹرک میں تھے وہ بھلا کیا کر سکتے تھے۔ کچھ ہی دیر میں انہیں باڈی کے مختلف حصوں سے پانی تیزی سے اندر آتا ہوا دکھائی دیا۔ ٹرک بدستور منہ کے بل دریا میں گرا ہوا تھا اور جیسے جیسے اس کے اگلے حصے میں پانی بھرتا جا رہا تھا وہ آہستہ آہستہ ڈوبتا جا رہا تھا اور ان کے پاس واقعی خود کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے کوئی راستہ موجود نہیں تھا۔ کچھ ہی دیر میں انہیں ٹرک دریا کے گہرے پانی میں جاتا ہوا محسوس ہوا۔ ٹرک کے اندر لگا ہوا بلب بجھ گیا تھا اور انہیں ہر طرف سے پانی کیبن میں آنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں پہلے ہی بندھے ہوئے تھے اور اب اس پر ستم یہ کہ وہ بند ٹرک میں کسی دریا میں آ گرے تھے۔ وہ اسی حالت میں پڑے رہ جاتے اور ٹرک کے کیبن میں پانی بھر جاتا تو وہ پانی میں کب تک اپنے سانس روک سکتے تھے۔ ٹرک کو پانی میں ڈوبتے ہوئے دیکھ کر انہیں اپنے دل بھی ڈوبتے ہوئے محسوس ہونا شروع ہو گئے تھے۔

شاگل ابھی آ کر اپنے آفس میں بیٹھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے کئی رنگوں کے فون سیٹوں میں سے ایک فون سیٹ کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے چونک کر فون سیٹوں کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر تیزی سے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

پاور گرل نے اس سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا تھا اس نے جاتے ہی پرائم منسٹر صاحب سے بات کر لی تھی اور پرائم منسٹر نے براہ راست شاگل کو کال کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کافرستان آنے کی صورت میں ان کے خلاف کارروائیاں کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ پرائم منسٹر کی کال آنے پر شاگل بے حد خوش تھا اور اب اس کی یہی دعا تھی کہ کسی طرح سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان آ جائے تو وہ اس کے خلاف تیز اور بھرپور کارروائی کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے ختم کر سکے۔

"یس شاگل، چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"...... شاگل

نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"راجیش بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس راجیش بولو۔ کس لئے فون کیا ہے"...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

"چیف میرے پاس کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے داخل ہونے کی اطلاع ہے"...... دوسری طرف سے راجیش نے کہا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سن کر شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان پہنچ چکی ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہو ہو نانسنس"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میرے پاس حتمی اطلاع ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت کہاں موجود ہے"۔ راجیش نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ تمہیں ان کے بارے میں کیسے پتہ چلا"...... شاگل نے بے چینی سے پوچھا۔

"میں کچھ عرصے سے آر ڈی نائن سیکٹر کی ایک پراسرار عمارت کی نگرانی کر رہا تھا جس کے بارے میں مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ اس عمارت میں غیر ملکیوں کو آتے جاتے دیکھا گیا ہے۔ میں نے اس عمارت کی نگرانی کے لئے اپنے چند ساتھیوں کو تعینات کیا تھا تاکہ وہ اس عمارت میں آنے جانے والوں پر نظر رکھ سکیں اور خاص

طور پر ان کی سپیشل کیمروں سے تصاویر بھی حاصل کر سکیں تا کہ پتہ
چلے کہ وہاں آنے والے غیر ملکی کون ہیں اور اگر وہ میک میں ہوں
تو سپیشل کیمروں سے ان کی اصل شکلیں دیکھی جا سکیں لیکن اس
سلسلے میں مجھے کوئی کامیابی نہیں ملی تھی۔ عمارت کے بارے میں نے
جو معلومات اکٹھی کی تھیں ان کے مطابق اس عمارت کا مالک ایک
ایکریمی ہے جو دارالحکومت کے ایک رائیڈر نامی کلب کا بھی مالک
ہے۔ ظاہر ہے اس سے ملنے کے لئے اس کی رہائش گاہ میں غیر ملکی
ہی آسکتے ہیں۔ اسی لئے میں نے ان اطلاعات کو یکسر نظر انداز کرنا
شروع کر دیا تھا کہ وہ عمارت غیر ملکیوں کی سرگرمیوں کی آماجگاہ
ہے لیکن نجانے کیوں میں نے وہاں نگرانی پر مامور افراد کو نہیں ہٹایا
تھا۔ وہ بدستور اس عمارت کی نگرانی کر رہے تھے اور وہاں آنے
جانے والوں کی بدستور سپیشل کیمروں سے تصاویر اتار رہے تھے۔
ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے نگرانی کرنے والوں نے بتایا ہے کہ اس
عمارت میں ایک بند باڈی کی وین داخل ہوئی ہے۔ جس کے فرنٹ
پر دو افراد بیٹھے تھے۔ ایک وین ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ دوسرا سائیڈ
سیٹ پر تھا۔ میرے ساتھیوں نے ان دونوں افراد کی تصاویر لے
لیں اور پھر جب انہوں نے ان تصاویر کو کمپیوٹر کے ایک خصوصی
سافٹ ویئر میں سکین کیا تو انہیں دونوں کے چہرے بدلے ہوئے
دکھائی دیئے۔ انہوں نے فوراً وہ تصاویر مجھے ایم ایم ایس کر دیں
اور چیف جب میں نے ان کے چہرے دیکھے تو میں حیران رہ گیا۔

ان میں ایک علی عمران کی تصویر تھی اور دوسری ناٹران کی ہے جو
تقریباً ہر کافرستانی مشن میں عمران اور اس کی ٹیم کا ساتھ دیتا ہے
جس کی ہم نے حال ہی میں ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے چند اصلی
تصاویر حاصل کی تھیں''...... راجیش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو
شاگل عمران اور ناٹران کا سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔

''اوہ۔ تو عمران آخر کار کافرستان پہنچ گیا ہے۔ کیا ان دو کے
علاوہ اور کوئی نہیں تھا ان کے ساتھ''...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے پوچھا۔

''وہ بند باڈی وین میں تھے چیف۔ ہو سکتا ہے کہ باقی افراد
وین کے پچھلے حصے میں ہوں۔ جب عمران یہاں ہے تو پھر یہ کیسے
ممکن ہے کہ اس کی ٹیم اس کے ساتھ نہ ہو''...... راجیش نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا وہ اب بھی اسی عمارت میں موجود ہیں''۔ شاگل
نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میری ابھی اپنے آدمیوں سے بات ہوئی ہے۔
انہوں نے بتایا ہے کہ وہ سب ابھی اندر ہیں ان میں سے کوئی ایک
بھی باہر نہیں آیا ہے''...... راجیش نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم فوری طور پر ان کے خلاف ایکشن کی تیاری
کرو۔ فورس سے کہو کہ وہ اس عمارت کو انتہائی خفیہ طریقے سے
اپنے گھیرے میں لے لے اور کسی کو بھی اس عمارت سے باہر نہ
آنے دیا جائے۔ اگر کوئی باہر آئے تو اسے یا تو زندہ پکڑ لیا جائے

اور اگر وہ مزاحمت کرے تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور اگر باہر سے کوئی آ کر عمارت میں جائے تو اسے نہ روکا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی عمران اکیلا ہی اس عمارت میں پہنچا ہو اور اس کے باقی ساتھی اس کے پیچھے آ رہے ہوں“...... شاگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں نے فورس پہلے ہی تیار کر لی ہے۔ بس آپ کے حکم کی دیر تھی۔ میں اپنی نگرانی میں وہاں جا کر عمران اور اس کی ٹیم کے خلاف آپریشن کروں گا۔ آپ بس مجھے یہ بتا دیں کہ انہیں زندہ گرفتار کرنا ہے یا میں اس عمارت کو تباہ کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے وہیں دفن کر دوں“...... راجیش نے پوچھا۔

”اس کا فیصلہ میں سپاٹ پر آ کر کروں گا۔ تم فورس لے کر وہاں پہنچو میں خود بھی وہاں آ رہا ہوں“...... شاگل نے کہا۔

”یس چیف۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ میں پندرہ منٹ تک وہاں پہنچ جاؤں گا اور جاتے ہی وہاں کا گھیراؤ کر لوں گا تاکہ انہیں کسی طرف سے بھی بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ مل سکے“...... راجیش نے کہا۔

”اوکے۔ جب تم وہاں پہنچ کر عمارت کا گھیراؤ کر لو تو مجھے کال کر کے بتا دینا۔ میں اسی وقت وہاں آ جاؤں گا اور پھر بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے“...... شاگل نے کہا۔

”یس چیف۔ میں آپ کو کال کر کے بتا دوں گا“...... راجیش

نے کہا اور شاگل نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

”ہونہہ۔ تو پاور گرل ٹھیک کہہ رہی تھی کہ ہارڈ سرکل کے معاملے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس متحرک ہو سکتی ہے اور وہ ہارڈ سرکل کو تباہ کرنے کے لئے کبھی بھی کافرستان پہنچ سکتی ہے“...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران اور اس کے ساتھی کافرستان پہنچے کیسے ہیں۔ میں نے تو ہر داخلی اور خارجی راستوں کی چیکنگ کرا رکھی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی راستے سے بھی کافرستان آئیں تو مجھے ان کے بارے میں بروقت علم ہو سکے“...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر وہ اچانک بری طرح سے اچھل پڑا۔

”اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ساؤتھ زون سے کافرستان آئے ہیں جہاں ناٹان کے علاقے میں ہے کافرستان کا ایک بڑا بیس کیمپ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ بیس کیمپ کے تباہ ہونے کی مجھے جو رپورٹ ملی تھی وہ غلط نہیں تھی۔ اس کیمپ کو تباہ کرنے میں یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہی ہاتھ ہو گا۔ ان کے سوا کوئی اور یہ کام کر ہی نہیں سکتا تھا۔ بیس کیمپ کو تباہ کر کے وہ راکان اور پلوانگا سے ہوتے ہوئے دارالحکومت پہنچے ہوں گے“...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔ وہ جوں جوں سوچتا گیا اس کا یقین پختہ ہوتا چلا گیا کہ ناٹان بیس کیمپ کی تباہی میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہی ہاتھ تھا۔

آدھے گھنٹے کے بعد ایک بار پھر نیلے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل اپنے خیالوں سے نکل آیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس شاگل، چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس سپیکنگ"۔ شاگل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"راجیش بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے راجیش کی آواز سنائی دی۔

"یس راجیش بولو۔ کیا رپورٹ ہے۔ تمہاری فورس نے اس عمارت کو گھیرے میں لیا ہے کہ نہیں"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"یس چیف۔ عمارت مکمل طور پر ہمارے گھیرے میں ہے۔ ان کے پاس عمارت سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے"...... راجیش نے جواب دیا اس کے لہجے میں عجیب سی بے چینی اور پریشانی کا عنصر ٹپک رہا تھا۔

"اگر ان کے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو تمہارے لہجے سے پریشانی اور الجھن کیوں ٹپک رہی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"جو افراد یہاں نگرانی کر رہے تھے ان کے کہنے کے مطابق عمارت سے کچھ دیر پہلے دو افراد ایک کار میں نکل کر باہر گئے تھے۔ میں ان کی وجہ سے الجھن اور پریشانی کا شکار ہوں"...... راجیش نے کہا۔

"اوہ۔ کون تھے وہ دونوں"...... شاگل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہی پتہ نہیں چل رہا ہے چیف۔ میرے آدمیوں نے ان کی تصاویر لی تھیں۔ کیمروں سے ان کی جو تصاویر لی گئی تھیں ان سے ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ وہ دونوں میک اپ میں تھے لیکن ان کے میک اپ نجانے کس قسم کے تھے کہ کیمروں سے ان کی اصلی شکلیں واضح نہیں ہوئی تھیں"...... راجیش نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ تو تمہارے آدمیوں کو چاہئے تھا کہ وہ ان دونوں کے تعاقب میں جاتے"...... شاگل نے غرا کر کہا۔

"یس چیف۔ یہ واقعی ان سے حماقت ہوئی ہے اور چونکہ میں نے انہیں ایسی کوئی ہدایات بھی نہیں دی تھی اس لئے میرے آدمیوں نے ان کا تعاقب نہیں کیا تھا۔ وہ یہی سوچ رہے تھے کہ جو باہر گئے ہیں ہوسکتا ہے کہ وہ جلد واپس آ جائیں لیکن تاحال ان کی واپسی نہیں ہوئی ہے"...... راجیش نے کہا۔

"کیا تمہارے آدمیوں کو ان کے قد کاٹھ سے بھی اندازہ نہیں ہوا کہ وہ کون ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ عمران اور ناٹران ہی ہوں جو نئے میک کر کے وہاں سے نکل گئے ہوں"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ان کے خیال میں ان دونوں افراد کے قد کاٹھ وہی تھے جن کی انہوں نے مجھے تصاویر بھیجی تھیں"...... راجیش نے

ڈرتے ڈرتے کہا تو شاگل غرا کر رہ گیا۔

"میری سیکرٹ سروس میں نجانے کہاں کہاں سے نانسنس قسم کے لوگ بھرتی ہو جاتے ہیں جو ٹھیک سے اپنا کام بھی نہیں کر سکتے۔ اگر وہ دونوں وہاں سے نکل چکے ہیں تو پھر تم وہاں فورس لے کر جھک مارنے کے لئے گئے ہو نانسنس"...... شاگل نے گرجتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری چیف۔ وہ میں۔ وہ۔ وہ"...... راجیش نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیا میں، میں وہ، وہ لگا رکھی ہے نانسنس۔ سیدھی طرح بات کرو اور بتاؤ کہ اس عمارت میں اب کون ہے جس کے لئے تم نے اس عمارت کا گھیراؤ کیا ہے"...... شاگل نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم ابھی عمارت میں داخل نہیں ہوئے ہیں چیف۔ آپ نے کہا تھا کہ جب آپ آئیں گے تو پھر ہم فیصلہ کریں گے کہ ہمیں عمارت میں داخل ہونا ہے یا پھر اس عمارت کو تباہ کرنا ہے۔ اسی لئے میں آپ کے انتظار میں رکا ہوا ہوں"...... راجیش نے اسی طرح سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر عمران اور ناٹران وہاں سے نکل چکے ہیں تو میں یہاں گھاس کاٹنے کے لئے آؤں گا نانسنس"...... شاگل نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اوہ میرا مطلب ہے نو چیف۔ وہ میں میں۔ وہ"...... راجیش ایک بار پھر بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بات۔ یہ میں میں اور وہ وہ کیوں کر رہے ہو نس۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں وہاں آؤں اور اپنے ہاتھوں سے تم ے نانسنس کو شوٹ کر دوں"...... شاگل نے غرا کر کہا۔

"نن نن۔ نو چیف۔ آپ حکم کریں۔ کیا میں اس عمارت کو زائلوں سے اُڑا دوں"...... راجیش نے خوف سے تھوک نگلتے ئے کہا۔

"پھر نانسنسوں والی بات۔ راجیش تم اپنی حماقتوں سے کب باز ؤ گے۔ اگر عمران اور ناٹران وہاں نہیں ہیں تو پھر تمہیں اس ارت کو میزائلوں سے اُڑانے کا کیا فائدہ ہو گا۔ بولو۔ جواب دو نسنس۔ ہے کوئی فائدہ"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نو چیف۔ کوئی فائدہ نہیں ہے"...... راجیش نے لاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر اس عمارت کو میزائلوں سے اُڑانے کی بات کیوں کر رہے نانسنس"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تو کیا میں ان کی واپسی کا انتظار کروں"...... راجیش نے رتے ڈرتے پوچھا۔

"وہ عمران ہے۔ تم جیسا نانسنس نہیں کہ تمہاری فورس کی وجودگی میں وہ واپس آئے گا۔ تم اس سے لاکھ خود کو چھپاؤ گے تب

بھی اسے پتہ چل جائے گا کہ عمارت کافرستانی سیکرٹ سروس کے
گھیرے میں ہے نانسنس''...... شاگل نے غرا کر کہا۔

''تب پھر میں کیا کروں چیف۔ آپ ہی بتا دیں۔ آپ جینیئس
ہیں۔ اس معاملے میں آپ ہی میری بہترین رہنمائی کر سکتے
ہیں''...... راجیش سے اور کچھ نہ بن پڑا تو اس نے شاگل کی خوشامد
کرتے ہوئے کہا۔

''عقل کے اندھے۔ اگر عمران اور ناٹران وہاں نہیں ہے تو پھر
تم عمارت میں پاور گیس بم پھینک دو اور عمارت میں موجود تمام
افراد کو بے ہوش کر دو اور فورس لے کر فوراً عمارت میں گھس جاؤ۔
اگر عمران اپنے ساتھ اپنے ساتھی لایا ہے تو وہ تمہارے قابو میں آ
جائیں گے۔ ان تمام افراد کو باندھ کر اور بند باڈی کے ٹرک میں
ڈال کر ہیڈ کوارٹر لے آنا۔ جب عمران کو معلوم ہو گا کہ اس کے
ساتھیوں کو کافرستانی سیکرٹ سروس نے اٹھا لیا ہے تو وہ انہیں
چھڑانے کے لئے ہیڈ کوارٹر ضرور آئے گا اور ہم اسے وہاں آسانی
سے اپنی گرفت میں لے سکتے ہیں۔ اگر تمہیں اس عمارت میں کوئی
نہ ملے تو تم اپنے آدمیوں کے ساتھ اس عمارت میں چھپ کر بیٹھ
جانا اور باہر موجود فورس کو پیچھے ہٹا دینا تا کہ عمران اور ناٹران جب
وہاں آئیں تو انہیں میدان صاف نظر آئے اور وہ جیسے ہی عمارت
میں داخل ہوں تم فورس کے ساتھ اس پر دھاوا بول دینا۔ آیا کچھ
عقل میں یا نہیں۔ نانسنس''...... شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے

کہا۔

''یس چیف۔ آ گیا۔ بالکل آ گیا ہے میری عقل میں۔ واقعی
آپ نے بے حد شاندار ترکیب بتائی ہے۔ اگر ہم ان کی غیر
موجودگی میں عمارت پر قبضہ کر لیں تو پھر ان کے واپس آتے ہی
ہم ان پر دھاوا بول سکتے ہیں۔ ان کے گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ
ان کے ٹھکانے پر کافرستان سیکرٹ سروس موجود ہے۔ ویل ڈن
چیف۔ میں نے سچ کہا تھا آپ واقعی جینیئس ہیں بے حد جینیئس''۔
راجیش نے خوش ہو کر شاگل کی تعریف میں قلابے ملاتے ہوئے کہا
تو شاگل کی گردن اکڑ گئی۔

''اب جو کرنا ہے جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ عمران، این ٹی کے
ہاتھ آئے اور وہاں فورس دیکھ کر واپس چلا جائے''...... شاگل نے
کہا۔

''یس چیف۔ میں عمارت پر قبضہ کر کے جلد ہی آپ سے رابطہ
کرتا ہوں''...... راجیش نے کہا تو شاگل نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم
کر دیا۔

''نانسنس۔ ہر بار مجھے ہی انہیں بتانا پڑتا ہے کہ انہیں کیا کرنا
ہے۔ ان میں عقل نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے''۔ شاگل نے سر
جھٹکتے ہوئے کہا۔ پھر بیس منٹ کے بعد دوبارہ نیلے فون کی گھنٹی بجی
اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... شاگل نے بڑے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راجیش بول رہا ہوں چیف۔ ایک خوشخبری ہے"...... دوسری طرف سے راجیش کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہید مت باندھو نانسنس۔ بولو کیا خوشخبری ہے"...... شاگل نے منہ بنا کر کہا۔

"میں نے عمارت پر ایم پاور گیس کے کیپسول فائر کئے تھے جز سے نکلنے والی گیس تیزی سے پھیلتی ہے اور اس کی زد میں آنے وا ہر شخص فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے۔ گیس کیپسول فائر کرتے ہی میر فورس لے کر عمارت میں گھس گیا تھا۔ عمارت کی تلاشی کے دورا وہاں سے دس افراد بے ہوش پڑے ہوئے ملے ہیں جن میں تی عورتیں ہیں اور باقی سب مرد۔ میں نے ان سب کو فوراً گرفتار کر تھا اور پھر جب میں نے ان کی سپیشل کیمرے سے تصاویر لیں تو ا کے اصل چہرے فوراً ہی میرے سامنے آ گئے۔ ان میں چھ افر جن میں تین عورتیں بھی شامل ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرا ہیں"...... راجیش نے کہا تو شاگل کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"کیا ان میں عمران اور ناٹران بھی موجود ہے"...... شاگل نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

"نو چیف۔ باہر جانے والے دونوں افراد عمران اور ناٹران تھے کیونکہ ان میں وہ دونوں ہی موجود نہیں ہیں"...... راجیش نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم انہیں فوراً بند باڈی والے ٹرک

ڈالو اور ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ اپنے چند آدمیوں کو ابھی اسی عمارت میں ہی رہنے دو تاکہ عمران اور ناٹران آئیں تو انہیں بھی پکڑا جا سکے اور اگر وہ نہ آئے تو پھر انہیں اپنے ساتھیوں کو مجھ سے چھڑانے کے لئے تو یہاں آنا ہی پڑے گا پھر میں دیکھتا ہوں کہ وہ کس طرح سے مجھ سے اپنے ساتھیوں کو چھڑا کر لے جاتے ہیں"۔ شاگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے انہیں پہلے ہی بند باڈی کے ایک ٹرک میں بند کر دیا ہے۔ میں انہیں لے کر خود آ رہا ہوں"...... راجیش نے کہا۔

"اوکے۔ جلد سے جلد پہنچو۔ عمران نہیں تو اس کے ساتھی ہی سہی۔ یہاں پہنچتے ہی میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار دوں گا۔ تم نے ان کے چہرے دیکھ لئے ہیں اس لئے اب مجھے انہیں ہوش میں لا کر یہ کنفرم کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کون ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف"...... راجیش نے کہا تو شاگل نے اوکے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب فتح مندی کی چمک دکھائی دے رہی تھی جیسے اس نے عمران کو نہ سہی اس کے ساتھیوں کو اپنی گرفت میں لے کر بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

عمران کے چہرے پر شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اس رہائش گاہ سے کافی فاصلے پر ایک دوسری عمارت میں موجود تھا۔ یہ عمارت ڈبل سٹوری تھی جس کی چھت اتنی اونچی تھی کہ وہ دوربین کی مدد سے کر اس عمارت کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا جس میں اس کے ساتھی موجود تھے۔

عمران کی آنکھوں پر دوربین لگی ہوئی تھی اور وہ مسلسل عمارت کے گرد پھیلی ہوئی کافرستانی سیکرٹ سروس کی فورس کو چیک کر رہا تھا جو انتہائی احتیاط کے ساتھ عمارت کو اپنے گھیرے میں لے رہے تھے۔

وہ ناٹران کے ساتھ جس ضروری کام سے گیا تھا اس کام کے پورا ہوتے ہی وہ ناٹران کے ساتھ واپس آ رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ اس سڑک پر آیا جہاں وہ عمارت موجود تھی جس میں اس کے ساتھی آرام کر رہے تھے اسے وہاں کافرستانی سیکرٹ سروس کی جیپیں

دکھائی دیں۔

ناٹران نے ان جیپوں کو دیکھ کر فوراً کار دوسری سڑک کی طرف گھما لی تھی اور پھر اس نے کار روک کر جب دوسری طرف جا کر جائزہ لیا تو اسے جلد ہی علم ہو گیا کہ کافرستانی سیکرٹ سروس کی فورس اسی عمارت کو گھیر رہے تھے جس میں اس کے اور عمران کے ساتھی موجود تھے۔ اس نے واپس آ کر عمران کو بتایا تو عمران بھی بے چین ہو کر رہ گیا۔ ناٹران، عمران کو لے کر دوسری طرف موجود ایک اور رہائش گاہ میں آ گیا اور پھر وہ عمران کو لے کر چھت پر آیا تاکہ وہاں سے دوسری عمارت کو دیکھا جا سکے۔

دوسری عمارت کو فورس کے گھیرے میں دیکھ کر عمران نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر پر جولیا سے بات کی تھی اور اسے اپنے ساتھیوں سمیت فوراً اس عمارت کو چھوڑنے کا کہا تھا۔ اس عمارت کے نیچے ایک خفیہ سرنگ تھی جہاں سے وہ اس جگہ پہنچ سکتے تھے جہاں عمران، ناٹران کے ساتھ موجود تھا۔

عمران چھت پر ان سب کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا اور بار بار دوربین آنکھوں سے لگا کر اس عمارت کا جائزہ لے رہا تھا جسے چاروں طرف سے کافرستانی سیکرٹ سروس نے گھیر لیا تھا۔ اسی لمحے ناٹران سیڑھیاں چڑھتا ہوا تیزی سے اوپر آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں کافی کے دومگ تھے۔

”عمران صاحب میں کافی بنا لایا ہوں“...... ناٹران نے کہا تو

عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔
"ٹھیک ہے۔ میری کافی سامنے میز پر رکھ دو۔ میں آرام سے پی لوں گا"...... عمران نے کہا۔
"آپ پریشان نہ ہوں۔ میں نے مس جولیا کو جس خفیہ راستے کا بتایا ہے وہ بے حد سیف ہے۔ اگر مس جولیا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سرنگ میں آ جائیں پھر ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ کافرستانی سیکرٹ سروس کی فورس اگر عمارت کو میزائلوں اور بموں سے بھی اُڑا دے گی تب بھی وہ سرنگ محفوظ رہے گی اور وہ سب اطمینان سے یہاں پہنچ جائیں گے"...... ناٹران نے عمران کی بے چینی دیکھ کر اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔
"ایسا تب ہی ہو گا نا جب وہ سرنگ میں داخل ہو جائیں گے۔ اگر شاگل اور اس کی فورس نے فوراً اس عمارت پر حملہ کر دیا تو پھر کیا وہ سب بچ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں۔ اس عمارت کو بھی شاگل اور اس کے ساتھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے"...... ناٹران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا
عمران حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔
"کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ عمارت بم ا میزائل پروف ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"جی ہاں۔ میں نے مس جولیا سے بات کرنے سے پہلے ا ساتھی صادق سے بات کی تھی اور میں نے اسے عمارت کے تما

حفاظتی انتظامات آن کرنے کا حکم دیا تھا۔ عمارت میں ایک خصوصی سسٹم لگا ہوا ہے جس سے عمارت کے اندر اور باہر ایک ایسی ریز پھیل جاتی ہے جس میں نہ تو کسی بم کے بلاسٹ ہونے سے نقصان ہوتا ہے اور نہ میزائل بلاسٹ ہونے سے۔ ایسا سسٹم پہلے سے ہی آن تھا لیکن میں نے صادق سے کہہ کر ڈبل سسٹم آن کرا دیا ہے۔
اب اگر شاگل اس عمارت پر ایٹم بم بھی گرا دے تب بھی عمارت پر کوئی اثر نہیں ہو گا"...... ناٹران نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔
"یہ بات تم پہلے ہی بتا دیتے تو مجھے اس قدر بے چین اور پریشان تو نہ ہونا پڑا۔ میں خواہ مخواہ بے چینی اور پریشانی میں اپنا دو لیٹر خون خشک کر چکا ہوں"...... عمران نے کہا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔
"آپ کو اپنے ساتھیوں کی بے حد فکر تھی ۔ اسی لئے آپ ان کے لئے پریشان ہو رہے تھے"...... ناٹران نے کہا۔
"کسی اور کی مجھے فکر نہیں ہے۔ بس تمہاری بھابھی کا خیال تھا کہ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"آپ کہہ دیتے ہیں لیکن کبھی کسی کو میری بھابھی بناتے نہیں"۔ ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"میرے خیال میں آپ مس جولیا کی بات کر رہے ہیں"۔

ناٹران نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس خیال کو اپنے تک ہی محدود رکھنا۔ اگر رقیبِ روسفید کو تمہارے خیال کا پتہ چل گیا تو پھر وہ نہ تمہیں چھوڑے گا اور نہ مجھے"...... عمران نے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"رقیب روسفید۔ یہ کون ہے"...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ عمران، جولیا اور تنویر کے ٹرائی اینگل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اس لئے وہ حیران ہو رہا تھا۔

"ایک ہی تو ہے۔ جو نہ اپنی بارات نکالنے کے راضی ہوتا ہے اور نہ میری بارات سجنے دیتا ہے"...... عمران نے کراہ کر کہا۔

"پتہ تو نہیں لیکن آپ کے ساتھیوں کے ساتھ کافی عرصے سے کام کر رہا ہوں۔ میں نے کئی بار سنا بھی ہے کہ آپ رقیبِ روسفید اکثر تنویر کو ہی کہتے ہیں شاید"...... ناٹران نے کہا۔

"اور اس کے سوا کون ہو سکتا ہے رقیبِ روسفید"...... عمران نے کہا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ کافی پئیں تب تک میں کافرستانی سیکرٹ سروس کی فورس پر نظر رکھتا ہوں"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی دور بین میز پر رکھ دی تھی۔ ناٹران اٹھا تو عمران نے دوربین سے تھما دی اور ناٹران دور بین لے کر چھت کے کنارے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے یہ کیا"...... اچانک ناٹران نے بری طرح سے اچھلتے

ہوئے کہا۔ عمران جو خاموشی سے کافی کے سپ لے رہا تھا ناٹران کی بات سن کر اچھل پڑا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"لگتا ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو پکڑ لیا ہے"۔ ناٹران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے کافی کا مگ میز پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پلٹ کر تیزی سے اس طرف بڑھا جہاں ناٹران کھڑا تھا۔

"مجھے دو ٹیلی سکوپ"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے ٹیلی سکوپ اسے دے دی۔ عمران نے ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور دوسری عمارت کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

ٹیلی سکوپ پر دوسری عمارت کا منظر دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمارت کا گیٹ کھلا ہوا تھا اور اندر سے کافرستانی سیکرٹ سروس کے اہلکار کاندھوں پر چند افراد کو اٹھائے باہر نکل رہے تھے۔ ان کے کاندھوں پر موجود افراد بے ہوش دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے دور بین سے جب فوکس کر کے ان بے ہوش افراد کو دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ واقعی اس کے ساتھی ہی تھے۔

گیٹ کے پاس ایک بڑا اور بند باڈی والا ٹرک موجود تھا جس کا عقبی حصہ کھلا ہوا تھا اور اہلکار اس کے بے ہوش ساتھیوں کو لے

کر اسی ٹرک کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے کافرستانی سیکرٹ سروس نے عمارت پر بے ہوشی کے بم پھینکے تھے۔ ایسے بم جن کے پھٹتے ہی ہمارے ساتھی بے ہوش ہو گئے تھے اور اب وہ انہیں نکال کر باہر موجود ایک بند باڈی والے ٹرک میں لے جا کر ڈال رہے ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''ہاں۔ اور میرے ساتھیوں کو بروقت وہاں سے نکلنے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ میں کافی پینے تمہاری طرف آ گیا اتنی دیر میں فورس نے عمارت میں بم پھینک دیئے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اب شاید یہ ہمارے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے''۔ ناٹران نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ اس کے سوا شاگل انہیں اور کہاں لے جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر کافرستانی فورس یہاں پہنچی کیسے۔ میرا یہ ٹھکانہ تو بے حد محفوظ تھا''...... ناٹران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہم ایک بیس کیمپ تباہ کر کے یہاں پہنچے تھے اور مسلسل ایک بند باڈی والی وین میں سفر کرتے رہے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی مقام پر ہمیں چیک کر لیا گیا ہو اور کسی طریقے سے ہمیں مسلسل فالو

کیا جاتا رہا ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ممکن ہے بہرحال اب کیا کرنا ہے''...... ناٹران نے پوچھا۔

''ہمیں انہیں روکنا ہو گا۔ اگر شاگل انہیں ہیڈ کوارٹر لے گیا تو پھر ہمیں جا کر اس کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا پڑے گا جبکہ ہم یہاں ایک رسکی مشن پر آئے ہیں جس کے لئے ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ ہم دوسرے معاملات میں پھنس جائیں اور اصل مشن سے ہٹ جائیں اور دشمن اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''تب پھر ہمیں ان پر راستے میں ہی کہیں حملہ کرنا پڑے گا تاکہ ہم ان سے اپنے ساتھی چھڑا سکیں''...... ناٹران نے کہا۔

''اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔ وہ دوربین آنکھوں سے لگائے مسلسل اپنے اور ناٹران کے ساتھیوں کو بند باڈی کے ٹرک میں منتقل ہوتے دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں عمارت میں موجود دس کے دس افراد جن میں چھ عمران کے اور چار ناٹران کے ساتھی تھے بند باڈی والے ٹرک میں ڈال دیئے گئے اور پھر ٹرک کا عقبی حصہ بند کر دیا گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے کافرستانی سیکرٹ سروس کی فورس اور ٹرک کو وہاں سے روانہ ہوتے دیکھا۔ کافرستانی فورس کی دس جیپیں تھی جن میں سے پانچ جیپیں ٹرک کے آگے آ گئی تھیں اور پانچ

جیپیں ٹرک کے پیچھے تھیں۔ وہ شاید راستے میں کسی حملے کے خدشے سے بچنے کے لئے ٹرک کو سنٹر میں رکھ کر لے جا رہے تھے۔ عمران نے یہ بھی دیکھا تھا کہ فورس کے کئی جوان عمارت کے اندر چلے گئے تھے اور انہوں نے اندر جاتے ہی عمارت کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اس کے اور ناٹران کے ساتھیوں کو لے جانے والا ٹرک اور کافرستانی فورس کی جیپیں مین راستے کی طرف جانے کی بجائے دوسری سڑک کی طرف مڑ گئی تھیں جو عمارت کے عقبی سمت سے جاتی تھیں۔

''یہ عقبی راستے سے کیوں جا رہے ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''عقبی راستے سے۔ لیکن عقبی راستے سے تو انہیں ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں کافی وقت لگے گا۔ انہیں مین سڑک پر جانے کے لئے دریائے کاربان کو عبور کرنا پڑے گا جس سے انہیں ہیڈ کوارٹر جانے میں خاصا وقت لگ جائے گا''...... ناٹران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ ممکنہ حملے کے ڈر سے اس طرف جا رہے ہوں کہ کہیں ہم راستے میں ان پر حملہ کر کے ان سے اپنے ساتھی چھڑانے کی کوشش نہ کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''شاید ایسا ہی ہو''...... ناٹران نے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ دریائے کاربان کے پل کو کراس کر کے ہی مین سڑک پر جائیں گے''...... عمران نے آنکھوں سے دور

بین ہٹاتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ اس پل کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے جہاں سے گزر کر یہ مین سڑک اور پھر اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف جانے والے راستے کی طرف جا سکیں''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''دریائے کاربان کا پل یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے''۔ عمران نے سوچنے والے انداز میں پوچھا۔

''چار کلو میٹر کا فاصلہ ہے''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''کیا پل کی طرف جانے کا کوئی اور راستہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''عقبی سڑک کی طرف کئی ایسے راستے ہیں جو مختلف اطراف سے نکلتے ہیں لیکن سب کے سب اس پل کی طرف ہی جاتے ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''پل پر رش ہوتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ پل پر رش نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ چونکہ شہر جانے کے لئے یہ کافی طویل راستہ ہے اس لئے بہت کم لوگ ہی اس طرف جاتے ہیں البتہ دوسرے علاقوں سے آنے والے افراد اسی پل سے ہی گزر کر مین سڑک کی طرف جاتے ہیں یا پھر اس طرف آتے ہیں جہاں ہم موجود ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''تو پھر آؤ۔ ہمیں ان سے پہلے پل پر پہنچنا ہے۔ وہیں ہم ان سے اپنے ساتھیوں کو چھڑائیں گے''...... عمران نے کہا۔

"چلیں"...... ناٹران نے بغیر کسی عذر کے کہا۔ دونوں سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گئے۔ باہر نکلنے سے پہلے ناٹران عمران کو عمارت کے ایک خفیہ سٹور روم میں لے گیا جہاں اسلحہ موجود تھا۔

عمران اور ناٹران نے وہاں سے مخصوص اسلحہ اٹھایا اور پھر دونوں تیزی سے باہر آ گئے۔ کچھ ہی دیر میں دونوں ایک کار میں سوار ہو کر عمارت سے نکلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ ناٹران نے سنبھال لی تھی جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ ڈبل سلنڈر والی کار انتہائی تیز رفتاری سے مختلف راستوں پر دوڑ رہی تھی۔ چار کلو میٹر کا فاصلہ زیادہ نہیں تھا لیکن چونکہ وہ مختلف گلیوں اور بازاروں سے ہوتے ہوئے آئے تھے اس لئے انہیں کاربان دریا کے پل تک پہنچنے میں پندرہ منٹ لگ گئے تھے۔ پل پر واقعی اکا دکا گاڑیاں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔

ناٹران کار پل پر لایا تو پل پر کافرستانی سیکرٹ سروس کی فورس کا کاروان نہ پا کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔

"کہاں رکنا ہے"...... ناٹران نے پوچھا۔

"ابھی یہیں رکو۔ کافرستانی فورس جب یہاں آئے گی تو ان کے آتے ہی ہم آگے بڑھ جائیں گے۔ ہم ان کے کاروان سے آگے رہیں گے تاکہ موقع ملتے ہی ہم ان پر حملہ کر سکیں"۔ عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا کر کار پل کی سائیڈ سے لگا

دی۔

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد انہیں سائیڈ سڑک سے کافرستانی سیکرٹ سروس کی جیپیں اس طرف مڑتی دکھائی دیں۔

"چلو"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے فوراً کار آگے بڑھا دی اور کار پل پر لا کر آگے بڑھنا شروع ہو گیا۔

"ان جیپوں سے پانچ سو میٹر کا فاصلہ رکھو تاکہ انہیں شک نہ ہو کہ ہم ان پر نظر رکھ رہے ہیں"...... عمران نے بیک مرر سے جیپوں کو پل پر چڑھتے دیکھ کر کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے کار کی رفتار قدرے بڑھا دی۔ عمران کی نظریں بدستور بیک مرر سے پل پر آنے والی جیپوں پر جمی ہوئی تھیں۔ پانچ جیپوں کے بعد بند باڈی والا ٹرک بھی پل پر آ گیا۔ چونکہ پل کافی پرانا تھا اس لئے اس پل پر بھاری ٹریفک کو انتہائی آہستہ رفتار سے چلایا جاتا تھا۔ ٹرک کی رفتار پل پر آتے ہی کم ہو گئی تھی اس لئے جیپیں بھی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھیں۔

عمران نے سامنے دیکھا۔ اس وقت پل پر دوسری گاڑیاں بے حد کم تھیں جو ان سے کافی فاصلے پر تھیں۔ ان کی کار اب پل کے سنٹر میں آ گئی تھی۔ پل چونکہ پرانا تھا اور سالخوردہ تھا اس لئے ہلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس سے تیز اور عجیب آوازیں نکل رہی تھیں جیسے بہت سے بھوت مل کر چیخ رہے ہوں۔

"بس ٹھیک ہے۔ روک دو کار اور اسے موڑ کر اس کا رخ جیپوں

کی طرف کر دو"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے کار سائیڈ میں
کے سٹیئرنگ بجلی کی سی تیزی سے گھما دیا۔ کار کسی تیز رفتار لٹو
طرح گھومی۔ اس تیزی سے کار گھومنے کی وجہ سے پل بری طر
سے ہل کر رہ گیا تھا۔ جیسے ہی ناٹران نے کار گھمائی عمران نے بر
رفتاری سے جیب سے منی میزائل گن نکالی اور اپنا ہاتھ کار کی کھڑ
سے باہر نکال لیا۔ کھڑکی سے ہاتھ باہر نکالتے ہی اس نے سا
سے آتی ہوئی ایک جیپ کا نشانہ لیا اور منی میزائل گن کا بٹن پریس
کر دیا۔

منی میزائل گن سے سگار جیسا میزائل نکلا اور شعلے چھوڑتا ہوا
بجلی کی سی تیزی سے جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ جیپ کا فاصلہ چونکہ
پانچ سو میٹر کا تھا اس لئے پانچوں جیپوں کے ڈرائیوروں نے شعلے
برساتا میزائل اپنی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔ میزائل دیکھتے ہی ان
سب نے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں جیپوں کے سٹیئرنگ گھما
لئے جس کے نتیجے میں کوئی جیپ دائیں طرف مڑ گئی تو کوئی بائیں
جانب اور جیپوں کے سائیڈ میں ہوتے ہی میزائل بند باڈی والے
ٹرک کی طرف لپکا۔ میزائل کو ٹرک کی طرف جاتے دیکھ کر نہ صرف
عمران بلکہ ناٹران نے بھی جبڑے بھینچ لئے۔

میزائل ٹرک کے فرنٹ کے نچلے حصے سے ٹکرایا۔ ایک زور دا
دھماکہ ہوا اور انہوں نے ٹرک کو پوری قوت سے ہوا میں اچھلتے اور
سائیڈ میں موجود پل کے پلرز کی طرف بڑھتے دیکھا۔ دوسرے لمحے

ک پلرز سے ٹکرا کر انہیں توڑتا ہوا دریا میں گرتا نظر آیا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہو گیا"...... ناٹران نے ٹرک کو دریا میں گرتے
یکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جیپوں میں موجود
افرستانی سیکرٹ سروس کی فورس چھلانگیں لگاتی ہوئی جیپوں سے
تری اور انہوں نے ان کی کار کی طرف فائرنگ کرنی شروع کر
ی۔ ماحول یکلخت تیز فائرنگ کی آواز سے گونج اٹھا۔

"کار پیچھے لو جلدی"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ناٹران
نے فوراً گیئر بدلا اور کار تیزی سے بیک کرتا چلا گیا۔ مشین گنوں کی
گولیاں ان کی کار کے دائیں بائیں سے گزر رہی تھیں۔ انہیں کار
پیچھے لے جاتے دیکھ کر دو جیپیں تیزی سے حرکت میں آئیں اور
ان کی طرف لپکیں۔ جیپوں کی سائیڈ سیٹوں پر بیٹھے دو افراد مشین
گنیں لے کر کھڑے ہو گئے تھے اور انہوں نے ان کی کار پر لگاتار
فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔

عمران نے جیپوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ایک بار پھر منی
میزائل گن کھڑکی سے باہر نکالی اور یکے بعد دیگرے دو بار بٹن
پریس کر دیئے۔ میزائل گن سے دو میزائل نکلے اور تیزی سے جیپوں
کی طرف بڑھے۔ ڈرائیوروں نے میزائل دیکھ کر ایک بار پھر جیپیں
سائیڈوں میں کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس بار میزائل
اس انداز میں فائر کئے تھے کہ جیپیں جس طرف مڑتیں میزائل ان
سے ضرور ٹکراتے اور پھر یہی ہوا۔ دونوں میزائل جیپوں سے ٹکرائے

اور جیپوں کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ پل کی سائیڈوں پر موجود مسلح افراد پلروں کی آڑ لے کر ان کی طرف مسلسل فائرنگ کر رہے تھے لیکن جیسے ہی جیپیں تباہ ہوئیں ایک لمحے کے لئے ان کی طرف سے فائرنگ رک گئی۔

''تم دریا کے کنارے کی طرف چلے جاؤ۔ میں جلد ہی تمہیں کال کروں گا''...... عمران نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

''اور ہمارے ساتھی جو دریا برد ہو گئے ہیں''...... ناٹران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میں انہیں ہی لینے جا رہا ہوں۔ سب کے سب چونکہ کار میں نہیں بیٹھ سکیں گے اس لئے اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ کوئی بند باڈی والی وین لے کر یہاں پہنچ جائیں تاکہ ہم سب ایک ساتھ یہاں سے نکل سکیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ناٹران اس سے مزید بات کرتا عمران نے چلتی کار سے باہر چھلانگ لگا دی۔

کار سے باہر آتے ہی وہ پل پر بنی ہوئی سڑک پر پہلو کے بل گرا اور پلٹیاں کھاتا چلا گیا۔ تھوڑی سی پلٹیاں کھا کر اس نے خود کو سنبھالا اور پھر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اٹھتے ہے وہ تیزی سے پل کی اس سائیڈ کی طرف دوڑتا چلا گیا جس سائیڈ میں بند باڈی والا ٹرک دریا میں گرا تھا۔ دوڑتے دوڑتے عمران نے پوری قوت سے ہوا میں چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح بلند ہوتا چلا گیا اور

پھر وہ پل کے جنگلے اور ایک پلر کے اوپر سے گزرتا ہوا دریا کی طرف آیا اور دریا میں گرتا چلا گیا۔

ناٹران نے عمران کو دریا میں چھلانگ لگاتے دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے فوراً کار گھما کر سیدھی کی اور پھر اسے تیزی سے دوڑاتا لے گیا۔ اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور تشویش دکھائی دے رہی تھی۔ ایک تو عمران کے غلط نشانے کی وجہ سے ٹرک اچھل کر دریا میں جا گرا تھا اور اب عمران نے بھی دریا میں چھلانگ لگا دی تھی۔

یہ تو ٹرک کی باڈی بے حد ہارڈ تھی جس کی وجہ سے میزائل کے دھاکے سے ٹرک کے ٹکڑے نہیں اُڑے تھے ورنہ ٹرک کی تباہی سے ٹرک کے پچھلے حصے میں موجود ان کے ساتھیوں کے بھی ٹکڑے ہو جاتے لیکن ٹرک بند باڈی کا تھا اس لئے وہاں موجود اس کے ساتھی ٹرک سے باہر نہیں نکل سکتے تھے اور اگر ٹرک کے کیبن میں پانی بھر جاتا تو پھر ان کے ساتھیوں کا زندہ بچنا مشکل ہو سکتا تھا کیونکہ وہ ایک مخصوص وقت تک تو اپنا سانس روک سکتے تھے اور اگر انہیں زیادہ وقت تک پانی کے اندر رہنا پڑتا تو پھر یقیناً ان کا دم گھٹ جاتا۔

عمران ان کی مدد کے لئے دریا میں کود تو گیا تھا لیکن اگر ٹرک زیادہ گہرائی میں ہوتا تو اسے ٹرک تک پہنچنے میں بھی وقت لگ سکتا تھا اور اس وقت تک اگر شاگل بھی اپنے مسلح افراد کو دریا میں اتار

دیتا تو سب کے ساتھ عمران بھی بری طرح سے پھنس سکتا تھا۔ پل سے اتر کر وہ دریا کے سائیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا تا کہ وہ وہاں رک کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے دریا سے باہر آنے پر ان کی مدد کر سکے۔

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے آ کر پل کے اس حصے رکی جہاں کافرستانی سیکرٹ سروس کی فورس موجود تھی۔ اس کار کو ہاں رکتے دیکھ کر سائیڈوں پر موجود افراد فوراً سیدھے ہو گے اور ر جیسے ہی کار کا دروازہ کھلا شاگل انتہائی غصیلے انداز میں کار سے ل کر باہر آ گیا۔ شاگل کو کار سے نکلتے دیکھ کر فورس کی ایڑیاں بج ئیں اور ایک نوجوان تیز تیز چلتا ہوا شاگل کی کار کی طرف بڑھا۔

''آپ آ گئے چیف''...... نوجوان نے شاگل کو سیلوٹ کرتے ہوئے بڑے خوف بھرے لہجے میں کہا جو شاگل کا نمبر ٹو راجیش تھا۔

''کیا ہوا ہے یہ سب۔ کیسے ہوا ہے یہ سب''...... شاگل نے بری طرح سے بھڑکے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ راستے میں عمران اور ناٹران اپنے ساتھیوں کو چھڑانے کی کوشش کر سکتے تھے اس لئے ہم نے عقبی راستہ اختیار کیا تھا تا کہ عمران اور این ٹو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ ہم نے ان

کے ساتھی پکڑ لئے ہیں۔ یہ راستہ طویل تھا لیکن احتیاط کے پیش نظر
ہم اس طرف آ گئے تھے لیکن ......" راجیش نے شاگل کو غصے میں
دیکھ کر گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن۔ لیکن کیا نانسنس۔ جلدی بتاؤ" ...... شاگل نے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"جب ہم پل پر پہنچے تو پل کے سنٹر میں موجود ایک کار اچانک
ہماری طرف پلٹی اور پھر کار کی کھڑکی سے ایک ہاتھ نکلا جس میں
ایک عجیب ساخت کی گن تھی۔ اس سے پہلے کہ ہم کچھ سمجھتے اچانک
اس گن سے ایک شعلہ نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے ہماری طرف
بڑھا۔ شعلہ دیکھ کر میں نے چیخ چیخ کر سب کو جیپیں سائیڈ میں
ہٹانے کا کہا۔ بند باڈی والے ٹرک کے سامنے پانچ جیپیں تھیں۔
ہم نے بروقت جیپیں سائیڈ میں کر لی تھیں لیکن بند باڈی والا ٹرک
چونکہ بھاری تھا اور بڑا تھا اس لئے ٹرک کا ڈرائیور ٹرک تیزی سے
سائیڈ میں نہیں کر سکا تھا۔ جس کے نتیجے میں کار کی طرف سے
آنے والا منی میزائل ٹرک کے نچلے حصے سے ٹکرا گیا۔ چونکہ میر
قیدیوں کو لے جانے والا خصوصی دھات کا بنا ہوا مضبوط باڈی والا
ٹرک لایا تھا اس لئے میزائل نے اس ٹرک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا
تھا لیکن میزائل کے دھماکے نے ٹرک کو ہوا میں اچھال دیا تھا او
ٹرک پل کی سائیڈ کا جنگلا اور پلر توڑتا ہوا منہ کے بل دریا میں
گرا اور دیکھتے ہی دیکھتے مکمل طور پر دریا میں ڈوب گیا" .....

راجیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور ٹرک پر حملہ کرنے والی کار کا کیا ہوا" ...... شاگل نے غصے
سے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے دو جیپوں کو کار کی طرف دوڑایا تھا چیف لیکن کار میں
سوار مجرموں نے ہماری دونوں جیپیں منی میزائل مار کر تباہ کر دی
تھیں اور پھر کار بھگا لے گئے تھے۔ پھر کار سے ایک آدمی کود کر
باہر نکلا اور اس نے فوراً اٹھتے ہی دریا کی طرف دوڑ لگا دی اور
دوڑتے دوڑتے وہ پوری قوت سے دریا میں کود گیا۔ اس کے دریا
میں کودتے ہی کار کا ڈرائیور کار دوڑا لے گیا تھا" ...... راجیش نے
کہا۔

"دریا میں ایک آدمی کودا تھا۔ کون تھا وہ۔ کیا تم نے اس کی
شکل دیکھی تھی" ...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"نو چیف۔ وہ ہم سے بہت دور تھا۔ میں اس کی شکل نہیں دیکھ
سکا تھا" ...... راجیش نے کہا۔

"نانسنس۔ وہ عمران کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نے تمہاری
فورس پر حملہ کیا تھا تاکہ وہ تم سے اپنے ساتھیوں کو چھڑا کر لے جا
سکے لیکن جیپیں اچانک سائیڈوں میں ہونے کی وجہ سے اس کا فائر
کیا ہوا منی میزائل ٹرک سے جا ٹکرایا تھا اور ٹرک اچھل کر دریا میں
جا گرا تھا۔ ٹرک کو دریا میں گرتے دیکھ کر عمران نے بھی کار سے
نکل کر دریا میں چھلانگ لگا دی تا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو ٹرک

سمیت دریا میں ڈوبنے سے بچا سکے“...... شاگل نے کہا۔

”یس چیف۔ یہ ممکن ہے“...... راجیش نے کہا۔

”ممکن ہے تو تم یہاں کھڑے جھک کیوں مار رہے ہو نانسنس۔ تم نے اپنے آدمیوں کو دریا میں کیوں نہیں اتارا اب تک۔ تمہیں چاہئے تھا کہ عمران کو پکڑنے کے لئے اور دریا میں گرے ہوئے ٹرک کو تباہ کرنے کے لئے فوری طور پر اپنے ساتھیوں کو دریا میں بھیج دیتے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹرک سے نکلنے اور فرار ہونے کا کوئی موقع نہ ملتا۔ اس طرح عمران بھی ہماری گرفت میں آ سکتا تھا“...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی اتار دیتا ہوں اپنے ساتھیوں کو دریا میں“...... راجیش نے کہا۔

”نانسنس۔ کتنی دیر ہوئی ہے ٹرک کو دریا میں گرے“...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

”پندرہ منٹ ہو چکے ہیں چیف“...... راجیش نے خوف سے حلق میں تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

ہونہہ۔ پندرہ منٹ۔ اب تک تو عمران ٹرک تک پہنچ چکا ہو گا اور وہ اپنے ساتھیوں کو بھی ٹرک سے نکال کر لے گیا ہو گا۔ تم واقعی نانسنس ہو راجیش۔ بہت بڑے نانسنس۔ تمہارے پاس عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے“...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا تو راجیش نے ہونٹ بھینچ کر سر جھکا لیا۔

”اب سر جھکائے کیوں کھڑے ہو نانسنس۔ اتارو اپنے آدمی دریا میں اور ان سے کہو کہ وہ فوراً طاقتور بم لے کر دریا میں کود جائیں اور ٹرک کو تباہ کر دیں تاکہ ٹرک کے اندر موجود پاکیشیائی ایجنٹ اور باہر موجود نانسنس علی عمران بھی ہلاک ہو جائے“۔ شاگل نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی اپنے ساتھیوں کو دریا میں اتار دیتا ہوں۔ ابھی ایک منٹ میں“...... راجیش نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاگل کے دماغ پر جب چھپکلی سوار ہوتی تھی تو پھر وہ غصے سے اندھا ہو جاتا تھا اور اسے خود بھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ پہلے کیا کہہ رہا تھا اور اب کیا کہہ رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ شاگل، راجیش سے کچھ اور کہتا وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے چیخ چیخ کر اپنے آدمیوں کو دریا میں اترنے کی ہدایات دینی شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں کئی مسلح افراد واٹر پروف بم لے کر دریا میں چھلانگیں لگا رہے تھے۔

”میں نے اپنے آدمیوں کو دریا میں اتار دیا ہے چیف۔ وہ واٹر پروف بم لے کر گئے ہیں۔ ٹرک پر بم لگاتے ہی وہ واپس آ جائیں گے تو میں ان بموں کو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے فوراً بلاسٹ کر دوں گا“...... راجیش نے واپس آ کر شاگل کو بتاتے ہوئے کہا۔ شاگل دریا کے کنارے پر موجود جنگلے کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا اور جھک کر دریا میں چھلانگیں لگانے والے آدمیوں کو دیکھ رہا تھا جو

پانی میں ماہر تیراکوں کی طرح نیچے چلے گئے تھے۔

”نانسنس۔ جب تک تم سے کہا نہ جائے اس وقت تک تم اپنی عقل کا استعمال ہی نہیں کرتے۔ نجانے کہاں کہاں سے نانسنس ٹرانسفر ہو کر میری سروس میں آ جاتے ہیں“...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سوری چیف۔ میں ٹرک کو دریا میں گرتے دیکھ کر بے حد اپ سیٹ ہو گیا تھا اس لئے مجھے پہلے اس کا خیال نہیں آیا تھا لیکن میں نے آپ کو ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا“...... راجیش نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”مجھے صورتحال سے آگاہ کر کے تم نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا تھا نانسنس۔ اگر تم فون پر ہی پوچھ لیتے کہ کیا کرنا ہے تو میں تمہیں اسی وقت بتا دیتا“...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری چیف“...... راجیش نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”اب پھر سر جھکا کر کھڑے ہو۔ اپنے آدمیوں کو دریا کے کناروں پر پہنچاؤ کیونکہ اگر عمران نے ٹرک سے اپنے ساتھیوں کو نکال لیا ہو گا تو وہ انہیں لے کر کناروں کی طرف ہی آئے گا۔ جیسے ہی وہ کناروں کی طرف آتے دکھائی دیں انہیں فوراً ہلاک کرا دینا“...... شاگل نے کہا۔

”یس چیف“...... راجیش نے کہا اور اس نے ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کو چیخ چیخ کر ہدایات دینا شروع کر دیں۔ اس کا حکم سنتے

ہی مسلح افراد پل کی سائیڈوں کی طرف بڑھے اور پھر وہ سائیڈوں سے نیچے اترتے ہوئے دریا کے کناروں کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ شاگل انتہائی بے چینی اور پریشانی کے عالم میں دریا کے پانی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دریا کا پانی اونچا تو تھا لیکن اس کی رفتار کم تھی۔ پانی چونکہ کافی گدلا تھا اس لئے وہ پانی کے اندر جھانک کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کہ دریا کے نیچے کیا ہو رہا تھا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک اسے اپنے ساتھیوں کے سر سطح پر ابھرتے دکھائی دیئے۔ انہیں دریا سے سر باہر نکالتے دیکھ کر شاگل کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔ راجیش نے بھی اپنے ساتھیوں کو پانی سے سر نکالتے دیکھ لیا تھا۔

”پوچھو ان سے۔ کیا انہوں نے ٹرک پر بم لگا دیئے ہیں“۔ شاگل نے راجیش سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف“...... راجیش نے کہا اور پھر وہ سر نیچے کر کے چیختے ہوئے اپنے ساتھیوں سے پوچھنے لگا۔

”یس باس۔ ہم نے ٹرک پر بم لگا دیئے ہیں“...... اس کے ایک ساتھی نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹرک کا عقبی حصہ تو نہیں کھلا ہوا تھا“...... شاگل نے چیختے ہوئے پوچھا۔

”نو چیف۔ کیبن بند ہے اور باہر سے لاکڈ ہے“...... اسی شخص نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران ابھی ٹرک کا دروازہ نہیں کھول سکا تھا۔ ان سے کہو کہ یہ فوراً کناروں کی طرف چلے جائیں اور یہ جیسے ہی کناروں کی طرف جائیں تم ریموٹ سے فوراً بم بلاسٹ کر دینا"...... شاگل نے کہا تو راجیش نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے ساتھیوں کو فوری طور پر کناروں کی طرف جانے کی ہدایات دینا شروع کر دیں۔ اس کا حکم سنتے ہی اس کے ساتھی فوراً دریا کے کناروں کی طرف تیرتے چلے گئے۔ راجیش نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نکال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ جب اس نے اپنے ساتھیوں کو دریا کے کناروں کے قریب جاتے دیکھا تو اس نے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن آن کر دیا۔ ریموٹ کنٹرول پر لگا ہوا سرخ رنگ کا بل جل اٹھا۔

"چیف آپ پیچھے ہٹ جائیں۔ میں نے ریموٹ چارجڈ کر دیا ہے۔ اب بس ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے پھر ٹرک دریا کے نیچے ہی تباہ ہو جائے گا"...... راجیش نے کہا تو شاگل سر ہلا کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ راجیش نے بھی پیچھے ہٹتے ہوئے اپنے باقی ساتھیوں کو پل سے ہٹنے کا کہا۔ جب وہ سب کافی فاصلے پر چلے گئے تو راجیش نے ریموٹ کنٹرول کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک تیز گڑگڑاہٹ ہوئی اور انہوں نے جوار بھاٹا کی طرح دریا کے پانی کو ہوا میں اچھلتے

دیکھا۔ دریا کا پانی کئی فٹ بلند ہو کر پھیل گیا تھا۔ دریا کے نیچے بند باڈی کے ٹرک پر لگے ہوئے واٹر پروف بم بلاسٹ ہو گئے تھے جن کے دھماکوں کی آوازیں تو پانی میں دب گئی تھیں لیکن دھماکوں سے تیز گونج پیدا ہوئی تھی اور دریا کے پانی کے اچھلنے کے ساتھ ساتھ پل بھی بری طرح سے لرز اٹھا تھا۔ دریا سے اچھلا ہوا پانی کافی مقدار میں پل پر بھی پھیل گیا تھا۔

"گڈ شو۔ عمران کے بارے میں تو کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اس کا کیا ہوا ہے لیکن اس کے ساتھی جو بند باڈی کے ٹرک میں موجود تھے وہ زندہ نہیں بچے ہوں گے۔ دریا کے نیچے ان کی لاشوں کے ٹکڑے پھیل چکے ہوں گے جنہیں اب دریائی جانور ہی اپنی خوراک بنائیں گے"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ہو سکتا ہے کہ جب ہمارے ساتھیوں نے دریا میں غوطے لگائے ہوں تو عمران انہیں دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا ہو اور ہمارے ساتھیوں کو واپس جاتا دیکھ کر وہ پھر سے ٹرک کو کھولنے آ گیا ہو۔ ایسی صورت میں اس کے بھی ٹکڑے اُڑ چکے ہوں گے اور اس کی لاش کے ٹکڑے بھی دریائی حیات کے کام آئیں گے"۔ راجیش نے کہا۔

"ایسا ہوا تو یہ ہماری سب سے بڑی کامیابی ہو گی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کا عذاب ہمارے سروں سے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف"...... راجیش نے کہا۔

"تم دریا کے کناروں پر اپنی سیکورٹی اور ٹائٹ کر دو۔ اگر عمران بچ گیا ہوگا تو وہ سانس لینے کے لئے ضرور پانی کی سطح پر آئے گا۔ جیسے ہی وہ کہیں دکھائی دے اسے فوراً ہلاک کر دینا"...... شاگل نے کہا۔

"اوکے چیف"...... راجیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ شاگل نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا واپس اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چال میں گہرا اعتماد تھا اور اس کا چہرہ بھی کھلا ہوا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمران بھی دریا میں ہونے والے بلاسٹ کی زد میں آ کر ہلاک ہو چکا ہوگا۔ وہ راجیش کی کال سنتے ہی فوراً اس طرف آ گیا تھا۔ وہ چونکہ کار خود ڈرائیو کر کے لایا تھا اس لئے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں اس کی کار پل پر اسی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی جس طرف سے وہ آیا تھا۔

دریا میں چھلانگ لگاتے ہی عمران نے سانس روکا اور پھر وہ انتہائی تیزی سے پانی کی گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ کافی نیچے جا کر اس نے تیزی سے اس طرف تیرنا شروع کر دیا جس طرف اس نے بند باڈی والے ٹرک کو دریا برد ہوتے دیکھا تھا۔

تیزی سے تیرتا ہوا وہ جلد ہی اس جگہ پہنچ گیا جہاں بند باڈی والا ٹرک دریا میں ڈوبا ہوا تھا۔ دریا کا پانی گدلا تھا لیکن چونکہ دریا کافی گہرا تھا اس لئے اس کا گدلا پن اوپری سطح سے بے حد کم تھا مگر پل کے پلروں کے قریب ہونے کی وجہ سے پانی کے ریلوں کا دباؤ بہت زیادہ تھا۔ عمران کو ٹرک دکھائی دے گیا تھا جو دریا میں الٹا پڑا تھا۔ ٹرک دیکھتے ہی عمران کی رفتار اور تیز ہو گئی اور وہ فوراً ہی ٹرک کے قریب پہنچ گیا۔ وہ تیزی سے تیرتا ہوا ٹرک کے عقبی حصے کی طرف آیا جہاں ایک فولادی دروازہ لگا ہوا تھا۔ دروازہ لاکڈ تھا۔ عمران نے فوراً جیب سے ایک پنسل ٹارچ جیسا آلہ نکالا اور

اسے لئے ہوئے ٹرک کے دائیں سائیڈ پر آ گیا۔ ٹرک کی فولادی دیوار کے قریب آتے ہی اس نے ٹارچ نما آلے کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹارچ نما آلے کے سرے سے سرخ رنگ کی ایک باریک سی دھار نکلنا شروع ہوگئی۔ عمران نے سرخ روشنی کی لکیر ٹرک کی دیوار پر ڈالی تو دھار جیسے فولادی دیوار میں گھستی چلی گئی اور وہاں ایک باریک سا سوراخ بنا شروع ہو گیا۔ جیسے ہی فولادی دیوار میں سوراخ بننا شروع ہوا عمران کا ہاتھ تیزی سے سائیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ فولادی دیوار پر سیاہ رنگ کی ایک لکیر سی بنتی چلی گئی۔ ایک لمبی لائن کھینچ کر عمران نے سرخ روشنی کی دھار کا رخ نیچے کیا اور پھر اس کا ہاتھ نیچے ہوتا چلا گیا۔ نیچے بھی سیاہ لکیر بن رہی تھی۔ عمران نے اوپر سے نیچے کی طرف تین فٹ لمبی لکیر کھینچی اور پھر اس کا ہاتھ بائیں جانب حرکت کرنے لگا۔ نچلے حصے پر بھی اس نے لمبی لکیر کھینچی اور پھر اس نے سرخ روشنی کی دھار نیچے سے اوپر بناتے ہوئے اوپر بنی ہوئی لکیر کے ٹھیک اس پوائنٹ پر لا کر روک دی جہاں سے اس نے سرخ روشنی کی لکیر بنانے کا آغاز کیا تھا۔

اب فولادی دیوار پر ایک چوکھٹا سا بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے فوراً ٹارچ نما آلہ بند کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے قدرے پیچھے ہٹ کر چوکھٹے پر زوردار لات مار دی۔ اس کی لات کے لگتے ہی دیوار کا چوکھٹا ٹوٹ کر اندر گرتا چلا گیا۔ اب

دیوار میں ایک بڑا خلاء دکھائی دے رہا تھا۔ خلاء بنتے ہی عمران تیزی سے کیبن کے اندر چلا گیا۔ کیبن میں اندھیرا تھا اس نے کیبن میں جاتے ہی جیب سے پھر ٹارچ نما آلہ نکالا اور اس پر لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ اس بار ٹارچ نما آلے سے سرخ رنگ کی روشنی کی لکیر نکلنے کی بجائے ٹارچ کی طرح تیز روشنی پھوٹ پڑی تھی۔ عمران نے روشنی نیچے کی تو اسے وہاں اپنے ساتھی پڑے ہوئے دکھائی دیئے جن کے ہاتھ اور پاؤں مضبوط رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور وہ پانی کے اندر بری طرح سے مچل رہے تھے۔ عمران نے فوراً ٹانگ سے بندھی ہوئی چمڑے کی بیلٹ سے ایک باریک دھار والا خنجر نکالا اور ٹارچ کی روشنی میں اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے نیچے جاتے ہی سب سے پہلے صفدر کو پکڑا اور پھر اس نے خنجر سے اس کے ہاتھوں اور پیروں کی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔ صفدر اور باقی سب نے بھی عمران کو دیکھ لیا تھا اس لئے انہوں نے خود کو رسیوں سے آزاد کرنے کی مزاحمت کرنا چھوڑ دی تھی۔ عمران نے صفدر کی رسیاں کھول کر اسے اشارے سے فوراً کیبن سے نکلنے کا کہا تو صفدر سر ہلا کر کیبن سے باہر نکل گیا۔ عمران نے باری باری سب کی رسیاں کاٹیں اور پھر وہ سب تیزی سے کیبن سے نکلتے چلے گئے۔ پانی میں انہیں پانچ منٹ سے زائد وقت ہو چکا تھا اور اب ان کے لئے مزید سانس روکنا مشکل ہو رہا تھا۔ کیبن سے باہر آتے ہی عمران نے اشاروں سے انہیں دریا سے

دور دائیں سائیڈ کی کنارے کی طرف جانے کی ہدایات دیں تو وہ سب سر ہلا کر مڑے اور تیزی سے دائیں طرف تیرتے چلے گئے۔ ان میں ناٹران کے بھی ساتھی شامل تھے جو عمران کے ساتھیوں کی طرح دلیر اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے تھے۔ دس افراد کے ٹرک سے نکل جانے کے بعد ٹرک کا وزن کم ہو گیا تھا۔ پہلے وہ ان افراد کے وزن کی وجہ سے ایک سائیڈ پر جھکا ہوا تھا۔ اب وہ پانی کے ریلوں کا دباؤ برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے وہ اسی سائیڈ میں الٹتا چلا گیا۔ جس سائیڈ میں عمران نے اندر جانے کے لئے راستہ بنایا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران نے بھی اس طرف تیرتا چلا گیا جس طرف اس کے ساتھی گئے تھے۔ اس کے ساتھی ابھی تک دریا میں ہی رکے ہوئے تھے۔ زیادہ دیر سانس روکنے کی وجہ سے ان کے چہرے سرخ ہو رہے تھے لیکن وہ ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں تھے۔ عمران، تنویر اور صفدر کو آتے دیکھ کر وہ سب مڑے اور پھر تیزی سے آگے کی طرف تیرتے چلے گئے۔ شدید مشکل میں ہونے کے باوجود وہ مزید پانچ منٹ تک دریا میں تیرتے رہے تھے۔ دس منٹوں کے بعد جب ان کے لئے سانس روکنا ناممکن ہو گیا تو وہ اوپر کی طرف تیرنا شروع ہو گئے اور پھر سطح پر جاتے ہی انہوں نے اپنے سر پانی سے باہر نکالے اور گہرے گہرے سانس لینا شروع ہو گئے۔ عمران نے پانی سے سر باہر نکال کر دیکھا تو وہ پل سے کافی دور آ گئے تھے۔ پل پر کافرستان

سیکرٹ سروس کی فورس دوڑتی بھاگتی پھر رہی تھی۔ کچھ افراد مشین گنیں لے کر پل کی سائیڈوں سے ہوتے ہوئے دریا کے کناروں کی طرف آ رہے تھے۔ انہیں کناروں کی طرف آتے دیکھ کر عمران زہریلے انداز میں مسکرانے لگا۔

”تھینک گاڈ کہ تم وقت پر آ گئے تھے ورنہ شاید ہم بند باڈی کے ٹرک میں ہی ہلاک ہو جاتے۔ ایک تو ہم بری طرح سے بندھے ہوئے تھے اور دوسرا ٹرک کے کیبن میں پانی بھر گیا تھا جس کی وجہ سے ہمیں وہاں کافی دیر سانس روکنا پڑا تھا“...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کنارے کی طرف چلو پھر وہاں اطمینان سے بات کرتے ہیں۔ فورس پل کی سائیڈوں سے کناروں پر آ رہی ہے اگر انہوں نے ہمیں دیکھ لیا تو وہ فوراً اس طرف دوڑے آئیں گے“...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ سب مزید آگے کی طرف جا کر ایک کنارے کی طرف تیرتے چلے گئے۔ اسی لمحے انہیں پل کے پاس پانی بری طرح سے اچھلتا ہوا دکھائی دیا۔ تیز گونج کی آواز کے ساتھ پانی کی بڑی بڑی لہریں انہیں اپنی طرف آتی دکھائی دیں۔

”ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لو۔ جلدی۔ ورنہ پانی کی یہ تیز لہریں ہمیں اپنے ساتھ بہا لے جائیں گی“...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ تھام

لئے۔ لہریں آئیں اور وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنے کے باوجود
ان لہروں میں بری طرح سے پھنس کر رہ گئے۔ چند لمحوں تک لہریں
ان سے ٹکراتی اور انہیں ایک دوسرے سے دور دھکیلنے کی کوشش کرتی
رہیں پھر ان لہروں کا زور ٹوٹنا شروع ہو گیا۔ جیسے ہی ان کے جسم
سنبھلے انہوں نے ایک بار پھر کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔

"یہ کیا ہوا تھا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کافرستانی فورس نے دریا میں اتر کر ٹرک پر بم برسائے ہوں
گے تا کہ ٹرک کے ساتھ تم سب کے بھی ٹکڑے ہو جائیں تا کہ نہ
رہے بانس اور نہ بجے بانسری"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ہم ٹرک سے بروقت باہر آ گئے تھے
ورنہ ہمارا نجانے کیا حشر ہوتا"...... کراسٹی نے کانپ کر کہا۔

"کیا حشر ہونا تھا۔ تم سب کی لاشوں کے ٹکڑے دریا میں پھیل
جاتے اور دریا کے جانور ان ٹکڑوں پر جھپٹ پڑتے اور تم سب کو
نگل جاتے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ تیزی سے تیرتے ہوئے
پل سے کافی دور پہنچ کر وہ سب دریا کے کنارے پر پہنچ گئے۔ وہاں
گھنی جھاڑیاں تھیں۔ دریا سے باہر نکل کر وہ جھاڑیوں میں آئے
اور ستانے کے لئے وہاں بیٹھ گئے۔ اب وہ پل سے اتنے فاصلے
پر تھے کہ اگر کافرستانی سیکرٹ سروس کی فورس دوربین سے بھی انہیں
دیکھنے کی کوشش کرتی تو وہ جھاڑیوں کی وجہ سے انہیں نہیں دیکھ سکتے

تھی۔

"جب کافرستانی سیکرٹ سروس تمہیں عمارت سے لے کر بند
باڈی والے ٹرک میں ڈال کر نکلی تھی تو میں اور ناٹران فوراً تمہارے
پیچھے آ گئے تھے۔ میں تمہیں فورس کے ساتھ ان کے ہیڈ کوارٹر تک
نہیں پہنچنے دینا چاہتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس بات کا تو ہمیں بھی یقین تھا کہ آپ ضرور ہمارے پیچھے
آئیں گے اور ہمیں فورس سے چھڑا لے جائیں گے"...... صالحہ نے
کہا۔

"اپنی ہونے والی کو بچانے کے لئے ظاہر مجھے تو آنا ہی تھا"۔
عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

"فورس کے ساتھ شاید شاگل خود نہیں تھا۔ اگر وہ ہوتا تو ٹرک کو
پانی میں گرتے دیکھ کر وہ فوراً فورس کو دریا میں بھیج دیتا تا کہ تم ٹرک
سے نکل کر بھاگ نہ جاؤ۔ لیکن ٹرک کو اچانک ہوا کیا تھا۔ ہم نے
ایک زور دار دھماکہ سنا تھا اور ٹرک اچانک ہوا میں اچھل کر پل کا
کنارہ توڑتا ہوا دریا میں جا گرا تھا"...... جولیا نے پوچھا تو عمران
نے انہیں خطا ہونے والے منی میزائل کے بارے میں بتا دیا۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ وہ ہمیں اپنے ساتھ لے
جانے کے لئے ہارڈ فولاد والا ٹرک لائے تھے اگر کوئی عام ٹرک ہوتا
تو ہم آپ کے ہاتھوں آپ کے ہی فائر کئے ہوئے میزائل کا نشانہ
بن جاتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہوا ہے ورنہ ہم کافرستانی فورس کی بجائے عمران صاحب کے ہاتھوں ہی ہلاک ہو جاتے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جو ہونا تھا ہو گیا۔ ہم سب زندہ ہیں ہمارے لئے یہی بہت ہے۔ اب یہاں سے نکل چلو۔ دریا میں جانے والی فورس جب ٹرک کا کیبن کھولے گی تو انہیں وہاں ہم دکھائی نہیں دیں گے تو وہ فوراً اس سارے علاقے کو گھیر لیں گے اور ہمیں ایک بار پھر ان سے نبرد آزما ہونا پڑے گا اور ہم اس بار ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے کیونکہ ان سے لڑنے کے لئے ہمارے پاس اسلحہ موجود نہیں ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ناٹران کو کال کرتا ہوں۔ وہ یہیں ہمارے ارد گرد ہی کہیں موجود ہے“...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ سے ناٹران کو کال کرنی شروع کر دی۔ جلد ہی عمران کا اس سے رابطہ ہو گیا۔

”میں نے آپ کو دریا سے نکلتے دیکھ لیا ہے۔ میں سڑک کے کنارے پر ہوں اور اپنے ساتھی کا انتظار کر رہا ہوں جو بند باڈی والی ایک وین لے کر آ رہا ہے۔ جیسے ہی وہ آئے گا میں وین لے کر آپ کے پاس آ جاؤں گا۔ اوور“...... ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”کتنی دیر میں وین یہاں پہنچ جائے گی“...... عمران نے پوچھا۔

”زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں۔ تب تک آپ جھاڑیوں میں ہی چھپے رہیں۔ فورس دریا کے کناروں پر ہے لیکن وہ آپ سے کافی فاصلے پر ہے۔ اوور“...... ناٹران نے جواب دیا۔

”کیا تم فورس پر نظر رکھ رہے ہو۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ پل پر شاگل بھی موجود ہے اور دریا میں کچھ افراد کودے تھے جو کچھ ہی دیر میں باہر آ گئے تھے۔ جب وہ کناروں کی طرف گئے تو دریا میں زبردست بھونچال آیا تھا اور دریا کا پانی بری طرح سے اچھل پڑا تھا۔ شاید شاگل کے کہنے پر دریا میں گرنے والے ٹرک پر بم لگائے گئے تھے جس سے ٹرک کو تباہ کر دیا گیا ہے تاکہ اندر موجود کسی کو بھی ٹرک سے باہر نکلنے کا موقع نہ مل سکے۔ دریا میں بلاسٹ ہوتے دیکھ کر میں پریشان ہو گیا تھا اور مجھے اس بات کی فکر ہو رہی تھی کہ کہیں فورس نے آپ کے ساتھیوں کو ٹرک سے باہر نکالنے سے پہلے ہی ٹرک کو نہ اُڑا دیا ہو لیکن چند ہی لمحوں بعد میں نے جب پل سے کافی دُور آپ کو اپنے تمام ساتھیوں سمیت پانی سے سر نکالتے دیکھا تو میں مطمئن ہو گیا تھا۔ اوور“۔ ناٹران نے جواب دیا۔

”او کے۔ ہم وین کا انتظار کر رہے ہیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”جیسے ہی وہ آتا ہے میں آپ کو انفارم کرتا ہوں۔ اوور“۔ ناٹران نے کہا تو عمران نے او کے اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم

کر دیا۔

''دریا کے نیچے ٹرک کو بموں سے اُڑا کر کیا وہ مطمئن ہو جائیں گے کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''انہیں مطمئن ہونا تو چاہئے۔ دریا میں انہیں ٹرک جس حالت میں ملا ہو گا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ تم سب ٹرک کے اندر ہی موجود تھے اور تمہیں وہاں سے نکلنے کا موقع نہیں ملا اور تم سب ٹرک کی تباہی کا شکار بن گئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ناٹران نے بتایا ہے کہ اس نے پل پر شاگل کو بھی دیکھا ہے۔ کیا شاگل آسانی سے یہ بات مان لے گا کہ ہم واقعی ہلاک ہو گئے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''یقین نہ کرنے کا اس کے پاس کوئی جواز نہیں ہے۔ البتہ وہ میری تلاش میں سرچ کرتے ہوئے اس طرف آ سکتے ہیں کیونکہ میں ان کی نظروں کے سامنے ہی دریا میں کودا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ تمہاری تلاش میں یہاں آ سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ انہیں میں دریا میں نظر نہیں آیا ہوں گا تو انہوں نے میری تلاش میں ارد گرد کے علاقوں میں ہی سرچ کرنا ہے۔ خاص طور پر وہ دریا کے کناروں کا جائزہ لیں گے۔ وہ ہیلی کاپٹر نہیں لائے ہیں اس لئے انہیں یہاں تک پہنچنے میں کافی وقت لگ

جائے گا تب تک ناٹران کا ساتھی اسٹیشن ویگن لے کر یہاں پہنچ جائے گا اور ہم یہاں سے نکل جائیں گے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دس منٹ کے بعد عمران کی کلائی میں ضربیں لگنا شروع ہوئیں تو وہ چونک پڑا۔ اس نے فوراً واچ ٹرانسمیٹر آن کر لیا۔

''یس۔ پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ۔ اوور''...... عمران نے کال رسیو کرتے ہوئے کہا۔

''میں بول رہا ہوں۔ اوور''...... ناٹران کی آواز سنائی دی۔

''ادھر بھی میں ہی بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

''اسٹیشن ویگن آ چکی ہے۔ آپ جس جگہ موجود ہیں۔ وہاں سے شمال مغرب کی طرف آ جائیں۔ دو سو قدم کے فاصلے پر ایک کچی سڑک موجود ہے۔ میں آپ کو وہیں ملوں گا''...... ناٹران نے کہا تو عمران اوکے کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ تیز تیز چلتے ہوئے اس طرف بڑھتے چلے گئے جس طرف ناٹران نے انہیں آنے کا کہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب ناٹران کے پاس تھے۔ ناٹران انہیں کچھ فاصلے پر موجود ایک سیاہ رنگ کی اسٹیشن کے پاس لے گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اسٹیشن ویگن میں سوار ہونے کے لئے کہا اور خود ناٹران کی کار کے پاس آ گیا۔ ناٹران نے کار کی

ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں کے بعد اسٹیشن ویگن اور کار کچی سڑک پر دوڑنا شروع ہو گئیں۔ عمران خاموش بیٹھا کسی گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

''کیا سوچ رہے ہیں''...... ناٹران نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔

''یہی کہ آخر کافرستانی سیکرٹ سروس ہمارے ٹھکانے پر پہنچی کیسے تھی''...... عمران نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ میرا ایک آدمی کافرستانی سیکرٹ سروس میں موجود ہے۔ میں نے اس کی ڈیوٹی لگا دی ہے۔ وہ جلد ہی ہمیں ساری بات بتا دے گا کہ شاگل کو ہمارے ٹھکانے کا علم کیسے ہوا تھا''...... ناٹران نے کہا۔

''مجھے تو اس بات کی بھی پریشانی ہو رہی ہے کہ اتنی بھاگ دوڑ کے باوجود ہم ابھی تک پروفیسر رندھاوا کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا سکے ہیں کہ وہ کہاں ہے اور پاکیشیا کے خلاف کیا کر رہا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں بھی اپنے تمام سورسز استعمال کر رہا ہوں لیکن ابھی تک پروفیسر رندھاوا کے بارے میں ایک چھوٹی سی انفارمیشن بھی نہیں ملی ہے۔ لیکن بہرحال کوشش جاری ہے اور مجھے یقین ہے کہ جلد سے جلد اس کے بارے میں پتہ چل جائے گا''...... ناٹران نے کہا۔

''اس کے بارے میں انفارمیشن حاصل کرنی ہے تو پھر ہمیں

پرائم منسٹر پر نظر رکھنی پڑے گی۔ پروفیسر رندھاوا ہی اگر پاکیشیا کے خلاف کسی پلاننگ میں مصروف ہے تو پھر اس کے بارے میں کوئی اور جانتا ہو یا نہ ہو پرائم منسٹر اس سے بے خبر نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ اس پوائنٹ پر تو میں نے واقعی توجہ نہیں دی تھی''...... ناٹران نے کہا۔

''تو اب دے دو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں بھی میرے چند آدمی موجود ہیں۔ میں ان کی ڈیوٹیاں لگا دیتا ہوں تاکہ وہ پرائم منسٹر کی ایکٹویٹیز پر نظر رکھ سکیں اور ان کی کالز ٹیپ کر سکیں۔ اگر پرائم منسٹر کا پروفیسر رندھاوا سے کوئی لنک ہوا تو وہ سامنے آ جائے گا''...... ناٹران نے کہا۔

''یہ کام تمہیں پہلے کرنا چاہئے تھا۔ اب تک شاید ہم پروفیسر رندھاوا تک پہنچ چکے ہوتے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اس سلسلے میں آپ نے بھی مجھے کوئی ٹپ نہیں دی تھی اس لئے میرا اس طرف دھیان نہیں گیا تھا اور میں پروفیسر رندھاوا کی تلاش میں وزارت سائنس کو ٹٹولتا رہا تھا لیکن وزارت سائنس کے ریکارڈ میں پروفیسر رندھاوا کا کوئی نام و نشان بھی نہیں ہے''۔ ناٹران نے کہا۔

''اس کا نام و نشان اور قدموں کے نشان پرائم منسٹر ہاؤس کے

سوا تمہیں کہیں نہیں ملیں گے۔ پروفیسر رندھاوا جو کچھ کر رہا ہے اس کے پیچھے کافرستانی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کا ہاتھ ضرور ہو گا۔ ان کے احکامات کے بغیر اپنی مرضی سے کوئی بھی سائنس دان کسی ملک کے خلاف بڑی کارروائی نہیں کر سکتا“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ٹھکانے پر پہنچتے ہی اپنے ساتھیوں کو ایکٹیو کرتا ہوں اور ضرورت پڑی تو میں خود بھی پرائم منسٹر ہاؤس جا سکتا ہوں“...... ناٹران نے کہا۔

”اگر تم پرائم منسٹر ہاؤس جا سکتے ہو تو پھر مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلنا تا کہ میں جلد سے جلد اس بات کا پتہ لگا سکوں کہ اس بار کافرستان نے پاکیشیا کے خلاف ایسی کیا پلاننگ کی ہے جس سے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ واقعی اس معاملے کو آپ مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے حل کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو اپنے ساتھ ضرور لے جاؤں گا“...... ناٹران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اور ہمیں یہ کام آج ہی کرنا ہے۔ میری اطلاعات کے مطابق پاکیشیا کی تباہی کا منصوبہ مکمل ہو چکا ہے بس چند چھوٹے موٹے کام ہونے باقی ہیں۔ جیسے ہی وہ کام پورے ہوں گے پاکیشیا پر قیامت ٹوٹ پڑے گی اور دنیا سے پاکیشیا کا نام و نشان تک ختم ہو کر رہ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”اللہ نہ کرے کہ ایسا ہو۔ پاکیشیا کو تباہ کرنے کا خواب دیکھنے

والے خود ہی نیست و نابود ہو جائیں گے“...... ناٹران نے کہا۔

”ہم یہاں ان کے عزائم ہی نیست و نابود کرنے آئے ہیں لیکن ابھی تک ہمارے پاس کوئی لائن آف ایکشن نہیں ہے کہ ہم اس بات کا ہی پتہ چلا سکیں کہ کافرستان نے پاکیشیا کے خلاف کیا منصوبہ بندی کی ہے اس لئے یہ ہمارے لئے یہ رسکی مشن ہے۔ اس منصوبے کے بارے میں جو اطلاعات مجھے ملی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا کو کافرستان سے بھی خطرہ ہے اور اسرائیل سے بھی کیونکہ اطلاعات کے مطابق پاکیشیا کی تباہی کے لئے کافرستان اور اسرائیل ایک ہی پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں اور ان کا یہ پراجیکٹ کافرستان میں بھی ہو سکتا ہے اور اسرائیل میں بھی۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کافرستان آیا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ میں یہاں سر پٹکتا رہ جاؤں اور ادھر اسرائیل میں پراجیکٹ پورا ہو جائے اور اسرائیل پاکیشیا پر اٹیک کر دے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں واقعی۔ یہ بے حد تشویشناک بات ہے۔ اس لحاظ سے یہ واقعی انتہائی رسکی مشن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس معاملے میں ایسی پلاننگ کی گئی ہو کہ آپ کافرستان آ کر ٹکریں مارتے رہیں اور ادھر اسرائیل اپنے منصوبے پر عمل کرنا شروع کر دے“...... ناٹران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی لئے ہمیں جلد سے جلد پرائم منسٹر ہاؤس جا کر پرائم منسٹر کی گردن دبانی ہو گی۔ اگر پاکیشیا کے خلاف کافرستان میں یہ

سب کچھ ہو رہا ہے پھر تو ہم اسے یہیں ختم کر دیں گے اور اگر یہ سب ہمیں ڈاج دینے کے لئے کیا گیا ہے تب بھی پرائم منسٹر سے پتہ چل جائے گا کہ حقیقت کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ بس ہم اپنے ٹھکانے پر جا کر تھوڑی سی تیاری کریں گے اور پھر ہم پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف روانہ ہو جائیں گے"...... ناٹران نے کہا۔

"کیا ہمارا پرائم منسٹر ہاؤس پہنچنا آسان ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میرے جو ساتھی پرائم منسٹر ہاؤس میں موجود ہیں وہ ہمارے لئے پرائم منسٹر ہاؤس میں داخلہ آسان بنا دیں گے"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

حصہ اول ختم شد

62 B

عمران سیریز نمبر

ہارڈ سیکشن

حصہ دوم

ظہیر احمد

کافرستانی پرائم منسٹر اپنے شاندار انداز اور قیمتی ساز و سامان سے آراستہ آفس میں میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ایک فائل دیکھ رہے تھے کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر پرائم منسٹر نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور فون سیٹوں کی طرف دیکھا تو بے اختیار چونک پڑے۔ مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے سرخ رنگ کے فون پر لگا ہوا ایک بلب سپارک کر رہا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ گھنٹی بھی اسی فون کی بج رہی ہے۔ یہ فون سیٹ کافرستانی پریذیڈنٹ اور چیف آف آرمی سٹاف کے ساتھ ساتھ حکومت کے اعلیٰ ترین عہدے داروں کے لئے تھا۔ پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے انتہائی باوقار انداز میں کہا۔

''پروفیسر رندھاوا بول رہا ہوں جناب ہارڈ سیکشن سے''۔ دوسری

طرف سے ایک بوڑھی اور بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ پروفیسر صاحب آپ۔ فرمائیں۔ فون کرنے کی زحمت کیسے گوارا کی''...... پرائم منسٹر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''مجھے آپ کو ناٹان کے بیس کیمپ میں ہونے والے تباہی کے بارے میں کچھ بتانا تھا''...... پروفیسر رندھاوا نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

''آپ کو بیس کیمپ کی تباہی کا کیسے علم ہوا اور اس تباہی کے بارے میں آپ مجھے کیا بتانا چاہتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بیس کیمپ کی تباہی پاکیشائی ایجنٹوں نے کی ہے جن میں علی عمران بھی شامل ہے''...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

''پاکیشائی ایجنٹ۔ علی عمران۔ اوہ تو یہ سب انہوں نے کیا ہے۔ لیکن کیوں''...... پرائم منسٹر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اس بیس کیمپ میں میرا چھوٹا بھائی کرنل گپتا موجود تھا۔ علی عمران اس تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ وہ کرنل گپتا سے میرے بارے میں معلوم کر سکے کہ میں کہاں ہوں اور پاکیشیا کے خلاف کیا کر رہا ہوں''...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن عمران کو کیسے معلوم ہوا کہ کرنل گپتا آپ کا بھائی ہے''...... پرائم منسٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''یہ تو میں نہیں جانتا کہ عمران کو میرے بھائی کا کہاں سے ا

کیسے پتہ چل تھا لیکن اس نے اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی چالاکی سے بیس کیمپ میں گھس کر کرنل گپتا اور بیس کیمپ کے افراد کو یرغمال بنا لیا تھا اور وہ کرنل گپتا کو ایک الگ کیبن میں لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مجھے اس بات کا تب علم ہوا جب ایک ضروری سلسلے میں مجھے کرنل گپتا سے بات کرنی تھی۔ آپ کو اس بات کا علم ہی ہے کہ میں نے کرنل گپتا کے سیل فون میں ایک خصوصی ڈیوائس لگا رکھی ہے اور میں اسے کال کرنے سے پہلے اس کے اردگرد کا جائزہ لیتا ہوں اور جب مجھے کرنل گپتا فری اور سب سے الگ نظر آتا ہے تب ہی میں اسے کال کرتا ہوں''...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''کرنل گپتا سے بات کرنے سے پہلے میں نے جب اس کے اردگرد کا جائزہ لیا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ کرنل گپتا ایک انجان آدمی کے ساتھ ایک کیبن میں موجود تھا۔ میں نے جب ان کی باتیں سنیں تب مجھے پتہ چلا کہ کرنل گپتا کے ساتھ پاکیشائی ایجنٹ علی عمران موجود ہے۔ گو کہ علی عمران نے کرنل گپتا کے سامنے اس بات کا اقرار نہیں کیا تھا لیکن وہ جس انداز میں کرنل گپتا سے سوال کر رہا تھا اس سے میرا شک یقین میں بدل گیا کہ وہ عمران کے سوا اور کوئی نہیں ہے''۔ پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

''کیا باتیں کر رہا تھا وہ کرنل گپتا سے''...... پرائم منسٹر صاحب

نے پوچھا تو پروفیسر رندھاوا نے انہیں عمران اور کرنل گپتا کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران تک یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ کافرستان میں آپ پاکیشیا کے خلاف کچھ کر رہے ہیں"...... پرائم منسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن اس نے کرنل گپتا سے ہارڈ سیکشن کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ کرنل گپتا سے میرے بارے میں ہی پوچھ رہا تھا کہ میں کہاں ہوں"...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

"اوہ۔ کہیں کرنل گپتا نے اسے کچھ بتا تو نہیں دیا"...... پرائم منسٹر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران نے کرنل گپتا کو اپنے دام میں بری طرح سے جکڑ رکھا تھا۔ کرنل گپتا منہ کھولنے ہی لگا تھا کہ میں نے اس کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ اس کے سیل فون میں، میں نے ایک بلاسٹنگ ڈیوائس بھی لگا رکھی تھی۔ جب میں نے دیکھا کہ کرنل گپتا کچھ بتانے لگا ہے تو میں نے اس کے سیل فون کی بلاسٹنگ ڈیوائس آن کر دی اور ساتھ ہی اسے کال کر دی۔ کرنل گپتا نے جیسے ہی سیل فون کی کال سننے کے لئے بٹن آن کیا بلاسٹنگ ڈیوائس بلاسٹ ہو گئی اور کرنل گپتا کا سر اس کے دھڑ سے غائب ہو گیا"۔ پروفیسر رندھاوا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا اس بلاسٹ سے عمران کو کوئی نقصان نہیں ہوا

تھا"...... پرائم منسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ سیل فون میں چھوٹی سی ڈیوائس تھی جس سے قریب کی چیزوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ عمران اس سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے اسے کوئی نقصان نہیں ہوا ہو گا"...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل گپتا کی ہلاکت کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے بیس کیمپ پر حملہ کیا تھا اور وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے"...... پرائم منسٹر نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہو گا"...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

"کیا آپ جانتے ہیں کہ بیس کیمپ کی تباہی کے بعد وہ کس طرف گئے تھے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نہیں۔ کرنل گپتا کے سیل فون میں موجود ڈیوائس کی بلاسٹنگ کے بعد میرا رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد وہاں کیا ہوا تھا اس کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مجھے علم تھا کہ یہ کام عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے اس لئے میں نے آپ کو بتا دینا ضروری سمجھا تھا"...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

"آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے یہ سب بتا دیا۔ ورنہ میں واقعی اس بات سے الجھا ہوا تھا کہ آخر ناٹان کے بیس کیمپ میں ہوا کیا تھا اور وہاں اس قدر تباہی کس نے پھیلائی تھی۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے بیس کیمپ سے نکلتے نکلتے وہاں بے شمار ٹائم بم لگا دیئے تھے جس

سے بیس کیمپ مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا اور وہاں ایک بھی آدمی زندہ نہیں بچا تھا“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”عمران جس انداز میں کرنل گپتا سے اگلوانے کی کوشش کر رہا تھا اس سے مجھے صاف اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ میرے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ میں پاکیشیا کے خلاف کیا پلاننگ کر رہا ہوں“...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

”لیکن آپ کے بارے میں اسے پتہ کیسے چلا اور کیا وہ جانتا ہے کہ آپ ہارڈ سیکشن میں کیا کر رہے ہیں“...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

”نہیں۔ اگر اسے پتہ ہوتا کہ میں کیا کر رہا ہوں تو وہ کرنل گپتا سے یہ سب نہ پوچھتا۔ اسے میرے بارے میں کیسے علم ہوا مجھے اس کا بھی علم نہیں ہے اور میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ اس نے ہارڈ سیشکن کے حوالے سے کرنل گپتا سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ جس سے مجھے یقین ہے کہ عمران کو ابھی صرف میرے نام کا علم ہوا ہے۔ وہ نہ ہارڈ سیکشن کے بارے میں کچھ جانتا ہے اور نہ ہی اسے یہ علم ہے کہ میں پاکیشیا کے خلاف کیا کر رہا ہوں“...... پروفیسر رندھاو نے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر وہ آپ کے نام سے واقف ہے تو پھر اسے ہر حال میں کافرستان داخل ہونے سے روکنا ہو گا“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”کیا وہ مجھ تک پہنچ جائے گا“...... پروفیسر رندھاوا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ نہیں۔ آپ تک پہنچنے کے لئے اسے آگ کے سمندر سے گزرنا ہو گا۔ وہ جتنا مرضی ذہین اور طاقتور ایجنٹ ہو لیکن آگ کے سمندر سے گزرنا اس کے لئے ناممکن ہو گا۔ میں نے آپ کی اور ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے لئے فول پروف انتظامات کرائے ہیں۔ ایسے انتظامات کہ عمران جیسے دس ذہین ایجنٹ بھی آ جائیں تو وہ ہارڈ سیکشن اور آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”میں جانتا ہوں کہ آپ نے میری اور ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کرائے ہیں لیکن پھر بھی نجانے مجھے کیوں ڈر لگا رہتا ہے کہ عمران کہیں مجھ تک پہنچ نہ جائے“...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

”آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران کسی بھی طور پر آپ تک نہیں پہنچ سکے گا اس بات کی میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں۔ آپ بس اپنے کام پر دھیان دیں اور جلد سے جلد اپنا پراجیکٹ پورا کریں تا کہ ہم پاکیشیا کے خلاف فائنل آپریشن کر سکیں اس کے سوا آپ کو کچھ اور سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آپ تک پہنچنے سے روکنے کی ذمہ داری ہماری ہے اور یہ ذمہ داری کیسے پوری کرنی ہے اس کے بارے میں، میں بخوبی جانتا ہوں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"میرا پراجیکٹ بس پورا ہونے ہی والا ہے۔ بی جی کی تیاری آخری مراحل میں ہے۔ اگلے دو روز میں بی جی مکمل تیار ہو جائے گی اور بی جی کے تیار ہوتے ہی پاکیشیا پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ ایسی قیامت جس سے بچنا پاکیشیا کے لئے ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن"...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا کی زندگی صرف دو روز تک باقی ہے"...... پرائم منسٹر صاحب نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اب سے ٹھیک چھتیس گھنٹوں کے بعد پاکیشیا سے زندگی کا نام و نشان تک ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گا اور پاکیشیا پر ایسی تباہی نازل ہو گی جسے روکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہو گی"۔ پروفیسر رندھاوا نے بھی اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ اپنا کام تسلی سے کریں اور عمران اور پاکیشیائی ایجنٹوں سے آپ بے فکر رہیں وہ کسی بھی صورت میں آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کہتے ہیں تو میں بے فکر ہو جاتا ہوں اور اپنی ساری توجہ اپنے کام کی طرف مبذول کر دیتا ہوں تاکہ میں وقت پر بی جی پراجیکٹ مکمل کر سکوں"...... پروفیسر رندھاوا نے کہا۔

"اوکے۔ اب آپ اپنا کام کریں میں کافرستانی فورسز کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں احکامات دیتا ہوں تاکہ وہ انہیں ہر ممکن طریقے سے روکنے کی کوشش کریں اور انہیں ہلاک کیا

جا سکے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو پروفیسر رندھاوا نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"ہونہہ۔ تو عمران کو آخر کار پتہ چل گیا ہے کہ کافرستان میں پاکیشیا کے خلاف کیا پلاننگ کی گئی ہے اور پاکیشیا کس قدر شدید خطرے میں ہے"...... پرائم منسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سائیڈ میں پڑے ہوئے انٹرکام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میری مسٹر شاگل سے بات کرائیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر"...... ملٹری سیکرٹری کرنل جے کشن نے کہا تو پرائم منسٹر نے اوکے کہہ کر انٹرکام آف کر دیا اور کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سوچ و بچار کے تاثرات تھے اور وہ قدرے الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ میز پر پڑے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ نیلے رنگ کے فون پر لگا بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا تھا۔ پرائم منسٹر فون کی گھنٹی سن کر اپنے خیالوں سے نکل آیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر مسٹر شاگل آن لائن ہیں"...... دوسری طرف سے ملٹری

سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ بات کراؤ''۔ پرائم منسٹر نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... ملٹری سیکرٹری نے کہا اور پھر ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ کرنل جے کشن نے کال پرائم منسٹر کی طرف منتقل کر دی تھی۔

''یس سر۔ شاگل بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے شاگل کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''مسٹر شاگل۔ میں نے پاور گرل کی سفارش پر پاکیشیائی ایجنٹوں کی ذمہ داری آپ کے سپرد کر دی تھی کہ اگر کافرستانی ایجنٹ کافرستان آئے تو انہیں روکنے اور ان کے خلاف تمام تر کارروائی کرنے کی ذمہ داری آپ کی ہو گی''...... پرائم منسٹر نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ اس کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں سر''۔ شاگل نے جیسے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں اپنا شکریہ ادا کرنے کے لئے نہیں یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں داخل ہو چکے ہیں اور ناٹان میں جو بیس کیمپ تباہ ہوا تھا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہی کیا تھا''...... پرائم منسٹر نے غرا کر کہا اور پروفیسر رندھاوا سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بھی بتا دی۔

''یس سر۔ مجھے پہلے ہی بیس کیمپ کی تباہی کی رپورٹ مل چکی

ہے''۔ شاگل نے کہا۔

''رپورٹ مل چکی ہے تو پھر اب تک کیا کیا ہے آپ نے ان کے خلاف''...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''رپورٹ ملتے ہی میں فوری طور پر حرکت میں آ گیا تھا جناب اور آپ کو یہ سن کر بے حد خوشی ہو گی کہ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ان کے انجام تک پہنچا دیا ہے''...... شاگل نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا کہا۔ پاکیشیائی ایجنٹ اپنے انجام تک پہنچ چکے ہیں''۔ پرائم منسٹر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ اب تک تو ان کی لاشوں کے ٹکڑے دریائی جانوروں کے پیٹ میں پہنچ چکے ہوں گے''...... شاگل نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا وہ سب کسی دریا میں ہلاک ہوئے ہیں''۔ پرائم منسٹر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... شاگل نے کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ملنے۔ عمارت پر حملہ کرنے سے لے کر ہر بات تفصیل سے بتانا شروع کر دی۔

''گڈ شو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا تو آپ نے خاتمہ کر دیا ہے لیکن عمران کا زندہ بچ نکلنا ہمارے حق میں نہیں ہے۔ وہ ایک ہی سو ایجنٹوں کے برابر ہے اور اپنے ساتھیوں کی ہلاکت پر تو وہ اور زیادہ سیخ پا ہو رہا ہو گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کا

بدلہ لینے کے لئے کافرستان میں تباہی پھیلانا شروع کر دے"۔
پرائم منسٹر نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا جناب۔ میں نے ہر طرف فورس پھیلا دی ہے۔ دریا کے ارد گرد کے تمام علاقوں کی ناکہ بندی کرا دی گئی ہے۔ عمران دریا سے نکل کر کہیں نہیں جا سکتا۔ اگر وہ کسی طریقے سے دریا سے نکل بھی گیا تو میرے آدمیوں نے شہر کے تمام داخلی اور خارجی راستوں کی چیکنگ کر رکھی ہے۔ عمران کے لئے شہر میں داخل ہونا ناممکن ہو جائے گا"...... شاگل نے کہا۔

"گڈ۔ اسے کسی بھی حالت میں یہاں سے بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ جس طرح آپ نے اس کے ساتھیوں کو ان کے انجام تک پہنچایا ہے اسی طرح عمران کی ہلاکت بھی ضروری ہے ورنہ اس کے حملوں سے کوئی نہیں بچ سکے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں جناب۔ اب وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکے گا"۔ شاگل نے کہا۔

"اوکے۔ جب عمران گرفت میں آ جائے یا آپ اسے ہلاک کر دیں تو مجھے اس کے بارے میں بتا دینا"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ضرور سر"...... شاگل نے کہا اور پرائم منسٹر نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور پرسکون ہو کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے جیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی ہلاکت سے انہیں دلی سکون میسر آ گیا ہو۔

شاگل اپنے دفتر میں بیٹھا روز مرہ کا کام کر رہا تھا کہ اسی لمحے اس کے آفس کا دروازہ کھلا تو دروازہ کھلنے کی آواز سن کر شاگل چونک پڑا۔

اسی لمحے دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس لڑکی کو دیکھ کر شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"تم یہاں"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب ہم دونوں میں دوستی ہو چکی ہے اس لئے کیا میں یہاں نہیں آ سکتی"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم نے اپنے آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی مجھے"...... شاگل نے کہا۔

"اگر میں اطلاع دے دیتی تو تم نے کون سا میرا شاندار استقبال کرنا تھا"...... لڑکی نے کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی آگے بڑھی اور شاگل کے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہینڈ بیگ میز پر رکھ دیا تھا جو کافی پھولا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہو سکتا ہے کہ میں تمہارا شاندار استقبال ہی کرتا''...... شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تم نے میری آمد کا سن کر اپنی فورس سمیت مجھ پر بندوقیں ہی تان کر میرا استقبال کرنا تھا اور جیسے ہی میں رینج میں آتی تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے مجھ پر فائرنگ کرنا شروع کر دینی تھی تاکہ میری لاش مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو جائے''۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا تو شاگل بھی ہنس پڑا۔

''نہیں۔ جب ہم میں کمپرومائز ہو گیا ہے تو پھر مجھے تم پر بندوقیں تاننے کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال بتاؤ۔ کیسے آئی ہو۔ مجھ سے کوئی ضروری کام تھا کیا''...... شاگل نے پوچھا۔

''کیوں۔ بغیر کسی کام کے کیا میں تم سے نہیں مل سکتی''۔ لڑکی نے کہا۔

''مل سکتی ہو کیوں نہیں مل سکتی۔ میں کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف ہوں تو تم بھی تو ملٹری انٹیلی جنس کی چیف ہو اور ایک چیف دوسرے چیف سے جب چاہے مل سکتا ہے چاہے وہ میل چیف ہو یا لیڈی چیف''...... شاگل نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی جو پاور گرل تھی شاگل کی بات سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''آج بڑے خوش مزاج دکھائی دے رہے ہو۔ کیا خوشی کی کوئی

ی خبر ملی ہے تمہیں''...... پاور گرل نے پوچھا۔

''ہاں۔ ایک بڑی خوشی کی خبر ہے۔ تم بھی سنو گی تو تم بھی خوش جاؤ گی''...... شاگل نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو بتاؤ۔ کیا ہے خوشی کی خبر''...... پاور گرل نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے ہاتھوں اپنے انجام تک پہنچ چکی ہے''...... شاگل نے کہا تو پاور گرل ایک لمحے کے لئے حیرت سے اگل کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ یکلخت اچھل پڑی جیسے اسے اگل کی بات اب سمجھ میں آئی ہو۔

''کیا کہا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے ہاتھوں اپنے انجام تک پہنچ چکی ہے۔ مطلب تم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے''...... پاور گرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران، عمران رے ہاتھوں بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے''...... شاگل نے منہ کر کہا۔

''اوہ۔ وہ کیسے بچ گیا تمہارے ہاتھوں سے اور دوسرے لیشیائی ایجنٹ تمہارے ہاتھ کیسے لگے تھے''...... پاور گرل نے چھا تو شاگل نے اسے سارے واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

''کیا تم نے بند باڈی والے ٹرک کو تباہ کر کے اپنے آدمیوں کو بارہ دریا میں اتار کر کنفرم کرایا تھا کہ عمران کے ساتھی ہلاک ئے ہیں یا نہیں اور کچھ نہیں تو ان کی لاشوں کے ٹکڑے تو وہاں

دیکھے جا سکتے تھے"...... پاور گرل نے کہا۔
"ہاں۔ میں نے کچھ افراد کو دریا میں اتارا تھا۔ انہیں وہا
انسانی لاشوں کے ٹکڑے ملے تھے جو اس بات کا ثبوت ہے
پاکیشیا ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں"...... شاگل نے کہا۔
"اور عمران۔ وہ اگر اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے دریا میں
تھا تو پھر وہ اچانک کہاں غائب ہو گیا۔ کیا اسے اپنے ساتھیوں
بند باڈی کے ٹرک سے نکالنے کا موقع نہیں ملا تھا"...... پاور گر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ بند باڈی کا ٹرک ہارڈ میٹریل سے بنا ہوا تھا۔ ا
بم سے تو تباہ کیا جا سکتا تھا لیکن کسی چیز سے کاٹا نہیں جا سکتا تھا
اگر اسے کاٹنے کی بھی کوشش کی جاتی تو اسے کاٹنے میں بہت وق
لگ سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران نے دریا میں جا کر اپنے ساتھی
کو آزاد کرانے کی کوشش کی ہو لیکن میرے ساتھیوں کو دریا
اترتے دیکھ کر وہ پیچھے ہٹ گیا ہو"...... شاگل نے کہا۔
"ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ پھر تم نے اس کی تلاش کے لئے کیا
ہے"...... پاور گرل نے پوچھا۔
"میں نے اس کی تلاش میں ہر طرف فورس پھیلا دی ہے۔
ہی اس کا پتہ چل جائے گا"...... شاگل نے جواب دیا۔
"پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کے بارے میں تم نے پرائم
صاحب کو بتایا ہے"...... پاور گرل نے پوچھا۔

"ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری پرائم منسٹر صاحب سے بات
ئی تھی۔ میں نے انہیں ساری تفصیل بتا دی ہے اور پرائم منسٹر
احب نے بھی مجھے بتایا ہے کہ عمران یہاں کسی پروفیسر رندھاوا کی
اش میں آیا ہے"...... شاگل نے کہا۔
"پروفیسر رندھاوا۔ کون ہے یہ پروفیسر رندھاوا اور عمران اسے
یوں تلاش کرنے آیا ہے"...... پاور گرل نے حیرت بھرے لہجے
ں کہا۔
"اس کے بارے میں تو میں بھی کچھ نہیں جانتا لیکن پرائم منسٹر
احب نے بتایا ہے کہ انہیں پروفیسر رندھاوا نے کال کی تھی جس
ے انہیں ناٹان میں بیس کیمپ پر ہونے والے حملے کے بارے میں
فصیل بتائی تھی۔ ان کے کہنے کے مطابق بیس کیمپ کا انچارج
وفیسر رندھاوا کا بھائی تھا جس کا نام کرنل گپتا تھا۔ کرنل گپتا سے
ت کرنے سے پہلے پروفیسر رندھاوا ایک خاص سائنسی ڈیوائس کے
ریعے کرنل گپتا کو چیک کرتا ہے کہ وہ کس پوزیشن میں ہے اور پھر
ہ اس سے سیل فون پر بات کرتا ہے۔ پروفیسر رندھاوا نے اس
یوائس کے ذریعے جب کرنل گپتا کو چیک کرنا شروع کیا تو اس
ے کرنل گپتا کو ایک الگ کیبن میں ایک نوجوان کے ساتھ پایا۔
رنل گپتا اس نوجوان سے بے حد ہراساں دکھائی دے رہا تھا۔
پنے بھائی کو نوجوان سے ہراساں دیکھ کر پروفیسر رندھاوا نے جب
ن کی باتیں سنی تو اسے پتہ چلا کہ کرنل گپتا، عمران کے شکنجے میں

ہے جو اس سے ایسی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس
سے کافرستانی مفادات کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اس سے پہلے کہ کرنل
گپتا، عمران کے سامنے کوئی راز افشاں کرتا پروفیسر رندھاوا نے کرنل
گپتا کے سیل فون میں لگائی ہوئی ایک خصوصی ڈیوائس کو چارج کر
دیا جس سے سیل فون میں لگی ہوئی ڈیوائس بلاسٹ ہو گئی اور کرنل
گپتا ہلاک ہو گیا تھا''...... شاگل نے کہا۔

''لیکن کرنل گپتا کے بارے میں ایسی کون سی انفارمیشن تھی
جسے حاصل کرنے کے لئے عمران بیس کیمپ پہنچ گیا تھا''...... پاو
گرل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس کے بارے میں پرائم منسٹر صاحب نے مجھے کچھ نہیں بتا
ہے اور نہ میں نے ان سے کچھ پوچھنے کی کوشش کی تھی''...... شاگ
نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ واقعی ہمیں ان معاملوں میں پڑنے کی ضرور
نہیں ہے۔ جتنا پرائم منسٹر صاحب نے بتا دیا ہمارے لئے وہی ک
ہے''...... پاور گرل نے کہا۔

''اسی لئے میں بھی اپنے کام سے کام رکھتا ہوں''...... شا
نے کہا۔

''اچھی بات ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے''...... پاور گرل نے ک
''تم نے بتایا نہیں۔ تم یہاں کیسے آئی ہو۔ پرائم منسٹر نے تم
ڈیوٹی کسی ہارڈ سیکشن کے لئے لگا رکھی ہے۔ کیا تم نے ا

حفاظت کے تمام انتظامات کر لئے ہیں''...... شاگل نے اس کی
طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ ہارڈ سیکشن اس وقت مکمل طور پر سیف ہے۔ میں نے
اس کی حفاظت کے ایسے انتظامات کئے ہیں کہ دنیا کا بڑے سے بڑا
ایجنٹ بھی ان انتظامات کو ختم نہیں کر سکتا اور اگر کسی نے ہارڈ سیکشن
کے قریب جانے کی غلطی بھی کی تو سوائے بھیانک موت کے اس
کے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا''...... پاور گرل نے کہا۔

''کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے ایسے کون سے حفاظتی
انتظامات کئے ہیں''...... شاگل نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے
ہوئے پوچھا۔

''ان انتظامات کو تم میرے ساتھ چل کر جب اپنی آنکھوں سے
دیکھو گے تو تمہیں زیادہ اچھا لگے گا اور میں اسی لئے یہاں آئی
ہوں تاکہ میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا کر ہارڈ سیکشن کے وہ
انتظامات دکھا سکوں''...... پاور گرل نے کہا۔

''ضرور کیوں نہیں۔ تمہارے انتظامات دیکھ کر مجھے واقعی خوشی ہو
گی کیونکہ تم نے ہماری پہلی ملاقات میں چیف سیکرٹری کے سامنے
کہا تھا کہ تمہارے انتظامات ایسے ہوں گے کہ ایجنٹس تو کیا شیطانی
طاقتیں بھی تمہارے حفاظتی انتظامات کو کراس کر کے ہارڈ سیکشن تک
نہیں پہنچ سکیں گی۔ میں واقعی دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم نے ایسے کون
سے حفاظتی انتظامات کئے ہیں کہ شیطانی طاقتیں بھی ہارڈ سیکشن تک

نہ پہنچ سکیں''...... شاگل نے کہا۔

''تو چلو میرے ساتھ اور سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو''۔ پاور گرل نے مسکرا کر کہا۔

''تم پہلی بار میرے ہیڈ کوارٹر آئی ہو۔ بتاؤ میں تمہارے لئے کیا منگواؤں''...... شاگل نے کہا۔

''یہ سب بعد میں پہلے تم میرے ساتھ چلو''...... پاور گرل نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر دی۔

''ایک منٹ۔ میں اپنے سٹاف کو بتا دوں تاکہ میرے بعد وہ یہاں کا انتظام سنبھال سکیں''...... شاگل نے کہا تو پاور گرل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ شاگل نے میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''میں ضروری کام کے لئے باہر جا رہا ہوں۔ مجھے واپسی میں دیر ہوسکتی ہے۔ اگر پرائم منسٹر یا کسی اہم سرکاری آفیسر کی کال آئے تو مجھے سیل فون پر بتا دینا''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر۔ میں آپ کو بتا دوں گا''...... پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

''او کے''...... شاگل نے کہا اور انٹر کام کا بٹن آف کر دیا۔

''چلیں''...... شاگل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ چلو''...... پاور گرل نے کہا اور وہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''کیسے چلنا ہے۔ کار میں یا ہیلی کاپٹر میں''...... شاگل نے پوچھا۔

''دور جانا ہے۔ کار میں سفر کیا تو کافی دیر لگ جائے گی اس لئے ہیلی کاپٹر ہی مناسب رہے گا''...... پاور گرل نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر دو منٹ بیٹھو۔ میں پرسنل سیکرٹری سے کہتا ہوں کہ وہ پائلٹ سے ہیلی کاپٹر ریڈی کرائے''...... شاگل نے کہا تو پاور گرل نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ شاگل بھی اپنی کرسی پر بیٹھا اور اس نے ایک بار پھر انٹر کام آن کر کے پرسنل سیکرٹری کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

''اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد عمران کی حالت زخمی ناگ جیسی ہو رہی ہو گی اور وہ تمہیں کاٹ کھانے کے لئے تڑپ رہا ہو گا''...... پاور گرل نے کہا۔

''میں اس سے نہیں ڈرتا۔ ایک بار وہ میرے ہاتھ آ جائے تو میں اس کا سر اپنے پیروں تلے کچل کر اس کا سارا زہر نکال دوں گا''...... شاگل نے غرا کر کہا۔

''کیا اب وہ آسانی سے تمہارے ہاتھ آ ئے گا''...... پاور گرل نے پوچھا۔

”میں نے اس کے لئے ہر طرف فورس پھیلا دی ہے۔ کافرستان میں اس کے لئے ایک قدم بھی اٹھانا مشکل ہو جائے گا۔ اسے یا تو اپنے بل میں ہی چھپ کر رہنا پڑے گا یا پھر یہاں سے واپس بھاگنا پڑے گا اور ایک بار وہ اپنے بل سے نکل آیا تو پھر وہ مجھ سے نہیں بچ سکے گا۔ میرے آدمی اس کے شکار کے لئے ہر وقت تیار ہیں“...... شاگل نے کہا۔

”اچھی بات ہے۔ جس طرح سے عمران کے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں اسی طرح عمران کو بھی یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ اس بار تو اس کا بھی ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دو تا کہ یہ سر درد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے“...... پاور گرل نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا۔ اس بار عمران کا خاتمہ لازمی ہو گا اور وہ بھی میرے ہاتھوں“...... شاگل نے کہا۔ اس سے پہلے کہ پاور گرل اس سے مزید کوئی بات کرتی انٹر کام کی مترنم بیل بج اٹھی۔

”یس“...... شاگل نے انٹر کام کا بٹن پریس کر کہا۔

”ہیلی کاپٹر تیار ہے جناب“...... پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں“...... شاگل نے کہا اور بٹن پریس کر کے انٹر کام آف کر دیا۔

”چلو“...... شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا تو پاور گرل بھی سر ہلا اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں آفس سے نکلتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر اُڑے جا رہے تھے۔

کافرستانی پرائم منسٹر اپنے آفس میں بیٹھے روز مرہ کا کام دیکھ رہے تھے کہ انٹر کام کی مترنم بیل بجی تو پرائم منسٹر چونک پڑے۔ انٹر کام کی گھنٹی بجتے دیکھ کر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

”یس“...... پرائم منسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”آپ کے مہمان آ گئے ہیں جناب“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدب آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ انہیں سپیشل روم میں بٹھاؤ اور ان کی خاطر تواضع کرو میں پانچ منٹ تک آتا ہوں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”یس سر۔ میں نے انہیں سپیشل روم میں پہنچا دیا ہے اور انہیں پرائم منسٹر ہاؤس کے خصوصی مشروب بھی پیش کر دیئے ہیں۔ وہ بس آپ کے منتظر ہیں“...... ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

”بس پانچ منٹ تک انہیں سنبھال لو۔ پھر میں ملتا ہوں ان

سے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں سنبھال لوں گا"...... ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا تو پرائم منسٹر نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ انہوں نے جلدی جلدی اپنے سامنے رکھی ہوئی فائل کے صفحات کا مطالعہ کیا پھر انہوں نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کی اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے وہ کچھ ہی دیر میں ایک شاندار اور انتہائی قیمتی ساز و سامان سے آراستہ سپیشل روم میں داخل ہو رہے تھے جہاں نفیس صوفوں پر دو خوش پوش غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں ایک ادھیڑ عمر تھا اور دوسرا نوجوان۔ ان کے سامنے میز پر قیمتی جگ اور گلاس پڑے تھے جس میں سرخ رنگ کا انتہائی خوش رنگ اور خوش ذائقہ مشروب بھرا ہوا تھا۔

پرائم منسٹر کو اندر آتے دیکھ کر وہ دونوں پروٹوکول کے تحت فوراً ان کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پرائم منسٹر نے آگے بڑھ کر دونوں سے فرداً فرداً بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"انتظار کرانے کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اصل میں آپ کی آمد کا پہلے سے کوئی شیڈول نہیں تھا اس لئے میں ایک ضروری کام میں مصروف تھا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے"...... ادھیڑ

عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ابھی تک مشروب نہیں لیا"...... پرائم منسٹر نے ان کے سامنے پڑے بھرے ہوئے گلاسوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے انہیں چھوا تک نہ گیا ہو۔

"جی بس لے رہے تھے"...... نوجوان نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر مشروب سے بھرا گلاس اٹھایا اور ادھیڑ عمر کی طرف بڑھا دیا۔ ادھیڑ عمر نے اس سے مشروب لیا تو دوسرا گلاس نوجوان نے اپنے لئے اٹھا لیا۔

"آپ نہیں لیں گے"...... نوجوان نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ شوگر کی وجہ سے میں ان چیزوں سے پرہیز کرتا ہوں"...... پرائم منسٹر نے مسکرا کر کہا تو جواب میں ادھیڑ عمر اور نوجوان بھی مسکرا دیئے۔

"فون پر آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھ سے انتہائی ایمرجنسی سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ ایمرجنسی کیا ہے"...... پرائم منسٹر نے ادھیڑ عمر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں یہ مشروب پی لوں پھر بتاتا ہوں"...... ادھیڑ عمر نے خوشگوار لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر ان کا انداز دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیئے۔

''ضرور کیوں نہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''آپ نے اس قدر بہترین اور لذیذ مشروب پینے کو دیا ہے جسے پیتے ہی طبیعت تر و تازہ ہو گئی ہے اور اسے پیتے ہوئے اتنی راحت مل رہی ہے کہ میں بھول ہی گیا ہوں کہ میں آپ سے ملنے کس مقصد کے لئے آیا تھا''...... ادھیڑ عمر نے کہا تو پرائم منسٹر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''یہ اٹالین مشروب ہے جسے خاص طور پر پریذیڈنٹ ہاؤس اور پرائم منسٹر ہاؤس میں آنے والے معزز افراد کو پیش کیا جاتا ہے''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''مطلب یہ کہ ہم بھی ان معزز افراد کی فہرست میں ہیں''۔ ادھیڑ عمر نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ ایکریمیا کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری ہیں جناب۔ ہمارے لئے آپ سے بڑھ کر معزز ہستی اور کون ہو سکتی ہے''...... پرائم منسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں ایکریمین ایمبیسی سے آیا ہوں اور ایمبیسی کا فرسٹ سیکرٹری ہوں۔ شاید یہ اس مشروب کی راحت بخش خوشبو اور اس کے بہترین ذائقہ کا اثر ہے''...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

''سر۔ آپ نے پرائم منسٹر صاحب سے ایمرجنسی بات کرنے کے لئے وقت لیا ہے''...... ادھیڑ عمر کے نوجوان ساتھی نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ ہاں تو پرائم منسٹر صاحب میں آپ سے جو بات کرنے آیا ہوں اس کے لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کسی ایسی جگہ چلیں جہاں میرے اور آپ کے سوا کوئی نہ ہو۔ میرا مطلب ہے کوئی ایسا کمرہ جہاں اندر کی آواز باہر اور باہر کی آواز اندر نہ سنی جا سکے''...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ یہ سپیشل روم اور یہ مکمل ساؤنڈ پروف ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''کیا واقعی''...... ادھیڑ عمر نے حیرت سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کمرے میں آپ کو موٹے ربڑ کی چادریں دکھائی نہیں دیں گی۔ کمرے میں سائلنس ریز پھیلی ہوئی ہیں جو ہر قسم کی آواز کو اس کمرے تک ہی محدود رکھتی ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''لیکن کمرے کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے''...... ادھیڑ عمر نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ابھی بند ہو جاتا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا اور انہوں نے سائیڈ تپائی کا ایک دراز کھولا اور اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال لیا۔ انہوں نے ایک بٹن پریس کر کے ریموٹ کو آن کیا اور پھر اس کا رخ دروازے کی طرف کر کے ریموٹ کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ خود کار طریقے سے نہ صرف بند ہو گیا بلکہ خود بخود لاکڈ بھی ہو گیا۔

"اب یہ کمرہ مکمل طور پر محفوظ ہے۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جی بہتر"...... ادھیڑ عمر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنا کوٹ اتارنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں"...... پرائم منسٹر نے اسے کوٹ اتارتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے کہا کہ اب میں کھل کر بات کر سکتا ہوں تو میں کوٹ اتار کر خود کو کھولنے کی کوشش کر رہا تھا"...... ادھیڑ عمر نے بڑی معصومیت سے کہا تو پرائم منسٹر کے چہرے پر تحیر کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"آپ شاید مذاق کے موڈ میں ہیں مسٹر ڈیوڈ"...... پرائم منسٹر نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔

"شاید نہیں میں واقعی مذاق کے موڈ میں ہوں"...... ادھیڑ عمر نے کہا تو پرائم منسٹر کے چہرے پر موجود حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

"پلیز مسٹر ڈیوڈ۔ آپ جیسی معزز ہستی کو مذاق سوٹ نہیں کرتا۔ بہتر ہو گا اگر آپ اس ایمرجنسی کے بارے میں بات کریں جس کے لئے آپ یہاں آئے ہیں"...... پرائم منسٹر نے اسی انداز میں کہا۔

"او کے۔ اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو ایسا ہی سہی"...... ادھیڑ عمر ڈیوڈ نے کاندھے اچکا کر کہا۔

"تھینکس"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"میں آپ سے پروفیسر رندھاوا کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں"...... ڈیوڈ نے پرائم منسٹر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے منہ سے پروفیسر رندھاوا کا نام سن کر پرائم منسٹر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"پروفیسر رندھاوا۔ کون پروفیسر رندھاوا"...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی پروفیسر رندھاوا جو ان دنوں آپ کی ایماء پر پاکیشیا کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے اور کسی انتہائی حساس سائنسی پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے"...... ڈیوڈ نے اسی طرح پرائم منسٹر کی چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔ پرائم منسٹر کا رنگ بدل گیا تھا اور اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پاکیشیا کے خلاف ہمیں کوئی منصوبہ بنانے کی کیا ضرورت ہے اور نجانے آپ کس پروفیسر رندھاوا کی بات کر رہے ہیں۔ میرے علم میں تو ایسا کوئی نام نہیں ہے"۔ پرائم منسٹر نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ جو کہہ رہے ہیں اس کے برعکس آپ کا چہرہ کچھ اور کہہ رہا ہے جناب"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں آپ جیسے معزز آدمی کے منہ سے

عجیب و غریب باتیں سن کر حیران ہو رہا ہوں“...... پرائم منسٹر نے
فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
”لیکن میں نے تو کوئی عجیب بات نہیں کی“...... ڈیوڈ نے کہا۔
”پلیز۔ لگتا ہے آپ میرا اور اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔ آپ
نے جو کہنا ہے کھل کر کہیں“...... پرائم منسٹر نے اس بار بے حد
ناگوار لہجے میں کہا۔
”میں کھل کر ہی کہہ رہا ہوں جناب۔ مجھے پروفیسر رندھاوا کے
بارے میں بتائیں کہ وہ کہاں ہے اور پاکیشیا کے خلاف کون سی
سازش میں مصروف ہے“...... ڈیوڈ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
”آپ کی کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ جب میں نے
کہا ہے کہ میں کسی پروفیسر رندھاوا کو نہیں جانتا تو پھر میں آپ کو
کیسے بتا سکتا ہوں کہ وہ پاکیشیا کے خلاف کیا سازش کر رہا ہے“۔
پرائم منسٹر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے جس ریموٹ
کنٹرول سے کمرے کا دروازہ لاکڈ کیا تھا وہ سائیڈ تپائی پر رکھ دیا
تھا۔ ان کا ہاتھ ریموٹ کنٹرول کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے
کہ وہ تپائی سے ریموٹ کنٹرول اٹھاتے اسی لمحے ادھیڑ عمر بجلی کی سی
تیزی سے اٹھ کر تپائی کی طرف جھپٹا۔ دوسرے لمحے ریموٹ کنٹرول
اس کے ہاتھ میں تھا۔
”یہ آپ کیا کر رہے ہیں مسٹر ڈیوڈ۔ آپ نے ریموٹ کنٹرول
کیوں اٹھا لیا ہے“...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ نے دروازہ ہمارے کہنے سے لاکڈ کیا ہے جناب پرائم
ر اور اب یہ ہماری ہی مرضی سے کھلے گا“...... ڈیوڈ نے بڑے
ینان بھرے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر اسے کھا جانے والی نظروں
ے گھورنے لگا۔
”کون ہو تم“...... پرائم منسٹر نے ڈیوڈ کی طرف غصیلی نظروں
ے گھورتے ہوئے کہا۔
”ایکریمی سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری ڈیوڈ اینڈرو“۔ ادھیڑ
ر نے اسی انداز میں کہا۔
”نہیں۔ تم ڈیوڈ اینڈرو نہیں ہو سکتے“...... پرائم منسٹر نے ہونٹ
ٹتے ہوئے کہا۔
”کیوں۔ ڈیوڈ اینڈرو کے سر پر سینگ ہیں جو آپ کو میرے سر
نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میں اپنے سینگ ساتھ لانا
ول گیا ہوں“...... ڈیوڈ نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا
لا ہوا لہجہ سن کر پرائم منسٹر جیسے اپنی جگہ پر ساکت ہو کر رہ گیا اور
ہ ڈیوڈ کی جانب یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے ڈیوڈ کی
بلہ وہ کسی بھوت کو دیکھ رہا ہو۔
”عمران“...... پرائم منسٹر کے منہ سے خوف بھری آواز نکلی۔
”جی ہاں۔ ڈیوڈ اینڈرو عرف علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی
یس سی (آکسن)“...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو پرائم منسٹر
یک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کی جانب انتہائی حیرت اور

پریشانی سے بھرپور نظروں سے دیکھنے لگا۔

''تت تت۔ تم یہاں کیسے آ گئے اور وہ بھی ایکریمی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے روپ میں۔ میں نے تو ایکریمی سفارت خانے سے کال آنے کے بعد دوبارہ سفارت خانے میں بات کر کے ڈیوڈ اینڈرو سے بات کی تھیں جنہوں نے کنفرم کیا تھا کہ انہوں نے مجھ سے بات کی تھی اور کسی انتہائی ایمرجنسی سلسلے پر مجھ سے بات کرنے یہاں آنا چاہتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہ سائنسی دور ہے جناب پرائم منسٹر۔ میں نے ایکریمی سفارت خانے کا فون نمبر ایک کمپیوٹرائزڈ مشین سے ہیک کیا تھا اور دونوں بار آپ کی مجھ ناچیز سے ہی بات ہوئی تھی۔ رہی بات یہاں آنے کی تو آپ دوسروں سے ملنے کے لئے تو حیلے بہانے کر سکتے ہیں لیکن ایکریمی سفارت کار سے ملنے کے لئے آپ انکار نہیں کر سکتے۔ وہ آدھی رات کو بھی چاہیں تو آپ کو انہیں ملاقات کا وقت دینا ہی پڑتا ہے''...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا جو عمران تھا۔

''ہونہہ۔ مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... پرائم منسٹر نے اسے نفرت زدہ نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر رندھاوا''...... عمران نے کہا۔

''میں کسی پروفیسر رندھاوا کے بارے میں نہیں جانتا اور اگر میں جانتا بھی ہوتا تو میں اس کے بارے میں تمہیں کبھی نہ بتاتا''۔ پرائم

منسٹر نے کہا۔

''ابھی پتہ چل جاتا ہے کہ آپ پروفیسر رندھاوا کے بارے میں کچھ جانتے ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال لیا۔ یہ آلہ بھی کسی ریموٹ کنٹرول جیسا تھا۔ عمران نے ایک بٹن پریس کیا تو آلے پر لگا ہوا ایک بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا۔ اسی لمحے کمرہ اچانک خطرے کے تیز سائرن کی آواز سے گونج اٹھا۔ سائرن کی آواز سن کر پرائم منسٹر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''یہ سائرن کیسا ہے اور اور تمہارے ہاتھ میں یہ ریموٹ کنٹرول کیسا ہے''...... پرائم منسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

''ہم جس کار کو ایکریمی سفارت خانے کی کار بنا کر لائے تھے اس کے پیٹرول ٹینک میں ایک میگا بلاسٹر ڈیوائس لگی ہوئی ہے۔ ڈیوائس پہلے آف تھی جسے میں نے اس ریموٹ کنٹرول سے آن کر دیا ہے۔ اس ڈیوائس کے آن ہونے کی وجہ سے پرائم منسٹر ہاؤس کے تمام سائرن بجنا شروع ہو گئے ہیں کیونکہ پرائم منسٹر ہاؤس اس وقت شدید خطرے میں ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر کا رنگ زرد پڑ گیا۔

''نن نن۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم تم''...... پرائم منسٹر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ابھی تو پرائم منسٹر ہاؤس میں صرف خطرے کے سائرن بجے

ہیں۔ مجھے بس ایک اور بٹن پریس کرنے کی دیر ہے اس کے بعد کار میں موجود ڈیوائس بلاسٹ ہو جائے گی اور آپ کا یہ شاندار اور ناقابلِ تسخیر پرائم منسٹر ہاؤس تنکوں کی طرح بکھر جائے گا۔ کہیں تو اس کا نمونہ پیش کروں''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریموٹ کنٹرول کے ایک بٹن پر انگوٹھا رکھ دیا۔

''نہیں نہیں۔ رکو۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ بٹن مت پریس کرنا''...... پرائم منسٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے بٹن سے انگوٹھا ہٹا لیا۔ اسی لمحے تپائی پر پڑے ہوئے انٹر کام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

''اگر آپ نے کسی کو بتایا کہ ہماری کار میں میگا پاور بم موجود ہے تو پھر میں اسے بلاسٹ کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا''...... عمران نے غرا کر کہا تو پرائم منسٹر نے جبڑے بھینچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''کرنل جے کشن بول رہا ہوں جناب۔ پرائم منسٹر ہاؤس خطرے میں ہے۔ ہاؤس کے ایک ایک حصے میں خطرے کے سائرن بج رہے ہیں''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تو چیک کرو نانسنس۔ مجھے کال کر کے کیوں ڈسٹرب کر رہے ہو''...... پرائم منسٹر نے غصے سے دہاڑتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں چیک کراتا ہوں لیکن......'' ملٹری سیکرٹری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میرے پاس تمہاری لیکن ویکن سننے کا وقت نہیں ہے نانسنس۔ جو بھی ہے فوری طور پر پرائم منسٹر ہاؤس کو کلیئر کراؤ''...... پرائم منسٹر نے اسی انداز میں کہا اور فوراً انٹر کام کا بٹن پریس کر کے انٹر کام آف کر دیا۔

''تمہارا ملٹری سیکرٹری جدید سے جدید سائنسی آلات بھی لے آئے تو وہ اس بات کا پتہ نہیں لگا سکے گا کہ بم کار میں کہاں موجود ہیں''...... عمران نے کہا تو پرائم منسٹر نے جبڑے بھینچ لئے۔

''تم چاہتے کیا ہو''...... پرائم منسٹر نے غراتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر رندھاوا''...... عمران نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں سو بار کہہ چکا ہوں کہ میں کسی پروفیسر رندھاوا کو نہیں جانتا پھر تم بار بار اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو''...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ناٹران۔ یہ تو کہہ رہا ہے کہ یہ پروفیسر رندھاوا کو نہیں جانتا ہے''...... عمران نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس وقت یہ ہمارے رحم و کرم پر ہے عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے سپیشل وٹامن کا انجکشن لگا دیتا ہوں۔

اس انجکشن کے لگتے ہی پرائم منسٹر صاحب جس کے بارے میں نہیں بھی جانتے ہوں گے اس کے بارے میں بھی بتا دیں گے"۔ ناٹران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"سپیشل وٹامن۔ یہ سپیشل وٹامن کے انجکشن سے تمہاری کیا مراد ہے"...... پرائم منسٹر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ ریڈ فراگ کے زہر کو سپیشل وٹامن کہہ رہا ہے جناب۔ ریڈ فراگ جو افریقہ کے گھنے جنگلوں کا سب سے خطرناک اور سب سے زیادہ زہریلا فراگ سمجھا جاتا ہے۔ اس موذی مینڈک کو ریڈ فراگ بھی کہا جاتا ہے۔

اس مینڈک کو اگر کوئی جاندار چھو بھی لے تو ریڈ فراگ ایک لمحے میں جاندار کے جسم میں اپنا زہر منتقل کر دیتا ہے اور جس کے جسم میں ایک بار ریڈ فراگ کا زہر منتقل ہو جائے تو وہ اس قدر اذیت ناک موت کا شکار ہوتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس موذی مینڈک کے زہر کا آج تک کوئی تریاق نہیں بنا ہے۔ ایک بار اس مینڈک کا زہر جس کے جسم میں منتقل ہو گیا تو پھر اس کی ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے ہلاک کرو گے۔ کافرستانی پرائم منسٹر کو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو"...... پرائم منسٹر نے غرا کر کہا۔ ناٹران نے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر سٹیل کی بنی ہوئی ایک لمبی ڈبیہ نکال لی تھی۔ اس

نے ڈبیہ کھولی تو اس میں ایک سانچے میں ایک سرنج رکھا ہوا دکھائی دیا۔ سرنج میں ہلکے سبز رنگ کا محلول سا بھرا ہوا تھا۔ ناٹران نے ڈبیہ سے سرنج نکالی اور ڈبیہ سامنے رکھ کر سرنج کو پریس کر کے اس سے ہوا خارج کرنے کے لئے محلول اُڑانے لگا۔ اس کے ہاتھ میں سرنج اور اس میں بھرا ہوا سبز محلول دیکھ کر پرائم منسٹر حواس باختہ ہو گیا تھا اور اس کے چہرے پر زردی سی جھلکنے لگی تھی۔

"انجکشن لگا کر ہم یہاں سے خاموشی سے نکل جائیں گے۔ کسی کو کیا معلوم کہ آپ کو ہم نے زہریلا انجکشن لگایا ہے جناب۔ اس انجکشن کا آپ کے جسم پر فوری اثر یہ ہو گا کہ آپ کی زبان گنگ ہو جائے گی۔ کوئی آپ سے لاکھ پوچھنے کی کوشش کرے گا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوا ہے تو آپ اسے کچھ نہیں بتا سکیں گے اور پھر کچھ ہی دیر میں زہر آپ کی رگوں میں سما جائے گا اور آپ کا سرخ سرخ خون سبز رنگت میں بدل جائے گا۔ اس کے بعد آپ کا جسم پھولنا شروع ہو جائے گا۔ جیسے غبارے میں ہوا بھری جاتی ہے اور پھر ایک دھماکہ ہو گا اور آپ کے پھیپھڑے پھٹ جائیں گے اس کے بعد بھی آپ زندہ رہے تو یہ انہونی ہی ہو سکتی ہے اور کچھ نہیں۔ ہم باہر جاتے ہی اپنے اصلی حلیئے میں آ جائیں گے مگر اس وقت تک آپ آنجہانی ہو جائیں گے اور بس"...... عمران نے کہا تو پرائم منسٹر خوف کے عالم میں اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنا شروع ہو گئے۔

''تت تت۔ تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے عمران''...... پرائم منسٹر نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں واقعی آپ کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا۔ میرا ساتھی ہی آپ کو انجکشن لگائے گا اور پھر جو کرنا ہے اس زہر نے کرنا ہے جو اس سرنج میں بھرا ہوا ہے''...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تت تت۔ تم تم''...... پرائم منسٹر نے لرز کر کہا۔

''اگر آپ ناگہانی اور اذیت ناک موت سے بچنا چاہتے ہیں تو مجھے میرے سوالوں کے جواب دے دیں۔ آپ کے جواب سنتے ہی ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔ اس طرح ہمارا وقت بھی بچ جائے گا اور آپ کی زندگی بھی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور پرائم منسٹر اپنی کرسی پر پہلو پر پہلو بدلنا شروع ہو گئے۔

''مم مم۔ میں واقعی کسی پروفیسر رندھاوا کو نہیں جانتا اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ ہارڈ سیکشن کہاں ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا اور پھر انہوں نے بوکھلا کر خود ہی اپنے ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس کے منہ سے بے ساختہ کچھ نکل گیا ہو۔ عمران اور ناٹران اس کی بات سن کر چونک اٹھے تھے۔

''ہارڈ سیکشن۔ کیا مطلب۔ میں نے آپ سے کسی ہارڈ سیکشن کے بارے میں کب پوچھا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ وہ میں کچھ اور کہنا چاہتا تھا لیکن پریشانی کے عالم میں میرے منہ سے ہارڈ سیکشن نکل گیا''...... پرائم منسٹر نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''کسی اور وجہ سے نہیں۔ آپ نے کسی خاص وجہ سے ہارڈ سیکشن کا نام لیا ہے۔ کہیں پروفیسر رندھاوا اس ہارڈ سیکشن میں تو نہیں ہیں''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں۔ میں نے کب کہا ہے کہ پروفیسر رندھاوا ہارڈ سیکشن میں ہے''...... پرائم منسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ناٹران''...... عمران نے پرائم منسٹر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لگتا ہے پرائم منسٹر صاحب ایسے کچھ نہیں مانیں گے۔ انہیں انجکشن لگا ہی دو''...... عمران نے کہا تو ناٹران سرنج لے کر اٹھ کھڑا ہوا اور اسے اٹھتے دیکھ کر پرائم منسٹر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''نہیں نہیں۔ مجھے انجکشن نہ لگانا۔ میں میں''...... پرائم منسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ناٹران انجکشن لے کر ان کے قریب آ گیا۔

''اب آپ کے پاس آخری موقع ہے پرائم منسٹر صاحب۔ اب اگر آپ نے نہیں نہیں کی تو پھر میں اسے نہیں روکوں گا اور یہ انجکشن میں موجود سارا محلول آپ کے جسم میں انجیکٹ کر دے گا''۔

عمران نے غرا کر کہا اور اس کی غراہٹ سن کر پرائم منسٹر کی پیشانی پر پسینہ ابھر آیا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے جس انداز میں ان سے بات کی تھی اس بار وہ واقعی اس کا کوئی لحاظ نہیں کرے گا۔

”ٹھیک ہے میں تمہیں سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہوں لیکن“...... پرائم منسٹر نے خوف بھری نظروں سے ناٹران کے ہاتھ میں سرنج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیکن ویکن کچھ نہیں پرائم منسٹر صاحب۔ میں نے آپ کو بہت وقت دے دیا ہے۔ اس لئے آپ نے کچھ بتانا ہے تو بتا دیں ورنہ......“ عمران نے اسی طرح سے غراتے ہوئے کہا۔

”میں بتا رہا ہوں لیکن وعدہ کرو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے“۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

”او کے۔ ہم آپ کو ہلاک نہیں کریں گے“...... عمران نے کہا۔

”وعدہ کرو“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ نے سچ بولا اور ہمیں ہارڈ سیکشن، پروفیسر رندھاوا اور اس کے پاکیشیا مخالف پراجیکٹ کے بارے میں بتا دیا تو ہم آپ کو ہلاک نہیں کریں گے“...... عمران نے کہا تو پرائم منسٹر کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

”تو اپنے ساتھی سے کہو کہ یہ مجھ سے دور ہٹ جائے اور زہریلا سرنج واپس رکھ لے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”ایسا تب ہو گا جب میں آپ کی زبان سے صرف سچ سنوں گا اور اگر مجھے محسوس ہوا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں یا مجھے بہلانے کی کوشش کر رہے ہیں تو پھر ہم اپنے ہر وعدے سے آزاد ہوں گے“...... عمران نے کہا تو پرائم منسٹر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”اب چونکہ میری زندگی کا سوال ہے تو میں تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ پروفیسر رندھاوا اور اس کا پراجیکٹ میری جان سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”گڈ۔ تو شروع ہو جائیں“...... عمران نے کہا۔

”پروفیسر رندھاوا نے پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے ایک بلاسٹر گن بنائی ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”بلاسٹر گن۔ اس گن سے پاکیشیا کیسے تباہ ہو سکتا ہے“۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پروفیسر رندھاوا نے اس ریز کو ڈیتھ ریز کا نام دیا ہے اور اس کی رینج بے حد زیادہ ہے۔ ریز آسمان کی طرف تیزی سے جاتی ہے اور خلاء میں موجود اوزون سے ٹکرا کر کسی مرر سے ٹکرانے والی روشنی کی طرح واپس پلٹ آتی ہے اور واپس پلٹنے والی ریز کو کسی بھی ملک پر ایڈجسٹ کر کے اسے ایک بڑے سرکل میں پھیلایا جا سکتا ہے اور پھر اس ریز کے سرکل میں جو بھی جاندار آتا ہے وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔

یہ ریز کسی بھی طرح کیمیائی طاقت سے کم نہیں ہوتی۔ ایٹم بم سے تو ایک مخصوص حد تک تباہی پھیلائی جا سکتی ہے لیکن ڈیتھ ریز کے سرکل سے بڑے سے بڑے ملک کو بھی لمحوں میں ملیا میٹ کیا جا سکتا ہے“...... پرائم منسٹر نے عمران کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا کہ پاکیشیا کے خلاف بھیانک اور گھناؤنی سازش کا سن کر عمران بھڑک نہ جائے اور اسے ہلاک نہ کر دے۔ اس کی باتیں سن کر عمران غرا کر رہ گیا تھا۔ ناٹران نے بھی غصے سے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

”تو کیا پروفیسر رندھاوا ایسی گن بنا چکا ہے جس سے پاکیشیا یا کسی بھی ملک کو تباہ کیا جا سکے“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ اس میں تھوڑا سا کام باقی ہے۔ جو دو تین روز میں پورا ہو جائے گا اور پھر......“ پرائم منسٹر نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

”کیا پروفیسر رندھاوا بلاسٹر گن ہارڈ سیکشن میں ہی تیار کر رہا ہے“...... عمران نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں“...... پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”کہاں ہے ہارڈ سیکشن“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”وہ۔ وہ“...... پرائم منسٹر نے ہکلا کر کہا۔

”دیکھیں پرائم منسٹر صاحب میں آپ کے ساتھ انتہائی عزت

سے پیش آ رہا ہوں۔ جہاں آپ نے اتنا سب کچھ بتا دیا ہے تو آپ کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ مجھے ہارڈ سیکشن کے بارے میں بھی بتا دیں اور اب میں آپ کو دھمکی دینے کے لئے ورنہ کے الفاظ بھی استعمال نہیں کروں گا“...... عمران نے خونخوار بھیڑیئے کی طرح غرا کر کہا۔ ناٹران نے بھی سرنج کی سوئی اس کی طرف کر لی تھی جسے دیکھ کر پرائم منسٹر خوف سے دوہرا ہو گیا تھا۔

”بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”گڈ“...... عمران نے کہا۔

”ہارڈ سیکشن کافرستان کے شمال میں کنٹونی کی پہاڑیوں کے درمیان ایک چھوٹی سی وادی میں ہے جسے وادیِ کنوٹ کہا جاتا ہے۔ وہاں ایک بڑی اور انتہائی ہارڈ عمارت بنائی گئی ہے۔ پروفیسر رندھاوا اسی عمارت میں موجود ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”وہاں جانے کا راستہ کہاں ہے اور اس کی سیکورٹی کے انتظامات کے بارے میں بتائیں“...... عمران نے کہا۔

”پروفیسر رندھاوا نے عمارت کا خفیہ راستہ ذاتی طور پر بنایا تھا اور چونکہ وہاں انتہائی اہم اور کافرستان کے عظیم ترین پراجیکٹ پر کام ہو رہا تھا اس لئے اس پراجیکٹ اور ہارڈ سیکشن کی سیکورٹی کی تمام ذمہ داری جناب پریذیڈنٹ نے لے لی تھی اور مجھے چونکہ اس پراجیکٹ سے دور رہنے کے لئے کہا گیا تھا اس لئے مجھے ہارڈ سیکشن کی سیکورٹی کے بارے میں نہیں بتایا گیا تھا البتہ ہارڈ سیکشن کی

سیکورٹی کے لئے وزارت داخلہ کی طرف سے مجھے جو مراسلہ بھیجا گیا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ ہارڈ سیکشن کے لئے ملٹری انٹیلی جنس کو آگے لایا جا رہا ہے جس کی سربراہ پاور گرل ہے۔ ہارڈ سیکشن کی سیکورٹی چونکہ پاور گرل نے کرنی تھی اس لئے اس کی وہاں تعیناتی کے لئے ہاؤس آف لیڈر کے طور پر مجھے دستخط کرنے تھے اس لئے میں نے دستخط کر کے پاور گرل کے لئے نوٹیفکیشن جاری کر دیا تھا اب اس نے ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں اس کے بارے میں مجھے کسی بات کا علم نہیں ہے اور نہ ہی میں آج تک ہارڈ سیکشن گیا ہوں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے اور نہ یہ دیکھ سکا ہوں کہ بلاسٹر گن کی ہیئت کیا ہے''...... پرائم منسٹر نے اپنے لہجے میں خود اعتمادی لاتے ہوئے کہا۔

''آپ مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہیں''...... عمران نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو تم اپنے ذرائع سے یہ سب معلوم کر سکتے ہو۔ تم اگر پرائم منسٹر ہاؤس میں داخل ہو سکتے ہو تو پھر یہ سب معلومات حاصل کرنا بھی تمہارے لئے مشکل نہیں ہو گا''...... پرائم منسٹر نے فوراً کہا۔

''ہونہہ۔ وہ سب تو میں معلوم کر ہی لوں گا لیکن اگر آپ کی بات غلط ہوئی تو......'' عمران نے اسی طرح سے ان کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈالتے ہوئے غرا کر کہا۔

''تو پھر تم مجھے بے شک ہلاک کر دینا۔ میں جانتا ہوں تم ایک بار کسی کی تلاش میں لگ جاؤ تو اس کے لئے پاتال میں بھی اتر سکتے ہو''...... پرائم منسٹر نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا آپ کا پروفیسر رندھاوا سے رابطہ ہے''...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''نہیں۔ سیکورٹی رسک کی وجہ سے پروفیسر رندھاوا سے سوائے پریذیڈنٹ کے کوئی بات نہیں کر سکتا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''آپ کی ہر بات میں مجھے جھوٹ کی بو آ رہی ہے جناب پرائم منسٹر صاحب۔ میں آپ سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے سچ بتا دیں ورنہ آپ کی موت بے حد اذیت ناک اور بھیانک ہو گی''...... عمران نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ تم ہوش میں تو ہو۔ جب میں نے تمہیں پروفیسر رندھاوا اور ان کی بنائی ہوئی بلاسٹر گن کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے تو پھر مجھے تم سے اور کچھ چھپانے یا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے''...... پرائم منسٹر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے صاف لگ رہا ہے کہ آپ یہ سب مجھے ڈاج دینے کے لئے بتا رہے ہیں''...... عمران نے کہا تو پرائم منسٹر کا چہرہ غصے سے

سرخ ہو گیا۔

''کیسا ڈاج''...... پرائم منسٹر نے خود پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

''آپ چاہتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھی آپ کے بتائے ہوئے کسی ہارڈ سیکشن میں جائیں اور وہاں آپ کے بچھائے ہوئے موت کے جال میں پھنس جائیں تاکہ آپ اور پروفیسر رندھاوا جس پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں وہ پراجیکٹ پورا ہو جائے اور آپ اس پر عمل کرتے ہوئے پاکیشیا کے خلاف اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو جائیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ یہ سچ نہیں ہے''...... پرائم منسٹر نے بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

''یہی سچ ہے''...... عمران نے جواباً غرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں ہے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں''...... پرائم منسٹر نے جیسے اپنا غصہ دباتے ہوئے کہا۔

''آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں جناب پرائم منسٹر صاحب۔ آپ چاہیں تو آپ مجھے ہارڈ سیکشن تک پہنچا بھی سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم بلا وجہ اپنا وقت برباد کر رہے ہو عمران۔ مجھے جو علم تھا وہ میں تمہیں بتا چکا ہوں''...... پرائم منسٹر نے غرا کر کہا۔

''آپ نے جو بتایا ہے اس میں آدھا سچ تھا اور آدھا

جھوٹ''...... عمران نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''یہ سوچ ہے تمہاری اور میں تمہاری سوچ کو بدل نہیں سکتا''۔ پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لیکن میں آپ کی سوچ بدل سکتا ہوں''...... عمران نے کہا تو پرائم منسٹر یکلخت چونک پڑے۔

''کیا مطلب''...... پرائم منسٹر نے عمران کی طرف حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ آپ کو میں نے ایک موقع دیا تھا اور آپ نے وہ موقع خود ہی گنوا دیا ہے۔ ناٹران''...... عمران نے پہلے پرائم منسٹر سے اور پھر ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی بات سن کر پرائم منسٹر نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ناٹران کسی عقاب کی طرح پرائم منسٹر پر جھپٹا اور اچانک پرائم منسٹر کو کرسی سے فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر گرا کر اس کے سینے پر سوار ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ پرائم منسٹر کچھ سمجھتا ناٹران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرنج کی سوئی پرائم منسٹر کی گردن میں اتار دی۔ پرائم منسٹر تڑپا اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ناٹران کو اپنے جسم سے ہٹاتا، ناٹران نے سرنج کا سبز محلول پرائم منسٹر کی گردن میں انجیکٹ کر دیا۔ پرائم منسٹر کے حلق سے خرخراہٹ کی عجیب سی آواز نکلی اور پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔

"بس ٹھیک ہے۔ یہ ختم ہو چکا ہے۔ چھوڑ دو اسے"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلایا اور اچھل کر پرائم منسٹر کے سینے سے ہٹ گیا۔ ناٹران کے پیچھے ہٹتے ہی عمران اٹھا اور تیزی سے پرائم منسٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جو یوں ساکت ہو گیا تھا جیسے واقعی اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

شاگل کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر میدان میں سینکڑوں فٹ بلند آگ کے شعلوں کو دیکھ رہا تھا جو ایک بڑے دائرے میں دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ میدان کے اس حصے میں بڑی بڑی خندقیں کھدی ہوئی تھیں اور ان خندقوں میں گیس کے بڑے بڑے پائپ ڈالے گئے تھے۔ آگ انہی پائپوں سے نکل کر بڑے اور اونچے شعلے پیدا کر رہی تھی جس کی حدت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔

شاگل، پاور گرل کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر کنوٹی پہاڑیوں کی طرف آیا تھا اور اس نے دور سے ہی پہاڑی کے پیچھے ایک میدان میں آگ کے بڑے بڑے شعلے دیکھ لئے تھے۔ اس نے پاور گرل سے ہر طرف لگی ہوئی آگ کے بارے میں پوچھا تھا تو پاور گرل نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اس کے کہنے پر پائلٹ نے بھڑکتی ہوئی آگ سے کافی فاصلے پر ہیلی کاپٹر اتار لیا تھا جہاں ہر طرف

سرخ لباسوں میں ملبوس مسلح فورس پھیلی ہوئی تھی۔

یہ فورس پاورگرل کی تھی جس نے ان پہاڑی علاقوں کو ہر طرف سے گھیر رکھا تھا۔ ان پہاڑیوں پر ایسی شاید ہی کوئی جگہ ہو گی جہاں پاورگرل کے مسلح افراد موجود نہ ہوں۔

پاورگرل، شاگل کو لے کر اس میدان کی طرف آئی جہاں وادی میں ہر طرف تیز شور کے ساتھ آگ کے شعلے بھڑکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور یہ شور گیس کا تھا جو بے حد پریشر سے نکل رہی تھی اور گیس کا پریشر اتنا زیادہ تھا کہ آگ آسمان سے باتیں کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پاورگرل کی فورس بھاری اسلحے کے ساتھ موجود تھی۔ جگہ جگہ میزائل لانچر اور اینٹی ایئر کرافٹ گنیں لگی ہوئی تھیں جو فضا سے آنے والے کسی بھی تیز رفتار جنگی طیارے کو بھی آسانی سے ہٹ کر سکتی تھیں۔

"کیا یہ سب انتظامات تم نے ہارڈ سیکشن کو محفوظ رکھنے کے لئے کئے ہیں"...... شاگل نے پاورگرل سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے ساتھ ہی تھی۔

"ہاں۔ اب تم خود بتاؤ کیا ان حفاظتی انتظامات میں کوئی ایجنٹ یا شیطانی طاقت یہاں آ سکتی ہے"...... پاورگرل نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ بالکل نہیں۔ تم نے ٹھیک کہا تھا۔ واقعی اس قدر فول پروف اور خطرناک حفاظتی انتظام کرنے کا مجھے خیال تک نہیں آ سکتا لیکن......" شاگل نے کہا۔

"لیکن کیا"...... پاورگرل نے پوچھا۔

"یہاں اس قدر آگ ہے۔ کیا اس آگ کا اثر ہارڈ سیکشن پر نہیں ہوتا۔ ہارڈ سیکشن تو آگ کی وجہ سے تنور بن گیا ہو گا ایسی صورت میں اس کے اندر کون رہ سکتا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ہارڈ سیکشن یہاں موجود ایک عمارت میں ہے اور اس عمارت کے گرد کولڈ ریز کام کر رہی ہیں جو آگ کی حدت ہارڈ سیکشن تک نہیں جانے دیتیں۔ مطلب یہ کہ آگ کا اثر اس عمارت پر نہیں ہوتا"...... پاورگرل نے کہا۔

"لیکن اس خوفناک آگ سے ہارڈ سیکشن میں آنا جانا کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھے تو اس آگ میں کوئی انٹری وے دکھائی نہیں دے رہا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ہارڈ سیکشن میں آنے اور جانے کا یہاں کوئی راستہ نہیں ہے۔ باہر سے ہارڈ سیکشن مکمل طور پر سیلڈ ہے اور عمارت کی دیواریں اس قدر ہارڈ ہیں کہ ان پر نہ تو کسی ایٹم بم کا اثر ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان دیواروں کو طاقتور کٹر ریز سے کاٹا جا سکتا ہے"...... پاورگرل نے کہا۔

"حیرت ہے۔ آخر اس عمارت میں ایسا کون سا خاص راز ہے جس کی حفاظت کے لئے اس قدر ٹائٹ حفاظتی انتظامات کرائے گئے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یہ تو میں بھی نہیں جانتی"...... پاورگرل نے کاندھے اچکا کر

کہا۔

''بہرحال۔ تم نے واقعی میری توقع سے کہیں بڑھ کر انتظامات کیئے ہیں۔ تمہاری ذہانت کی میں جتنی بھی تعریف کروں کم ہو گی''۔ شاگل نے صاف گوئی سے کہا۔

''گڈ شو۔ میں اسی لئے تمہیں یہ سب دکھانے لائی تھی کہ کسی مقام پر کوئی کمی نہ رہ گئی ہو۔ اگر ایسا ہے تو تم اس کی نشاندہی کر سکتے ہو''...... پاور گرل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ کوئی کمی نہیں ہے لیکن میں ایک بات پر حیران ضرور ہو رہا ہوں''...... شاگل نے کہا۔

''کس بات پر''...... پاور گرل نے پوچھا۔

''یہ کہ اگر ہارڈ سیکشن میں آنے جانے کا راستہ یہاں نہیں ہے تو پھر کہاں ہے۔ کیا وہ کسی پہاڑی کے اندر بنا ہوا خفیہ راستہ ہے جو زمین کے نیچے سے نکل کر ہارڈ سیکشن تک جاتا ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''خفیہ راستہ تو ضرور ہے لیکن کہاں مجھے اس کے بارے میں بھی کچھ نہیں بتایا گیا ہے''...... پاور گرل نے کہا تو شاگل چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ پاور گرل کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ پاور گرل اس سے جھوٹ نہیں بول رہی ہے۔

''یہ تو غلط بات ہے۔ پرائم منسٹر کو احتیاط کے پیش نظر تمہیں خفیہ راستے کے بارے میں بتا دینا چاہئے تھا۔ اگر وہ راستہ یہیں کہیں

ہوا اور پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آ گئے تو وہ خاموشی سے اس خفیہ راستے تک پہنچ جائیں گے اور تمہیں پتہ بھی نہیں چل سکے گا اور وہ ہارڈ سیکشن میں داخل ہو جائیں گے''...... شاگل نے کہا۔

''میری اس سلسلے میں پرائم منسٹر صاحب سے بات ہوئی تھی لیکن انہوں نے کہا تھا کہ ہارڈ سیکشن کے خفیہ راستے کے بارے میں وہ مجھے کچھ نہیں بتائیں گے۔ اس راستے کے بارے میں سوائے ان کے کسی کو کچھ علم نہیں ہے یہاں تک کہ ہارڈ سیکشن میں کام کرنے والے افراد بھی نہیں جانتے کہ وہ ہارڈ سیکشن میں کیسے جاتے ہیں اور کیسے باہر آتے ہیں''...... پاور گرل نے کہا۔

''کیا مطلب۔ ہارڈ سیکشن میں کام کرنے والوں کو بھی راستے کا علم نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے''...... شاگل نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد حیرت کا عنصر تھا۔

''ہارڈ سیکشن کے تمام افراد کو بے ہوش کر کے ہارڈ سیکشن کے اندر لے جایا جاتا ہے اور اسی حالت میں انہیں ہارڈ سیکشن سے باہر بھی لایا جاتا ہے''...... پاور گرل نے کہا۔

''اوہ۔ تو انہیں ہارڈ سیکشن میں کون اندر اور باہر لاتا لے جاتا ہے''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''مجھے اس کے بارے میں بھی کچھ علم نہیں ہے''...... پاور گرل نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اگر ہارڈ سیکشن باہر سے اس قدر ہارڈ ہے کہ اس

پر نہ تو کسی ایٹم بم کا اثر ہو سکتا ہے اور نہ ہارڈ سیکشن کی دیواروں کو کسی لیزر سے کاٹا جا سکتا ہے تو پھر یہاں مزید حفاظتی انتظامات کیوں کرائے گئے ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''اس کی تو مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی ہے لیکن چونکہ پرائم منسٹر صاحب کا حکم تھا اس لئے میں نے اسی پر عمل کیا تھا''...... پاور گرل نے کہا۔

''ہونہہ۔ اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ یہاں آگ کی دیواریں بنانے کے علاوہ تم نے حفاظت کا اور کون سا بندوبست کیا ہے''...... شاگل نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''آگ کے ساتھ ہر طرف نیگیٹو اور پازیٹو میگنٹ ریزز کا جال پھیلا ہوا ہے۔ اول تو اس قدر تیز اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہونا مشکل ہے لیکن اگر کوئی یہ حماقت کر بھی لے اور آگ میں گھس جائے تو وہاں موجود میگنٹ ریزز کے پریشر کی وجہ سے اس کا جسم کسی بم کی طرح بلاسٹ ہو جائے گا۔ صرف یہی نہیں میں نے عمارت کی دیواروں پر بھی ایسی ڈیوائسز لگوا دی ہیں کہ اگر کوئی دیوار کو ہاتھ لگائے گا تو ڈیوائسز فوراً چارج ہو جائیں گی اور دیواروں میں گیارہ ہزار کلو واٹ کا کرنٹ دوڑ جائے گا جو کسی بھی جاندار کو ایک لمحے میں جلا کر خاکستر کر سکتا ہے''...... پاور گرل نے کہا۔

''ویل ڈن۔ تم واقعی جینئس ہو بے حد جینئس''...... شاگل نے کہا۔

''اب بس ایک بات کی کمی ہے اور میں تمہیں اس کمی کو دور کرانے کے لئے ہی یہاں لائی ہوں''...... پاور گرل نے کہا تو شاگل ٹھٹھک گیا اور چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کس بات کی کمی ہے اب''...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تم نے پرائم منسٹر ہاؤس سے ہارڈ سیکشن کے نقشے کی جو کاپی حاصل کی ہے اگر وہ تم مجھے فراہم کر دو تو میں ان راستوں پر بھی حفاظتی انتظامات کر دوں گی جو زمین دوز اور خفیہ ہیں''...... پاور گرل نے کہا تو شاگل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''میں نے اس نقشے کو چیک کیا ہے۔ نقشے میں صرف ان مقامات کا ذکر کیا گیا ہے جو ہارڈ سیکشن کے اندر ہیں۔ اس نقشے میں ایسا کچھ نہیں ہے جس سے پتہ چل سکے کہ ہارڈ سیکشن میں کوئی خفیہ راستہ بھی جاتا ہے''...... شاگل نے کہا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ نقشے میں ہارڈ سیکشن میں داخلے کے کسی خفیہ راستے کا ذکر نہیں ہے''...... پاور گرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ بھلا مجھے تم سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے''۔ شاگل نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس قدر اہم عمارت کا نقشہ ہو اور وہ بھی پرائم منسٹر ہاؤس کے سٹرانگ روم میں رکھا ہوا نقشہ اور

اس میں ہارڈ سیکشن کے خفیہ راستوں کو ذکر ہی نہ ہو"۔ پاور گرل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ہارڈ سیکشن کے لئے دو الگ الگ نقشے بنائے گئے ہوں۔ ایک عمارت کے اندر کے ڈیزائن سے متعلق ہو اور دوسرا نقشہ ایسا ہو جس میں خفیہ راستوں کی نشاندہی کی گئی ہو"۔ شاگل نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے لیکن......" پاور گرل نے کہا۔

"لیکن کیا"...... شاگل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ممکن ہے کہ تمہارے پاس جس نقشے کی کاپی ہے اس میں خفیہ راستوں کا بھی ذکر ہو مگر انہیں اس انداز میں ڈرائنگ کیا گیا ہو کہ کوئی آسانی سے سمجھ نہ سکے"...... پاور گرل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ میں نے اس طرف توجہ نہیں دی تھی۔ اب تم نے کہا ہے تو پھر میں یہ ضرور چیک کروں گا کہ آیا نقشے میں خفیہ انداز میں خفیہ راستوں کو بنایا گیا ہے یا کہ نہیں"۔ شاگل نے کہا۔

"اب تمہیں اس نقشے سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ اس لئے تم وہ نقشہ مجھے دے دو"...... پاور گرل نے کہا۔

"تمہارے پرائم منسٹر ہاؤس کے ملٹری سیکرٹری سے اچھے مراسم ہیں تم اس سے کہہ کر اپنے لئے اور کاپی بھی تو بنوا سکتی تھی پھر تم مجھ

سے ہی کاپی کیوں حاصل کرنا چاہتی ہو"...... شاگل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اس سے یہ کام نہیں لے سکتی"...... پاور گرل نے کہا۔

"کیوں۔ کیا وہ انکار کر دے گا"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ انکار تو نہیں کرے گا لیکن وہ نقشے کی ایک کاپی کے لئے بڑا منہ پھاڑ لے گا اور مجھے بلا وجہ کسی کو اپنا خون پلانے کی عادت نہیں ہے"...... پاور گرل نے کہا۔

"اچھی بات ہے"...... شاگل نے کہا۔

"اسی لئے تو میں تم سے نقشہ مانگ رہی ہوں تاکہ میں ہارڈ سیکشن کی مزید فول پروف سیکورٹی کر سکوں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی خفیہ راستہ ان پہاڑیوں سے گزرتا ہو اور کوئی واقعی ہماری نظروں میں آئے بغیر ہارڈ سیکشن تک پہنچ جائے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر میرے یہاں کئے ہوئے تمام انتظامات فیل ہو جائیں گے۔ یہ درست ہے کہ خفیہ راستے کا علم نہ ہونے کی وجہ سے مجھ پر کوئی آنچ نہیں آئے گی لیکن میں جب تک ہر معاملے سے خود مطمئن نہ ہو جاؤں اس وقت تک مجھے سکون نہیں آتا ہے"...... پاور گرل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب تم سے میری صلح ہو چکی ہے اور تم مجھے یہ سب دکھانے کے لئے یہاں لا سکتی ہو تو میں بھی تمہارے کام آ

سکتا ہوں۔ ویسے بھی مجھے اب اس نقشے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم میرے ساتھ میرے آفس چلو میں نقشہ تمہیں دے دوں گا اور وہ بھی اپنا منہ پھاڑے بغیر"...... شاگل نے کہا تو اس کا آخری جملہ سن کر پاور گرل بے اختیار ہنس پڑی۔

"گڈ۔ تو پھر چلو۔ ابھی چلتے ہیں تمہارے آفس"...... پاور گرل نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مڑ کر اس طرف بڑھتے چلے گئے جس طرف شاگل کا مخصوص ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

عمران کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ سب چونک پڑے اور اس کی طرف غور سے دیکھنا شروع ہو گئے۔

"یہ تم بار بار غائب کہاں ہو جاتے ہو۔ کم از کم بتا تو دیا کرو کہ کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے اسے دیکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مشن کے بارے میں تفصیلات اکٹھی کرتا پھر رہا ہوں اور میں نے کہیں جا کر کیا کرنا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو پھر کچھ معلوم ہوا"...... جولیا نے اس کی بات سن کر نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بہت کچھ"...... عمران نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے سنجیدگی سے انہیں پرائم منسٹر سے حاصل کی ہوئی معلومات کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ کافرستان کی پاکیشیا کے خلاف اس قدر بھیانک اور لرزہ

خیز سازش کا احوال سن کر ان سب نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

"ہونہہ۔ تو پھر تم پرائم منسٹر کو اس طرح سے زندہ کیوں چھوڑ آئے ہو۔ پاکیشیا کے خلاف سازش کرنے والوں اور اس کا ساتھ دینے والوں کو تو انتہائی دردناک اور بھیانک موت مرنا چاہئے"۔ جولیا نے غرا کر کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں نے پرائم منسٹر کو چھوڑ دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو سے تمہاری کیا مراد ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو بتا دو ہم پرائم منسٹر ہاؤس میں گھس کر اسے عبرتناک موت سے ہمکنار کریں گے کہ اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"...... تنویر نے غرا کر کہا۔

"اس کے لئے میں ناٹران کو پرائم منسٹر ہاؤس چھوڑ آیا ہوں۔ وہ خود ہی اسے سنبھال لے گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ اچھا کیا ہے آپ نے۔ وہ واقعی بے حد با صلاحیت ہے۔ وہ پرائم منسٹر کو اس وقت تک اپنے شکنجے میں جکڑ کر رکھ سکتا ہے جب تک ہم اپنا مشن مکمل نہیں کر لیتے"...... کراسٹی نے کہا۔

"اور ہمارا مشن پروفیسر رندھاوا کو ہلاک کرنا اور اس کی ایجاد کردہ بلاسٹر گن تباہ کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر تمہیں مشن کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا تو تم کافرستان کیا سوچ کر آئے تھے"...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کافرستان سے اسرائیل ایک کال کی گئی تھی۔ جو جدید ٹرانسمیٹر سے کی گئی تھی لیکن راستے میں ہمارے ریڈیو سیکشن نے اس کال کو چیک کر لیا۔ کال کوڈ میں تھی جس میں پاکیشیا کا ذکر بھی آ رہا تھا اس لئے ریڈیو سیکشن والوں نے اس کال کو ریکارڈ کر لیا اور پھر جب اس ریکارڈڈ کال کے بارے میں سر سلطان کو بتایا گیا تو سر سلطان نے کال کی ریکارڈنگ چیف کو بھجوا دی۔ چیف نے اس کال کو سنا تو انہوں نے کوڈ کال کو ڈی کوڈ کرنا شروع کر دیا۔ ڈی کوڈ کی ہوئی کال کا جب متن سامنے آیا تو پتہ چلا کہ کافرستان کے ایک سائنس دان پروفیسر رندھاوا نے اسرائیل کے سائنس دان پروفیسر انارڈو سے بات کی تھی۔ دونوں نے بلاسٹر ریز کے سلسلے میں ڈسکس کی تھی۔ اس ڈسکس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ بلاسٹر ریز کا پہلا ٹارگٹ پاکیشیا کو بنایا جائے گا جس کے نتیجے میں پاکیشیا مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ کال میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ بلاسٹر ریز فائر کرنے والی گن تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جیسے ہی گن مکمل ہو گی اس کا ابتدائی تجربہ کرنے کے بعد اس سے پاکیشیا کی تباہی کو

یقینی بنایا جائے گا۔ دونوں سائنس دان جس انداز میں بات کر رہے تھے اس سے یہ بات واضح نہیں ہو رہی تھی کہ بلاسٹر ریز فائر کرنے والی گن کافرستان بنا رہا ہے یا اسرائیل اور اس کی تکمیل کے بعد اس کا ابتدائی تجربہ کہاں کیا جائے گا اور کہاں سے پاکیشیا کو نشانہ بنایا جائے گا۔ ایک خیال یہ کیا جا رہا تھا کہ بلاسٹر ریز سے پاکیشیا کو تباہ کرنے کا منصوبہ اسرائیل سے ہو گا اور دوسرا خیال یہ تھا کہ اس کام پر کافرستان بھی عمل پیرا ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے یہ تصدیق کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ پاکیشیا کی تباہی کس ملک سے کی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے چیف نے کافرستانی اور اسرائیلی فارن ایجنٹوں کی کافی دوڑ بھاگ کرائی تھی لیکن دونوں ممالک کے کسی بھی فارن ایجنٹ کو کلیو نہیں ملا تھا جس سے پتہ چل سکتا ہو کہ پاکیشیا کو تباہ کرنے میں کون سا ملک رول ادا کر رہا ہے۔ کال میں چونکہ زیادہ ڈسکس ریز کی طاقت کے حوالے سے تھی کہ اس سے پاکیشیا کو کیسے اور کس حد تک نقصان پہنچ سکتا ہے اس لئے چیف کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ اس ایمرجنسی مشن کے لئے وہ اپنی ٹیم کس ملک میں بھیجے۔ پہلے چیف نے فیصلہ کیا کہ ٹیم کے دو گروپ بنا دیئے جائیں۔ ایک گروپ کافرستان جا کر پروفیسر رندھاوا کو تلاش کرے اور اس کا احاطہ کرے اور دوسرا گروپ اسرائیل جا کر پروفیسر انارڈو کو تلاش کرے۔ اگر بلاسٹر گن اسرائیل میں تیار کی جا رہی ہوتی تو دوسرا گروپ اسے تباہ کر دیتا اور اگر یہ گن کافرستان

میں تھی تو اس کے لئے پہلا گروپ اپنا کام کرتا اس طرح دونوں ممالک سے پاکیشیا کی سلامتی کو یقینی بنانے میں مؤثر کارروائی ہو پاتی۔ چیف نے اس سلسلے میں سر سلطان اور میرے ساتھ ایک میٹنگ کی۔ میں نے جب چیف سے دونوں سائنس دانوں کی کال سنانے کی درخواست کی تو چیف نے مجھے وہ کال سنا دی۔ میں نے کال کو ڈی کوڈ کیا تو اس کال سے میرے ہاتھ ایک چھوٹا سا کلیو آ گیا۔ کال میں پروفیسر رندھاوا نے پروفیسر انارڈو سے کہا تھا کہ وہ بہت جلد انہیں پاکیشیا کی تباہی کی خوشخبری دیں گے۔ اس جملے کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ کافرستانی سائنس دان پروفیسر رندھاوا ہی بلاسٹر گن بنا رہا تھا۔ میں نے اپنے طور پر پروفیسر رندھاوا اور پروفیسر انارڈو کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے اس بات کا بھی پتہ چلا کہ اسرائیلی سائنس دان پروفیسر انارڈو نئے سے نئے اور جدید سے جدید ریزز ایجاد کرنے میں ایکسپرٹ ہے اور کافرستانی سائنس دان پروفیسر رندھاوا ریزز کے ساتھ ساتھ میزائل اور ریز گنیں بنانے کا بھی ایکسپرٹ تھا اس لئے میرا خیال تھا کہ بلاسٹر گن بھی اسی پروفیسر رندھاوا کی ایجاد کردہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں نے چیف سے درخواست کی کہ پہلے ہم کافرستان جائیں گے اور وہاں جا کر پروفیسر رندھاوا کے بارے میں چھان بین کریں گے۔ اگر اس کے خلاف ہمیں کوئی ثبوت نہ ملا تو پھر میں چیف کو کال کر دوں گا۔ چیف فوری طور پر دوسری ٹیم اسرائیل روانہ کر دیں

گے اور ہم بھی یہاں سے نکل کر اسرائیل پہنچ جائیں گے اور پھر مل کر اسرائیلی سائنس دان پروفیسر انارڈو کے خلاف کارروائی کریں گے۔ میں نے ناٹران کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ پروفیسر رندھاوا کے بارے میں پتہ کرائے کہ وہ کہاں مل سکتا ہے۔ ناٹران نے پروفیسر رندھاوا کی تلاش کا کام شروع کیا لیکن اسے پروفیسر رندھاوا کے بارے میں کچھ علم نہیں ہو سکا تھا۔ کافرستان سے پروفیسر رندھاوا کے خاندان کو بھی غائب کر کے کسی نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا تھا البتہ ناٹران کو ایک کلیو ملا تھا کہ ناٹابن کے میدانی علاقے میں کافرستان کا ایک بیس کیمپ ہے جس کا انچارج کرنل گپتا ہے اور کرنل گپتا، پروفیسر رندھاوا کا چھوٹا بھائی ہے۔ میرے لئے اتنی معلومات ہی کافی تھی اس لئے چیف سے کہہ کر میں تم سب کو لے کر یہاں آ گیا تا کہ کرنل گپتا کے ذریعے پروفیسر رندھاوا تک پہنچا جا سکے اور ہم کرنل گپتا تک پہنچ بھی گئے تھے لیکن اس کے ساتھ کیا ہوا تھا یہ میں تم سب کو پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ کرنل گپتا کی موت اس بات کی تصدیق کرتی تھی کہ ہم رانگ وے پر نہیں بلکہ صحیح ٹریک پر ہیں اور پروفیسر رندھاوا ہی وہ درندہ ہے جو پاکیشیا کو مٹانے کے درپے ہے''...... عمران نے ایک بار میں ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ اسی لئے اسے رسکی مشن قرار دے رہے تھے''۔ صفدر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے واقعی کافرستان آنے کا رسک ہی لیا تھا کیونکہ ایک جملے سے پروفیسر رندھاوا کی طرف میرا شک گیا تھا لیکن یہ کنفرم نہیں تھا کہ پروفیسر رندھاوا ہی پاکیشیا کا دشمن ہو سکتا ہے۔ کال میں چونکہ کہا گیا تھا کہ اگلے چند دنوں تک پاکیشیا کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا اس لئے یہ رسک ہی تھا کہ اگر پاکیشیا کے خلاف اسرائیل میں سازش ہو رہی ہوتی تو ہم یہاں خاک چھانتے ہی رہ جاتے اور ادھر اسرائیل اپنا کام کر لیتا اور اگر ہم اسرائیل جاتے تو ادھر کافرستان اپنے مذموم عزائم میں کامیاب ہو جاتا''۔ عمران نے کہا۔

''اس کے لئے چیف کی تجویز ہی زیادہ مناسب تھی کہ ٹیم کے دو گروپس بنا دیتے جن میں سے ایک کافرستان کام کرتی اور دوسری اسرائیل چلی جاتی پھر جس کے ہاتھ جس ملک کے خلاف ٹھوس ثبوت ملتا اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی''...... جولیا نے کہا۔

''پھر یہ رسکی مشن نہیں ٹارگٹ مشن ہوتا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''اچھا مشن کی تفصیلات کا تو ہمیں علم ہو گیا ہے۔ اب بتاؤ کیا کرنا ہے۔ ہارڈ سیکشن کہاں ہے جسے ہم نے تباہ کرنا ہے''...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے انہیں ہارڈ سیکشن کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''کافرستانی پرائم منسٹر کی باتوں پر نجانے مجھے کیوں یقین نہیں آیا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ جان بوجھ کر اور کسی خاص وجہ سے مجھے ہارڈ سیکشن کے بارے میں بتا رہا ہو۔ لیکن وہ جس قدر خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا اس لئے میں اس کی کسی بات کو رد بھی نہیں کر سکتا تھا اس لئے میں نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ ہارڈ سیکشن کی تباہی کے لئے میں تم سب کو وہاں بھیجوں گا اور میں خود ناٹران کے ساتھ پرائم منسٹر کے ذریعے پریذیڈنٹ تک پہنچنے کی کوشش کروں گا کیونکہ پرائم منسٹر کے کہنے کے مطابق اس سارے کھیل کے پیچھے پریذیڈنٹ کا ہی ہاتھ ہے اور ہارڈ سیکشن کی حفاظت کی تمام ذمہ داری اس نے ملٹری انٹیلی جنس کو دے رکھی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ ہارڈ سیکشن کو تباہ کرنے آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے''...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میں یہاں بھی دو گروپس میں کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ایک گروپ میں میرے ساتھ ناٹران ہو گا اور دوسرا گروپ پرائم منسٹر کے بتائے ہوئے ٹارگٹ پر حملہ کرے گا۔ ہمارا مقصد پاکیشیا کی حفاظت کے لئے بلاسٹر گن تباہ کرنا اور پروفیسر رندھاوا کا خاتمہ کرنا ہے اور ہم میں سے جو بھی کامیاب ہو اس کامیابی کا سہرا پوری ٹیم کے سر ہی سجے گا اس لئے یہ سوچنا کہ کون کس کے ساتھ ہے حماقت کے سوا کچھ نہیں ہو گا''...... عمران نے سنجیدگی سے

کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہارڈ سیکشن تک پہنچنے اور اس کی تباہی کی ذمہ داری میں لیتی ہوں۔ تم ناٹران کے ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس جا کر اپنا کام کرو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا اندازہ درست ہو اور کافرستانی پرائم منسٹر نے ہمیں راستے سے بھٹکانے کے لئے جان بوجھ کر ہارڈ سیکشن کے بارے میں بتایا ہو۔ اگر یہ فیک سیکشن ہوا تو ہم اسے بھی تباہ کر دیں گے اور اصل ٹارگٹ تک تو تم پریذیڈنٹ کے ذریعے پہنچ ہی جاؤ گے۔ دونوں ہی صورتوں میں ہماری کامیابی ہو گی اس لئے ہم اس پر کوئی اختلاف نہیں کریں گے۔ کیوں ساتھیو''...... جولیا نے پہلے عمران سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیں مس جولیا''...... ان سب نے ایک ساتھ کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر تم سٹور روم میں جاؤ۔ وہاں تمہارے مطلب کا سارا سامان موجود ہے۔ پورچ میں جیپیں اور کاریں بھی موجود ہیں جن سے تم وادی میں موجود ہارڈ سیکشن کو تباہ کر سکتے ہو۔ ہارڈ سیکشن کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ کافرستانی پرائم منسٹر یا پریذیڈنٹ نے ہارڈ سیکشن کی ذمہ داری ملٹری انٹیلی جنس کو سونپی ہے تو ان پہاڑیوں میں ہر طرف ان کی فورس ضرور موجود ہو گی جن کے ساتھ تمہارا رن پڑ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم نہ ملٹری انٹیلی جنس کی فورس سے

ڈرتے ہیں اور نہ ہی ہارڈ سیکشن کے باقی حفاظتی انتظامات سے۔ ہم ہر حال میں اسے تباہ کر کے دم لیں گے چاہے اس کے لئے ہم سب کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک کیوں نہ بہانا پڑے“...... تنویر نے کہا۔

”یہ ہوئی نا مردوں والی بات۔ تین لڑکیوں میں یہ اکیلا ہی تو مرد ہے“...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”اگر تنویر اکیلا مرد ہے تو پھر ہم کون ہیں“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تنویر کی طرح جولیا کے بھائی“...... عمران نے کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران نے ایک مرتبہ پھر سنجیدہ ہو کر انہیں مشن کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں جسے وہ سب غور سے سن رہے تھے تاکہ وہ اپنے مشن پر ہر صورت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

”صفدر۔ میں اپنے ساتھ ایک بیمار آدمی لایا ہوں۔ وہ کار ک
پچھلی سیٹ پر پڑا ہے۔ اسے اٹھا کر نیچے تہہ خانے میں لے جاؤ او
ناٹران کے ساتھیوں کے حوالے کر دو اور ان سے کہو کہ ناٹران ـ
کہا کہ ہے جب تک وہ واپس نہ آ جائے انہیں اس آدمی ک
حفاظت کرنی ہے اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں دینی“...... عمرا
نے ساری تفصیل بتا کر کہا۔

”کون ہے وہ آدمی“...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”اس کے بارے میں بعد میں بتاؤں گا۔ فی الحال اس کا ہمارے قبضے میں رہنا بے حد ضروری ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

”ٹھیک ہے۔ میں اسے تہہ خانے میں لے جاتا ہوں“۔ صفدر نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

شاگل اور پاور گرل ابھی راستے میں ہی تھے کہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ پائلٹ نے کال اٹنڈ کی تو دوسری طرف سے پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کرنل جے کشن کی آواز سنائی دی جو پاور گرل سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"یس پاور گرل سپیکنگ۔ اوور"...... پاور گرل نے اپنی مخصوص آواز میں کہا۔

"مادام۔ ایک ایمرجنسی تھی جس کے لئے میں کافی دیر سے آپ کے سیل فون پر کال کر رہا تھا لیکن آپ نے شاید اپنا فون آف کر رکھا ہے۔ میں نے آپ کے نمبر ٹو سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ آپ سیکرٹ سروس کے چیف مسٹر شاگل کے ساتھ ہیں۔ میں نے مسٹر شاگل سے بات کرنے کی کوشش کی تو ان کا نمبر بھی آف تھا۔ اس لئے میں نے مسٹر شاگل کے نمبر ٹو راجیش سے مسٹر شاگل کے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی حاصل کر کے

آپ کو یہاں کال کی ہے۔ اوور"...... کرنل جے کشن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ایمرجنسی آ گئی ہے۔ اوور"...... پاور گرل نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے کرنل جے کشن کا شاگل کی موجودگی میں بات کرنا پسند نہ آیا ہو۔

"آپ کے ساتھ مسٹر شاگل بھی موجود ہیں۔ میں آپ دونوں کو پرائم منسٹر صاحب کے بارے میں ایک انتہائی اہم بات بتانا چاہتا ہوں۔ اوور"...... کرنل جے کشن نے کہا تو پاور گرل کے ساتھ ساتھ شاگل بھی بری طرح سے چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ پرائم منسٹر کے بارے میں کون سی اہم بات بتانا چاہتے ہو تم ہمیں۔ اوور"...... پاور گرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ دونوں ابھی اور اسی وقت یہاں آ جائیں۔ میں آپ کو یہاں کچھ دکھانا چاہتا ہوں۔ اوور"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"کیا دکھانا چاہتے ہو۔ اوور"...... شاگل نے پوچھا۔

"آپ آئیں تو سہی۔ میں جو دکھانا چاہتا ہوں وہ دیکھ کر آپ بھی حیران رہ جائیں گے۔ اوور"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"اوکے۔ ہم آ رہے ہیں۔ اوور"...... پاور گرل نے کہا تو شاگل چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات تھے جیسے اس کا کرنل جے کشن کو فوراً اقرار میں جواب

دینا پسند نہ آیا ہو۔

”اوکے۔ اوور اینڈ آل“...... کرنل جے کشن نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

”یہ تم نے کیا کیا ہے۔ اتنی جلدی اس کی بات مان کر حامی کیوں بھری ہے کہ ہم آ رہے ہیں“...... شاگل نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”وہ ہمیں پرائم منسٹر کے بارے میں کچھ بتانا یا دکھانا چاہتا ہے اور میں نے کرنل جے کشن کے لہجے میں انتہائی پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے اور کرنل جے کشن عام باتوں پر اس قدر پریشان اور الجھن زدہ نہیں ہوتا ہے“...... پاور گرل نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ہاں۔ یہ میں بھی جانتا ہوں“...... شاگل نے کہا۔

”تو چلو دیکھتے ہیں چل کر کہ اسے کس بات کی پریشانی ہے اور وہ کس الجھن میں مبتلا ہے“...... پاور گرل نے مسکرا کر کہا تو شاگل نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا اور اس نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا۔ ہیلی کاپٹر مڑا اور تیزی سے پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بیس منٹ بعد ہیلی کاپٹر پرائم منسٹر ہاؤس کے ہیلی پیڈ پر لینڈ کر رہا تھا۔ ہیلی پیڈ کے پاس کرنل جے کشن موجود تھا جو انتہائی بے چین اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ شاگل اور پاور گرل ہیلی کاپٹر سے

نکل کر جیسے ہی باہر آئے، کرنل جے کشن تیزی سے ان کی طرف لپکا۔

”میرے ساتھ آئیں“...... کرنل جے کشن نے کہا اور مڑ کر تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ شاگل اور پاور گرل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں کرنل جے کشن کے ساتھ ہو لئے۔ کرنل جے کشن انہیں لے کر پرائم منسٹر ہاؤس کے عقبی سمت میں آ گیا اور ایک خفیہ راستے سے لے کر انہیں ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا جہاں ایک کمرے میں پرائم منسٹر ہاؤس کی سیکورٹی کے لئے کنٹرول روم بنا ہوا تھا۔

کنٹرول روم میں دیواروں کے ساتھ مختلف مشینیں کام کر رہی تھیں۔ ان مشینوں پر کئی آپریٹرز کام کر رہے تھے۔ دو مشینوں کے اوپر بڑی بڑی سکرینیں لگی ہوئی تھیں جن میں ایک سکرین پر پرائم منسٹر ہاؤس کے بیرونی حصے کے مناظر مختلف ونڈوز میں دکھائی دے رہے تھے جبکہ دوسری سکرین پر پرائم منسٹر ہاؤس کے تہہ خانوں اور خفیہ راستوں کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ اس سکرین کے چار حصے تھے۔ چاروں حصوں پر نمبر لگے ہوئے تھے۔

”سکرین نمبر چار دیکھیں“...... کرنل جے کشن نے شاگل اور پاور گرل کو اس مشین کے پاس لاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں چونک کر سکرین کی طرف دیکھنے لگے۔ سکرین پر انہیں ایک بے حد وسیع سرنگ دکھائی دے رہی تھی جو انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی تھی۔ سرنگ

کی چھت پر بلب لگے ہوئے تھے جن کی روشنی سرنگ کو منور کر رہی تھی۔ سرنگ میں دو افراد تیز تیز چلتے ہوئے سامنے کی جانب بڑھے جا رہے تھے۔ ان کی کمروں پر بھاری اور بڑے بڑے تھیلے لدے ہوئے تھے وہ چونکہ آگے کی طرف جا رہے تھے اس لئے سکرین پر ان کے واضح چہرے دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

”کون ہیں یہ دونوں اور کہاں جا رہے ہیں“...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”دھرم۔ اگلا کیمرہ آن کرو“...... کرنل جے کشن نے مشین آپریٹ کرنے والے نوجوان سے کہا۔

”یس سر“...... نوجوان نے کہا اور اس نے مشین پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ سکرین پر جھماکہ سا ہوا اور منظر تبدیل ہو گیا اور اب آگے بڑھتے ہوئے دونوں افراد فرنٹ سے دکھائی دینے لگے۔ ان میں سے ایک آدمی پر نظر پڑتے ہی شاگل اور پاور گرل بری طرح سے اچھل پڑے۔

”پرائم منسٹر۔ یہ تو پرائم منسٹر صاحب ہیں۔ یہ سرنگ میں کہاں جا رہے ہیں اور ان کے ساتھ کون ہے“...... پاور گرل نے بری طرح سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں نہیں جانتا۔ یہی دکھانے کے لئے تو میں نے آپ دونوں کو یہاں بلایا ہے۔ پرائم منسٹر صاحب سے ملنے ایکریمین سفارت خانے سے فرسٹ سیکرٹری اور ان کا ایک اسسٹنٹ یہاں آیا تھا۔

پرائم منسٹر صاحب نے ان دونوں سے سپیشل میٹنگ روم میں میٹنگ کی تھی۔ اس کے بعد اچانک پرائم منسٹر صاحب نے انٹرکام پر مجھے کال کر کے بتایا کہ ایکریمین فرسٹ سیکرٹری کے اسسٹنٹ کی طبیعت خراب ہو گئی ہے اور وہ بے ہوش ہو گیا ہے۔ انہیں فوری طور پر طبی چیک اپ کے لئے جانا ہے۔ میں نے پرائم منسٹر صاحب کے کہنے پر دو ساتھیوں کے ذریعے ایکریمین فرسٹ سیکرٹری کے اسسٹنٹ کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر ان کی کار میں پہنچا دیا تھا۔ وہ چونکہ بغیر کسی سیکورٹی کے خفیہ طور پر پرائم منسٹر صاحب سے ملنے آئے تھے اس لئے فرسٹ سیکرٹری صاحب کار خود ڈرائیو کر کے لے گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد پرائم منسٹر صاحب اپنے آفس میں چلے گئے اور پھر ایک گھنٹے کے بعد ایک بار پھر ایکریمین فرسٹ سیکرٹری یہاں پہنچ گئے۔ وہ پرائم منسٹر کے پاس ان کے آفس میں گئے تھے۔ ان کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد پرائم منسٹر صاحب نے اپنا آفس لاکڈ کر لیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ فرسٹ سیکرٹری صاحب سے ضروری میٹنگ کر رہے ہیں جس میں انہیں وقت بھی لگ سکتا ہے اس لئے جب تک ان کی میٹنگ ختم نہیں ہو جاتی انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے“...... کرنل جے کشن نے کہا۔

”پھر“...... شاگل نے غور سے اس کی باتیں سنتے ہوئے کہا۔

”پرائم منسٹر صاحب چونکہ آفس میں مصروف ہو گئے تھے اور

میرے پاس کرنے کو کوئی کام نہیں تھا تو میں کنٹرول روم میں آ گیا۔ کنٹرول روم میں آیا تو مجھے دھرم نے پرائم منسٹر اور ایکریمین فرسٹ سیکرٹری ڈیوڈ اینڈرو کے بارے میں بتایا جو اس ٹنل میں موجود تھے۔ انہیں اس ٹنل میں دیکھ کر میں حیران رہ گیا تھا''۔ کرنل جے کشن نے کہا۔

''کیوں۔ اس میں حیرانی والی کون سی بات ہے۔ ہوسکتا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب اس مخصوص راستے سے ڈیوڈ اینڈرو کو کچھ دکھانے لے جا رہے ہوں''...... شاگل نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ ٹنل کہاں جاتی ہے''...... کرنل جے کشن نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ آپ بتائیں''...... شاگل نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''یہ ٹنل ہارڈ سیکشن کی طرف جاتی ہے''...... کرنل جے کشن نے جواب دیا تو شاگل اور پاور گرل ایک بار پھر اچھلنے پر مجبور ہو گئے۔

''ہارڈ سیکشن۔ اوہ۔ تو کیا ہارڈ سیکشن کا خفیہ راستہ پرائم منسٹر ہاؤس سے جاتا ہے''...... پاور گرل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہارڈ سیکشن میں جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ صرف ایک ہی راستہ ہے جو پرائم منسٹر ہاؤس سے جاتا ہے''...... کرنل جے کشن نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا پرائم منسٹر صاحب ڈیوڈ اینڈرو کو ہارڈ سیکشن لے جا رہے ہیں''...... شاگل نے پوچھا۔

''یہی تو حیرت کی بات ہے مسٹر شاگل۔ ہارڈ سیکشن میں کیا ہو رہا ہے اس کے بارے میں مجھے بھی کچھ علم نہیں ہے اور اسے پوری دنیا سے چھپا کر بنایا گیا ہے۔ اس سیکشن میں خود پرائم منسٹر بھی پریذیڈنٹ صاحب کی اجازت سے جاتے ہیں اور پریذیڈنٹ صاحب کے واضح احکامات ہیں کہ پرائم منسٹر کو اگر کسی سلسلے میں ہارڈ سیکشن جانا ہو تو وہ انہیں ضرور ساتھ لے کر جائیں گے اور انہیں کسی بھی دوسرے شخص کو ہارڈ سیکشن لے جانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ پرائم منسٹر صاحب ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کو وہاں لے جا رہے ہیں اور وہ بھی پریذیڈنٹ سے اجازت لئے بغیر''...... کرنل جے کشن نے کہا۔

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے پریذیڈنٹ صاحب سے ڈیوڈ اینڈرو کو ہارڈ سیکشن لے جانے کی اجازت لے لی ہو''...... پاور گرل نے کہا۔

''نہیں۔ ہارڈ سیکشن میں جانے کے لئے صرف اجازت سے کام نہیں چلتا۔ اس کے لئے پریذیڈنٹ ہاؤس سے باقاعدہ ایک اجازت نامہ ایشو کیا جاتا ہے اور جب تک وہ اجازت نامہ ہارڈ سیکشن کے سیکورٹی سیکشن کو نہیں دکھایا جاتا اس وقت تک ہارڈ سیکشن کا ڈور اوپن نہیں کیا جاتا''...... کرنل جے کشن نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا پرائم منسٹر صاحب اس اجازت نامے کے بغیر ہارڈ سیکشن جا رہے ہیں''...... پاور گرل نے کہا۔

"ہاں۔ اور ان دونوں کی کمروں پر جو تھیلے لدے ہوئے ہیں وہ بھی میری پریشانی کا باعث بن رہے ہیں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں واقعی ان کے تھیلوں میں کیا ہے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"معلوم نہیں۔ اگر معلوم ہوتا تو پھر پریشانی کی کیا بات تھی"...... کرنل جے کشن منہ بنا کر کہا۔

"اب تم ہم سے کیا چاہتے ہو"...... پاور گرل نے کرنل جے کشن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مجھے شک ہے کہ یہ پرائم منسٹر اور ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری نہیں ہیں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"کیا مطلب"...... پاور گرل نے چونک کر کہا۔ شاگل بھی حیرت سے کرنل جے کشن کی شکل دیکھنے لگا تھا۔

"آپ دونوں کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ ایکریمین فرسٹ سیکرٹری اور ان کا اسسٹنٹ پرائم منسٹر ہاؤس آج آئے ہی نہیں تھے"...... کرنل جے کشن نے نیا انکشاف کرتے ہوئے کہا تو اس بات پر شاگل اور پاور گرل اس بری طرح سے اچھلے جیسے ان کے پیروں میں طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اگر فرسٹ سیکرٹری ڈیوڈ اینڈرو اور ان کا اسسٹنٹ یہاں نہیں آیا تھا تو پھر پرائم منسٹر صاحب نے

سپیشل میٹنگ روم میں کس سے ملاقات کی تھی اور ان کے ساتھ یہ کون ہے"...... پاور گرل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کون ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ پرائم منسٹر صاحب کو جب میں نے ڈیوڈ اینڈرو کے ساتھ اس ٹنل میں دیکھا تو میں نے سب سے پہلے ایکریمین سفارت خانے میں کال کی تھی جہاں سے مجھے معلوم ہوا کہ ڈیوڈ اینڈرو سفارت خانے میں ہی موجود ہیں اور وہ اپنے اسسٹنٹ کے ساتھ یہاں آئے ہی نہیں تھے"...... کرنل جے کشن نے کہا تو پاور گرل اور شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو پرائم منسٹر صاحب سے ڈیوڈ اینڈرو اور ان کے اسسٹنٹ کے روپ میں کوئی اور ملا تھا"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہاں جس اسسٹنٹ کی طبیعت بگڑی تھی اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا میرے اندازے کے مطابق وہ نقلی ڈیوڈ اینڈرو کا اسسٹنٹ نہیں بلکہ پرائم منسٹر صاحب تھے"...... کرنل جے کشن نے حیرت انگیز انکشافات کرنے شروع کر دیئے۔

"تت تت۔ تمہارا مطلب ہے کہ ان دونوں نے پرائم منسٹر صاحب کو بے ہوش کر کے ان کا میک اپ کر دیا تھا اور ان میں سے ایک نے پرائم منسٹر صاحب کا میک اپ کر لیا تھا"...... پاور گرل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آپ پرائم منسٹر صاحب کو ذرا غور سے دیکھیں۔ پرائم

منسٹر صاحب بالکل سیدھے اور انتہائی باوقار انداز میں چلنے کے عادی ہیں۔ یہ بھی پرائم منسٹر کے انداز میں چل رہا ہے لیکن اس کی دائیں ٹانگ میں شاید کوئی مسئلہ ہے اس لئے یہ کبھی کبھی لڑکھڑا جاتا ہے اور اس کی چال میں بھی کافی فرق آ جاتا ہے''...... کرنل جے کشن نے کہا تو پاور گرل اور شاگل غور سے سکرین پر نظر آنے والے پرائم منسٹر کی ٹانگوں کی طرف غور سے دیکھنا شروع ہو گئے۔

وہ انتہائی باوقار انداز میں چل رہا تھا لیکن چلتے چلتے اچانک وہ قدرے لڑکھڑا رہا تھا اور لڑکھڑاتے ہوئے خود کو سنبھالتا تھا تو قدرے قدم دبا کر چل رہا تھا۔

''ہونہہ۔ یہ واقعی پرائم منسٹر نہیں ہیں''...... شاگل نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ اس کے قد کاٹھ میں پرائم منسٹر جیسی مشابہت ضرور ہے لیکن یہ پرفیکٹ ہمارے پرائم منسٹر کا قد کاٹھ نہیں ہے''...... پاور گرل نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''یعنی میرا شک بے بنیاد نہیں ہے''...... کرنل جے کشن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم نے ٹھیک اندازہ لگایا تھا۔ یہ پرائم منسٹر نہیں اور اگر تمہارے کہنے کے مطابق ڈیوڈ اینڈرو بدستور سفارت خانے میں موجود ہیں تو پھر نقلی پرائم منسٹر کے ساتھ ڈیوڈ اینڈرو بھی اصلی نہیں ہے''...... شاگل نے کہا۔

''تو پھر یہ دونوں کون ہو سکتے ہیں اور ہمارے پرائم منسٹر

صاحب کہاں ہیں''...... پاور گرل نے پوچھا۔

''مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ پرائم منسٹر صاحب کو یہ یہاں سے دھوکے سے اغوا کر کے لے گئے تھے اب نجانے وہ انہیں کہاں چھوڑ آئے ہیں اور وہ کس حال میں ہیں''...... کرنل جے کشن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہمیں پرائم منسٹر صاحب کی گمشدگی چھپانی ہو گی۔ اگر کسی طرح میڈیا تک یہ بات پہنچ گئی تو وہ پورے ملک میں بھونچال کر جائے گا''...... پاور گرل نے کہا۔

''لیکن ہم کب تک اس بات کو چھپا سکتے ہیں۔ کافرستانی میڈیا کے کان اور آنکھیں بے حد تیز ہیں وہ زمین کے نیچے ہونے والے واقعات کی خبریں بھی کھینچ نکالتے ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ ہمارے لئے پرائم منسٹر صاحب کی عزت مقدم ہے۔ ان کے اغوا کو ہمیں ہر حال میں چھپا کر رکھنا ہو گا اور مجھے یقین ہے کرنل جے کشن یہ کام آسانی سے کر سکتا ہے''...... پاور گرل نے کہا۔

''پرائم منسٹر کی گمشدگی کی خبر میں دوسروں سے تو چھپا سکتا ہوں لیکن اگر پریذیڈنٹ صاحب کی کال آ گئی تو میں انہیں کیا جواب دوں گا''...... کرنل جے کشن نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جب تک ان کی طرف سے کوئی کال نہیں آتی اس وقت تک

تو چھپاؤ اس بات کو اور اگر ان کی کال آئی تو پھر انہیں اصل صورت حال سے آگاہ کر دینا۔ اس کے سوا اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے"۔ پاور گرل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ پرائم منسٹر کی اغوا کی خبر پرائم منسٹر ہاؤس سے باہر نہ جائے"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"کوشش نہیں۔ تمہیں یہ کام ہر حال میں کرنا ہے ورنہ پرائم منسٹر صاحب کے لئے مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔ ان کی گمشدگی کا سن کر اپوزیشن لیڈر بات کا تبنگڑ بنا دے گا"...... شاگل نے سخت انداز میں کہا۔

"اوکے۔ پریذیڈنٹ کی کال آنے تک میں یہ بات خفیہ رکھوں گا اس کے بعد مجھے ظاہر ہے پریذیڈنٹ صاحب کے احکامات پر ہی عمل کرنا پڑے گا"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"اتنا ہی کافی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"کیا انہیں آگے بڑھنے سے روکنے کا تمہارے پاس کوئی انتظام ہے"...... پاور گرل نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں صرف تصدیق چاہتا تھا کہ کہیں میرا شک درست نہ ہو ورنہ اب تک میں انہیں ہلاک کر چکا ہوتا"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"نانسنس جیسی باتیں مت کرو کرنل جے کشن۔ اس وقت ہم انہیں ہلاک کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں"...... شاگل نے غرا کر

کہا۔

"شاگل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ پرائم منسٹر کو انہوں نے غائب کیا ہے اگر ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو پھر ہمارا پرائم منسٹر تک پہنچنا ناممکن ہو جائے گا"...... پاور گرل نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے"...... کرنل جے کشن نے بے چین لہجے میں کہا۔

"کیا تم انہیں بے ہوش کر سکتے ہو"...... شاگل نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

"بے ہوش۔ ہاں۔ ٹنل میں مختلف مقامات پر حفاظت کے پیش نظر سی پاور سلنڈر لگے ہوئے ہیں جن کا لنک اس مشین کے ساتھ ہے اگر مشین سے ان سلنڈرز کو اوپن کر دیا جائے تو ٹنل میں بے ہوشی کی گیس بھر جائے گی جس سے یہ ایک لمحے میں بے ہوش ہو سکتے ہیں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"گڈ شو۔ سی پاور گیس نئی اور جدید ترین گیس ہے۔ جو ہلکا سا سانس لینے سے بھی اثر کرتی ہے اور جاندار ایک لمحے میں بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے اور اسے اس وقت تک ہوش نہیں آتا جب تک کہ سے اینٹی سی پاور نہ لگا دیا جائے"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا میں سلنڈر اوپن کرا دوں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"یہ بھی پوچھنے کی بات ہے نانسنس۔ جلدی کرو۔ اس سے پہلے

کہ یہ ہارڈ سیکشن کے قریب جا کر کچھ کریں انہیں فوراً بے ہوش کر دو تاکہ انہیں زندہ گرفتار کیا جا سکے۔ ایک بار یہ ہمارے ہاتھ لگ جائیں پھر ہم ان کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اگلوا لیں گے کہ انہوں نے پرائم منسٹر صاحب کو کہاں رکھا ہے''...... شاگل نے کہا تو کرنل جے کشن نے اثبات میں سر ہلا کر مشین آپریٹر کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

''کہیں یہ عمران اور اس کا ساتھی ناٹران تو نہیں''...... پاور گرل نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ یہ ان دونوں کے سوا کوئی نہیں ہو سکتے''...... شاگل نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو وہ دونوں اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر پرائم منسٹر ہاؤس داخل ہونے کے لئے کام کر رہے تھے''...... پاور گرل نے کہا۔

''عمران میک اپ کرنے اور آوازیں بدلنے میں ماہر ہے اس نے یقیناً پرائم منسٹر صاحب سے ڈیوڈ اینڈرو کی آواز میں بات کی ہو گی اور پرائم منسٹر صاحب اس کے جھانسے میں آ گئے ہوں گے پھر سپیشل میٹنگ روم جو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے میں جا کر انہوں نے پرائم منسٹر صاحب کو بے ہوش کیا ہو گا اور ان کا لباس اتار کر ان میں سے کسی نے خود پہن کر ان کا میک اپ کر لیا ہو گا اور پرائم منسٹر صاحب کا میک اپ بدل کر انہیں اپنے ساتھ لے گئے

ہو گا اور پھر واپس آ کر یہاں موجود نقلی پرائم منسٹر کے ہمراہ ہارڈ سیکشن پہنچنے کے لئے اس سرنگ میں آ گئے ہوں گے''...... شاگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''تمہارا تجزیہ درست معلوم ہو رہا ہے۔ واقعی عمران جیسے انسان سے کوئی بعید نہیں ہے۔ مجھے تو اس بات سے حیرت ہو رہی ہے کہ ہمیں بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ ہارڈ سیکشن کا خفیہ راستہ پرائم منسٹر ہاؤس سے جاتا ہے اور عمران نے اس راستے کو ٹریس بھی کر لیا ہے۔ ان دونوں نے کاندھوں پر جو تھیلے اٹھا رکھے ہیں ان میں ضرور بم اور میزائل گنیں ہوں گی جن سے یہ ہارڈ سیکشن کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ ہمیں انہیں آگے بڑھنے سے ہر حال میں روکنا ہے''...... پاور گرل نے غراتے ہوئے کہا۔

''سی پاور سلنڈر مشین سے لنکڈ ہو گئے ہیں۔ کیا میں انہیں اوپن کرا دوں''...... کرنل جے کشن نے کہا۔

''اب بھی یہ پوچھنے کی ضرورت ہے نانسنس۔ کیا سلنڈر تب اوپن کرو گے جب وہ ہارڈ سیکشن میں داخل ہو جائیں گے''۔ شاگل نے غرا کر کہا۔ اس کی غراہٹ سن کر کرنل جے کشن اسے گھور کر دیکھنے لگا لیکن اس نے کہا کچھ نہیں اور مشین آپریٹر دھرم کو بٹن پریس کرنے کا اشارہ کر دیا۔ دھرم نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کئے تو اچانک انہوں نے سرنگ میں چلتے ہوئے دونوں افراد کو لڑکھڑاتے دیکھا۔ دونوں نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن وہ پھر

لڑکھڑائے اور پھر گرتے چلے گئے۔

''گڈ شو۔ اب دیکھتا ہوں کہ یہ دونوں میرے ہاتھوں سے کیسے بچتے ہیں''...... شاگل نے غرا کر کہا۔

''اس سرنگ میں جانے کا راستہ کہاں ہے''...... پاور گرل نے کرنل جے کشن سے پوچھا۔

''آئیں میرے ساتھ''...... کرنل جے کشن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تو شاگل اور پاور گرل اس کے پیچھے لپکے۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اسی لمحے پاور گرل کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سیل فون پاور گرل کے ہاتھ میں تھا اس نے ڈسپلے دیکھا تو وہیں رک گئی۔

''ایک منٹ۔ سنگھ کی کال ہے۔ میں ذرا کال اٹنڈ کر لوں''۔ پاور گرل نے کہا تو کرنل جے کشن اور شاگل وہیں رک گئے۔ پاور گرل نے کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس پاور گرل سپیکنگ''...... پاور گرل نے کہا۔

''سنگھ بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے اس کے نائب سنگھ کی آواز سنائی دی۔

''بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... پاور گرل نے کہا۔

''مادام۔ ہم پر حملہ ہو گیا ہے۔ چھ افراد جن میں تین عورتیں اور تین مرد شامل ہیں یہاں آئے ہیں اور وہ ہماری فورس پر پوری

قوت سے حملہ کر رہے ہیں۔ ان کے پاس بھاری اسلحہ ہے اور وہ موت بن کر ہم پر جھپٹ رہے ہیں''...... سنگھ نے کہا تو پاور گرل اس کی بات سن کر بری طرح سے اچھل پڑی اور اس کی آنکھوں میں حیرت اور پریشانی کے تاثرات دکھائی دینے لگے۔

''تو تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ تمہارے ساتھ دو سو سے زائد افراد کی فورس ہے۔ دو سو افراد مل کر بھی ان چھ افراد کا مقابلہ نہیں کر رہے۔ کون ہیں وہ چھ افراد''...... پاور گرل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم ان کا مقابلہ کر رہے ہیں مادام لیکن ان پر نہ تو ہماری کسی گولی کا کوئی اثر ہو رہا ہے اور نہ ہی بموں کا وہ چھلاووں کی طرح ہر طرف بھاگتے پھر رہے ہیں۔ ان کے پاس منی میزائل گنیں ہیں جن سے وہ ہمیں بھاری نقصان پہنچا رہے ہیں''...... سنگھ نے پاور گرل کی غصیلی آواز سن کر کہا۔

''کیا کہا۔ ان پر گولیاں اور بم اثر نہیں کر رہے ہیں۔ کیا وہ جنات سے تعلق رکھتے ہیں یا وہ فولاد کے بنے ہوئے ہیں۔ نانسنس۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان پر گولیاں اور بم اثر نہ کریں''۔ پاور گرل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں مادام۔ وہ وہ۔ آہ''...... سنگھ کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے فون میں ایک دھماکے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی سنگھ کی آہ کی آواز کے ساتھ سیل فون

بند ہو گیا۔ دھماکے کی آواز اور سنگھ کی چیخ سن کر پاور گرل بری طرح سے اچھل پڑی۔

"کیا ہوا"...... شاگل نے اسے پریشان اور گھبراہٹ زدہ دیکھ کر پوچھا۔

"وادی میں حملہ ہوا ہے اور لگتا ہے انہوں نے سنگھ کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ مجھے فوراً وہاں جانا ہو گا۔ تم عمران اور اس کے ساتھی کو سنبھالو میں جا کر ان چھ افراد کو دیکھتی ہوں جو بھوتوں کی طرح میری فورس کو ہلاک کرتے پھر رہے ہیں"...... پاور گرل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"بھوتوں کی طرح۔ میں سمجھا نہیں"...... شاگل نے حیران ہو کر کہا۔

"سنگھ بتا رہا تھا کہ ان چھ افراد جن میں تین مرد اور تین عورتیں شامل ہیں ان پر نہ تو کسی گولی کا اثر ہوتا ہے اور نہ بم کا۔ وہ ہر خطرے سے بے نیاز ہماری فورس کا خاتمہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ میری پوری فورس کا خاتمہ کر دیں۔ مجھے ہر حال میں جا کر انہیں روکنا ہو گا"...... پاور گرل نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہیں وہ"...... شاگل نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی"...... پاور گرل نے سر جھٹک کر کہا۔

"اگر تم کہو تو میں بھی چلوں تمہارے ساتھ اور تمہاری مدد کے لئے اپنی فورس کو بھی بلا لوں"...... شاگل نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم عمران اور اس کے ساتھی کو سنبھال لو باقی میں دیکھ لوں گی"...... پاور گرل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں دیکھ لوں گا"...... شاگل نے کہا تو پاور گرل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کنٹرول روم سے نکلتے چلے گئے۔

سیاہ رنگ کی ایک بڑی جیپ کنوٹی پہاڑیوں کے کچے اور اونچے نیچے راستوں پر اچھلتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس جیپ میں جولیا اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی تھی اور باقی سب جیپ کی پچھلی سیٹوں پر بیٹھے تھے۔

عمران نے انہیں بتایا تھا کہ کنوٹی پہاڑیوں کی وادیٔ کنوٹ میں ہارڈ سیکشن کی عمارت ہے اور اس وادی کی حفاظت کے لئے یقیناً ملٹری انٹیلی جنس نے چاروں طرف سے اسے گھیر رکھا ہوگا اس لئے وہ وادیٔ کنوٹ میں جانے سے پہلے اپنی حفاظت کے تمام انتظامات کر کے جائیں تاکہ ملٹری انٹیلی جنس کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ ان سے اپنا بچاؤ بھی کرسکیں۔

جولیا اور اس کے ساتھیوں نے عمران کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لباسوں کے نیچے ہارڈ سکن پہن لی تھی تاکہ ان پر

گولیوں اور بموں کا اثر نہ ہو سکے۔ ہارڈ سکن جھلی جیسی تھی جو ان کی کھال کے ساتھ فکس ہو جاتی تھی اور دیکھنے میں یہ عام سی جھلی دکھائی دیتی تھی لیکن اس سکن کی وجہ سے ان کے جسم بلٹ اور بم پروف ہو جاتے تھے۔

ناٹران کے نئے ٹھکانے سے انہیں وادیٔ کنوٹ اور اس کے ارد گرد پہاڑیوں کا نقشہ بھی مل گیا تھا۔ اس طرف کئی اونچی اونچی پہاڑیاں تھیں جن کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ وادیٔ کنوٹ تک جانے کے بے شمار راستے تھے لیکن وہ اگر ڈائریکٹ وادیٔ کنوٹ کی طرف جاتے تو وہ آسانی سے وہاں موجود ملٹری انٹیلی جنس کی نظروں میں آ سکتے تھے اس لئے جولیا نے انہیں پہاڑی علاقے میں داخل ہوتے ہی جیپ سڑکوں کی بجائے پہاڑیوں میں بنے ہوئے چھوٹے اور متروک راستوں پر لے جانے کا کہا تھا اور وہ پہاڑیوں کے درمیان بنے ہوئے ان راستوں سے ہوتے ہوئے وادیٔ کنوٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ان سب نے بھاری اور طاقتور اسلحہ جیپ کے خفیہ خانوں میں چھپا رکھا تھا تاکہ اگر راستے میں ان کی چیکنگ کی جائے تو وہ اسلحے سے محروم نہ ہوسکیں لیکن اتفاق سے ان کے راستے میں کوئی چیکنگ پوائنٹ نہیں آیا تھا۔ پہاڑیوں میں آتے ہی انہوں نے ایک جگہ جیپ روک کر خفیہ خانوں سے اسلحہ نکال لیا تھا۔ ان کے پاس منی میزائل گنوں کے ساتھ طاقتور بم اور ہیوی مشین گنیں بھی تھیں جن

سے وہ دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکتے تھے۔

جیپ کافی دیر سے پہاڑی راستوں پر دوڑتی چلی جا رہی تھی اور ابھی تک انہیں کسی پہاڑی پر ملٹری انٹیلی جنس کا ایک بھی فرد دکھائی نہیں دیا تھا۔ جولیا نے ان پہاڑیوں میں موجود وادیٔ کنوٹ کا نقشہ کھول کر اپنے گھٹنوں پر پھیلا رکھا تھا۔ جیسے جیسے جیپ آگے بڑھتی جا رہی تھی جولیا نقشے پر ایک مارکر سے نشان لگاتی جا رہی تھی۔

"بس۔ اس سے آگے ہم جیپ نہیں لے جا سکتے۔ آگے ایک بڑی پہاڑی ہے۔ اس کی دوسری طرف ان پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جن کے درمیان وادیٔ کنوٹ ہے۔ ان پہاڑیوں پر مسلح ملٹری انٹیلی جنس کی فورس موجود ہو سکتی ہے۔ اگر ہم جیپ لے کر اس طرف گئے تو ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے اور وہ ہمیں فوراً کسی میزائل سے ہٹ کر دیں گے۔ اس لئے اس پہاڑی سے آگے کا سفر ہم پیدل طے کریں گے اور جیسے ہی ہمیں فورس دکھائی دے گی ہم بکھر کر فورس پر حملہ کر دیں گے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر نے سر ہلا کر ایک جھکی ہوئی پہاڑی چٹان کی طرف جیپ موڑی اور اس چٹان کے نیچے لے جا کر روک دی۔

"یہ پہاڑی کافی طویل ہے۔ اس کے دوسری طرف گھوم کر جانے میں ہمیں کافی وقت لگ جائے گا"...... صفدر نے اس پہاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے نیچے اس نے جیپ روکی تھی۔

"ہم پہاڑی کی طرف سے گھوم کر نہیں بلکہ اس کے اوپر سے جائیں گے۔ اونچی پہاڑی ہونے کی وجہ سے ہم وادیٔ کنوٹ اور اس کے ارد گرد موجود پہاڑیوں کو بھی آسانی سے دیکھ سکیں گے اور ہمیں ملٹری انٹیلی جنس کی فورس کی لوکیشن کا بھی صحیح اندازہ ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ ٹھیک ہے۔ فورس کی پوزیشن کا ہمیں پتہ چل جائے تو ہم پہاڑیوں کے مختلف اطراف سے ان پر شدت کے ساتھ حملہ کر سکتے ہیں تاکہ انہیں بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ مل سکے"...... تنویر نے فوراً کہا۔

"پھیل کر ہی حملہ کرنے میں ہماری عقلمندی ہو گی۔ ہمیں گولیوں کی بوچھاڑوں اور بموں سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہارڈ سکن کی وجہ سے ہم پر گولیاں اور بم اثر نہیں کریں گے لیکن ہمیں گولیوں سے اپنی آنکھیں بچانی ہوں گی کیونکہ ہارڈ سکن آنکھوں پر نہیں ہے۔ اگر کوئی گولی ہماری کسی آنکھ میں لگ گئی تو ہماری ہلاکت یقینی ہے۔ پھیل کر حملہ کرنے سے ہم دشمنوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں"...... کراسٹی نے کہا۔

"او کے۔ اپنا سامان اٹھاؤ اور چلو"...... جولیا نے کہا اور اچھل کر جیپ سے باہر آ گئی۔ صفدر اور باقی سب بھی جیپ سے اتر آئے۔ انہوں نے جیپ سے اپنے سفری بیگ جیسے تھیلے اٹھائے اور انہیں کاندھوں پر لادنا شروع ہو گئے۔ مخصوص اسلحہ انہوں نے پہلے ہی

نکال لیا تھا۔

جولیا نے بھی اپنا تھیلا کاندھے پر لادا اور پھر اس نے سر اٹھا کر پہاڑی کی طرف دیکھا اور پھر وہ پہاڑی چٹانوں پر چڑھتی چلی گئی۔ اس کے دائیں بائیں باقی سب بھی پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گئے۔ پہاڑی پر چڑھتے ہوئے وہ اردگرد کی دوسری پہاڑیوں پر بھی نظر رکھ رہے تھے تاکہ اگر اچانک ملٹری انٹیلی جنس کی فورس اس طرف آ جائے تو وہ ان کا محاسبہ کر سکیں لیکن اس طرف سے کوئی بھی ان کے سامنے نہیں آیا تھا۔ وہ پہاڑی چٹانوں پر قدم جماتے ہوئے تیزی سے اوپر چڑھتے جا رہے تھے۔ جولیا چوٹی کی طرف بڑھ رہی تھی جبکہ اس کے ساتھی دائیں بائیں جا رہے تھے تاکہ وہ دوسری پہاڑیوں اور وادی کو ہر طرف سے آسانی کے ساتھ چیک کر سکیں۔

چوٹی پر ایک بڑی چٹان تھی۔ جولیا اس چٹان کے پاس پہنچ کر رک گئی اس نے چند لمحے وہاں رک کا اپنا سانس بحال کیا پھر اس نے چٹان کے پیچھے سے انتہائی احتیاط کے ساتھ سر نکالا اور دوسری طرف دیکھنے لگی۔ دوسری طرف چند پہاڑیاں تھیں۔ ان پہاڑیوں پر موجود چٹانوں پر جگہ جگہ مسلح افراد کھڑے تھے۔ جن کے پاس بھاری مشین گنیں اور میزائل گنیں بھی دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں نے پہاڑیوں پر ایک بڑے دائرے کی شکل میں گھیراؤ کیا ہوا تھا اور ان پہاڑیوں کی دوسری طرف جولیا نے آگ کے بڑے بڑے

شعلے دیکھے جو آسمان سے باتیں کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان پہاڑیوں میں کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہوا جو تیزی سے آگ اور لاوا اگل رہا ہو۔ جولیا چند لمحے غور سے پہاڑیوں پر موجود مسلح افراد کا جائزہ لیتی رہی پھر وہ سیدھی ہو کر چٹان کے پاس بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھی بھی چوٹی پر پہنچ چکے تھے اور انہوں نے بھی سائیڈوں سے دوسری پہاڑیوں پر موجود مسلح افراد اور خوفناک آگ دیکھ لی تھی۔

جولیا کو چٹان کے پاس بیٹھتے دیکھ کر وہ سب اس کی طرف مڑے اور پھر وہ بھی اس کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔

"پہاڑیوں کے درمیان تو زبردست آگ لگی ہوئی ہے"۔ کراسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے اس طرف کوئی آتش فشاں پہاڑ ہو اور وہ آگ اور لاوا اگل رہا ہو"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ نقشے میں کسی آتش فشاں پہاڑ کو مارک نہیں کیا گیا ہے۔ جہاں آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں اس جگہ وادیٔ کنوٹ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو کیا آگ وادی میں لگی ہوئی ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ اور یہ آگ خود بخود نہیں لگی بلکہ لگائی گئی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"لگائی گئی ہے۔ کیا مطلب۔ آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ وادی میں آگ لگائی گئی ہے"...... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"آگ کا شور یہاں تک سنائی دے رہا تھا۔ وہاں اٹھنے والے شعلے آسمان کی سیدھ میں اٹھ رہے ہیں اور ان شعلوں کی رنگت سرخی مائل زرد ہونے کے ساتھ ساتھ نیلے رنگ کے بھی ہیں۔ آتش فشاں سے نکلنے والی آگ سرخ زیادہ ہوتی ہے اس میں نیلاہٹ نہیں ہوتی۔ وادی میں جو آگ لگی ہوئی ہے وہ ایسی ہی ہے جیسے وہاں گیس کے بڑے بڑے پائپ لگے ہوئے ہوں اور ان سے آگ بھڑکائی جا رہی ہو"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ تو انہوں نے ہارڈ سیکشن کی حفاظت کے لئے یہ انوکھا انتظام کیا ہے کہ ہارڈ سیکشن کے گرد آگ بھڑکا دی ہے تاکہ کوئی ہارڈ سیکشن کے قریب بھی نہ جا سکے"...... کراسٹی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آگ دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ اس بار انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے واقعی یہاں زبردست انتظام کر رکھے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"ٹارگٹ تک پہنچنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے یہاں سے ملٹری انٹیلی جنس کو ہٹانا ہوگا اور اس کے لئے ہمیں پوری قوت سے ان پر حملہ کرنا ہوگا تاکہ ہم جلد سے جلد ٹارگٹ کے قریب پہنچ سکیں اور مزید فورس آنے سے پہلے اپنا ٹارگٹ ہٹ کر سکیں"۔ صفدر نے

کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی کرنا ہوگا۔ پہاڑیوں کے نیچے ہر طرف جھاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ تم سب پہاڑی سے اترو اور ان میں رینگتے ہوئے چاروں طرف پھیل جاؤ۔ جب سب اپنی اپنی پوزیشن پر پہنچ جاؤ تو مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر کاشن دے دینا میں اسی وقت تمہیں ایکشن میں آنے کا بتا دوں گی۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ان پر ہر طرف سے حملہ کریں تاکہ ان میں سے کسی ایک کو بھی بچ نکلنے کا موقع نہ مل سکے"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ انہیں بتانے لگی کہ کون کس طرف اور کتنے فاصلے پر جائے گا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسا آپ چاہتی ہیں ویسا ہی ہو گا"...... تنویر نے کہا تو وہ سب مسکرا کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"تو جاؤ۔ میں یہیں رکتی ہوں۔ ایک دوسرے سے فاصلے پر رہنا تاکہ ہم فورس کا زیادہ سے زیادہ گھیراؤ کر سکیں"...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر تیزی سے پہاڑی سے اتر کر نیچے موجود جھاڑیوں میں دائیں اور بائیں رینگتے چلے گئے۔ جولیا اٹھ کر چٹان کے پیچھے سے سر نکال کر ایک بار پھر پہاڑیوں پر موجود مسلح افراد کو دیکھنا شروع ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کلائی پر ضربیں لگیں تو جولیا نے چونک کر ریسٹ واچ دیکھنی شروع کر دی۔ ریسٹ واچ پر تین نمبر سپارک کر رہا تھا۔ تین نمبر سپارک کرنے کا مطلب تھا کہ صفدر جولیا کے بتائے ہوئے سپاٹ پر پہنچ

چکا ہے۔ تین نمبر سپارک کرنا بند ہوا تو جولیا کو پھر کلائی پر ضرب
لگیں اس نے ریسٹ واچ دیکھی تو اس بار چھ کا ہندسہ سپارک ک
رہا تھا جو کیپٹن شکیل کے لئے تھا۔ وہ بھی اپنے سپاٹ پر پہنچ چ
تھا۔ اگلے بیس منٹ تک اسے ایک ایک کر کے اپنے تمام ساتھیوا
کے کاشن مل گئے تو جولیا نے اطمینان کا سانس لیا اور اس ۔
ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچ کر سوئیاں تمام نمبرز کے گرد گھما۔
ہوئے ایک جھٹکے سے ونڈ بٹن پریس کر دیا۔ یہ اس کی طرف ۔
تمام ساتھیوں کو ایکشن میں آنے کا کاشن تھا۔ ساتھیوں کو کا
دیتے ہی جولیا ایک ہاتھ میں مشین پسٹل اور دوسرے ہاتھ میں
میزائل گن لے کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اسلحے کا تھ
اس نے پہلے ہی کاندھے پر ڈال لیا تھا۔ جولیا نے چھلانگ لگ
اور تیزی سے چوٹی کی چٹان کی دوسری طرف آ گئی۔ اس
سامنے ایک پہاڑی تھی جہاں مختلف چٹانوں پر آٹھ مسلح افراد مو
تھے۔ ان سب کی نظریں اس کی طرف تھیں۔ جولیا کو اچانک چ
کے پیچھے سے نکلتے دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔ انہوں نے
ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں اٹھائیں۔ اس سے پہلے ک
جولیا پر فائرنگ کرتے جولیا نے ان کی طرف مشین پسٹل
فائرنگ کرتے ہوئے منی میزائل گن سے ایک میزائل بھی فا
دیا۔ ماحول مشین پسٹل کی تیز تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے
اٹھا۔ فائرنگ ہوتے دیکھ کر مسلح افراد نے دائیں بائیں چھلا

گئیں لیکن اسی لمحے ان کے قریب ایک چٹان پر منی میزائل آ کر
پھٹا اور دائیں سائیڈ پر موجود چار مسلح افراد دھماکے کی شدت سے
ہوا میں اچھلتے چلے گئے۔
چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی تھی۔ مسلح افراد چونکہ سائیڈ میں تھے اس
لئے وہ ڈائریکٹ میزائل کی زد میں تو نہیں آئے تھے لیکن زور دار
دھماکوں نے انہیں بری طرح سے اچھال دیا تھا اور وہ ہوا میں اچھل
کر بری طرح سے چیختے ہوئے ٹھوس چٹانوں پر گرے اور پھر رکے
بغیر نیچے کی طرف الٹتے پلٹتے چلے گئے۔ دوسری سائیڈ میں موجود
چار مسلح افراد نے اس موقع کا فائدہ اٹھا کر تیزی سے چٹانوں کی
آڑ لے لی تھی۔ چونکہ اس پہاڑی کا درمیانی فاصلہ زیادہ نہیں تھا اس
لئے انہوں نے چٹانوں کی آڑ لیتے ہی جولیا کی طرف تواتر سے
فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ گولیاں سنسناتی ہوئیں جولیا کے ارد گرد
سے بھی گزر رہی تھیں اور اس کے جسم سے بھی ٹکرا رہی تھیں۔ جولیا
نے لباس کے نیچے چونکہ ہارڈ سکن پہن رکھی تھی اس لئے گولیاں
اس سے ٹکرا کر یوں اچٹ رہی تھیں جیسے جولیا کا جسم ٹھوس فولاد کا بنا
ہوا ہو۔ سامنے سے فائرنگ ہوتے دیکھ کر جولیا نے اس طرف بھی
ایک منی میزائل فائر کر دیا۔ میزائل بجلی کی سی تیزی سے چٹانوں کی
طرف گیا اور زور دار دھماکے سے پھٹ پڑا۔ دھماکے کے ساتھ کئی
چٹانوں کے پرخچے اڑ گئے تھے اور ان چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے
دو افراد کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اپنے دو ساتھیوں کو

میزائل کا نشانہ بنتے دیکھ کر باقی دو افراد نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے دوسری چٹانوں کی طرف چھلانگیں لگانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جولیا کا مشین پسٹل گرجا اور دونوں چیختے ہوئے اچھلے اور چٹانوں کے اوپر سے گزرتے ہوئے نیچے گرتے نظر آئے۔ جولیا نے چند ہی لمحوں میں پہاڑی پر موجود آٹھوں افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اس کا کاشن ملتے ہی مختلف سپاٹس پر موجود اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے پہاڑیوں پر موجود مسلح افراد پر مسلسل فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر بم پھینکنے اور منی میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے تھے۔ ماحول مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں، بموں اور میزائلوں کے دھماکوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں ہر طرف سے دوڑنے بھاگنے، چٹانیں پھلانگنے اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں۔ یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے ملٹری انٹیلی جنس کی فورس پر اچانک ایک بڑی فورس نے شدت سے حملہ کر دیا ہو اور انہیں حملہ آوروں کا پتہ ہی نہ چل رہا ہو۔ اپنے بچاؤ کے لئے بھاگتے ہوئے وہ بھی اندھا دھند فائرنگ کے ساتھ ہینڈ گرنیڈز بھی پھینکنا شروع ہو گئے تھے۔

پہاڑی پر آٹھ افراد کو ہلاک کرتے ہی جولیا تیزی سے پہاڑی سے آگے کی طرف دوڑتے ہوئے انداز میں اترنا شروع ہو گئی۔ پہاڑی چونکہ چٹیل تھی اور چٹانیں آگے پیچھے ابھرے ہوئے انداز میں تھیں اس لئے جولیا نے تیزی سے نیچے جانے کے لئے چٹانوں

پر چھلانگیں لگانی شروع کر دی تھیں۔ جیسے ہی وہ پہاڑی کی نچلی چٹان پر آئی اس نے دوسری پہاڑی کی سائیڈ سے چند مسلح افراد کو نکل کر اس طرف آتے دیکھا۔ مسلح افراد نے بھی جولیا کو دیکھ لیا تھا۔ جولیا نے آخری چٹان سے نیچے جھاڑیوں میں چھلانگ لگائی۔ چھلانگ لگاتے ہی اس کا جسم رول ہوا اور اس نے رول ہوتے ہوئے منی میزائل گن والا ہاتھ اٹھایا اور مسلح افراد کی طرف یکے بعد دیگرے دو میزائل فائر کر دیئے۔ میزائل شعلے چھوڑتے ہوئے ان افراد کی طرف بڑھے اور اس سے پہلے کہ وہ میزائل دیکھ کر ادھر ادھر چھلانگیں لگا کر اپنی جانیں بچاتے میزائل ان کے قریب آ کر پھٹے اور کئی افراد کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔

جولیا کا رول ہوتا ہوا جسم پہلو کے بل جھاڑیوں پر گرا اور گرتے ہی جولیا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اٹھ کر اس طرف دیکھا جہاں اس نے مسلح افراد پر میزائل فائر کئے تھے۔ چونکہ مسلح افراد ایک ساتھ دوڑتے ہوئے آ رہے تھے اس لئے وہ ایک ساتھ ہی میزائلوں کا نشانہ بن گئے تھے اور ان سب کے ہی ٹکڑے بکھر گئے تھے۔ اب وہاں سوائے انسانی لاشوں کے ٹکڑوں کے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جولیا نے اطمینان کا سانس لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی دوسری پہاڑی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پہاڑی موڑ مڑتے ہی اسے مزید چار افراد مشین گنیں لئے اس طرف آتے دکھائی دیئے جولیا ان کو اور وہ جولیا کو دیکھ کر ٹھٹھک

گئے۔ انہوں نے فوراً مشین گنوں کے ٹریگر دبا دیئے۔ گولیوں کی
بوچھاڑ ہوئی تو جولیا نے فوراً اپنی آنکھوں کے سامنے ہاتھ کر لئے۔
بے شمار گولیاں اس کے جسم سے ٹکرائیں اور اُچٹ اُچٹ کر ادھر
ادھر نکلتی چلی گئیں۔

چاروں مسلح افراد لڑکی کے جسم پر گولیاں ٹکراتے صاف دیکھ
رہے تھے لیکن ان گولیوں سے لڑکی اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں
ہلی تھی۔ وہ ابھی حیران ہو ہی رہے تھے کہ اسی لمحے جولیا کا مشین
پسٹل تڑتڑایا اور چاروں مسلح افراد چیختے ہوئے اچھل اچھل کر گرتے
چلے گئے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ ان چاروں کو
گولیوں کا نشانہ بناتے ہی جولیا تیزی سے سامنے کی طرف بھاگنے
لگی۔ پہاڑی کے پیچھے سے نکل کر وہ جیسے ہی آگے آئی اسے وہاں
بے شمار مسلح افراد دوڑتے دکھائی دیئے۔ ایک آدمی کے ہاتھ میں
ہینڈ گرنیڈ تھا جس کی وہ دانتوں سے پن کھینچ کر اسے کسی پہاڑی کی
طرف پھینک رہا تھا اس کی نظر جیسے ہی پہاڑی کے پیچھے سے نکلتی
ہوئی جولیا پر پڑی اس نے بم پہاڑی کی طرف پھینکنے کی بجائے
پوری قوت سے جولیا کی طرف پھینک دیا۔ بم جولیا کے قریب گرا۔
اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور جولیا یوں ہوا میں اچھلی جیسے
اسے کسی طاقتور دیو نے پکڑ کر پوری قوت سے اچھال دیا ہو۔ ہوا
میں پلٹیاں کھاتی ہوئی جولیا دور جا گری۔ ہینڈ گرنیڈ اپنے پیروں
کے پاس گرتے دیکھ کر اس نے مشین پسٹل پھینک کر فوراً آنکھوں

پر ہاتھ رکھ لئے تھے ورنہ بم کے ٹکڑے اس کی آنکھوں کو نقصان
پہنچا سکتے تھے۔ بم کا جولیا کے جسم پر صرف اتنا ہی اثر ہوا تھا کہ وہ
دھماکے کی شدت سے اچھل کر دور جا گری تھی۔ نیچے گرتے ہی جولیا
زخمی ناگن کی طرح تڑپی اور اس نے لیٹے لیٹے منی میزائل گن سے
لگاتار اس طرف میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے جس طرف سے
بے شمار افراد مشین گنوں سے فائرنگ کرتے ہوئے اس کی طرف
بھاگے چلے آ رہے تھے۔ یکے بعد دیگرے کئی دھماکے ہوئے اور
ان مسلح افراد کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔

مسلح افراد پر میزائل فائر کرتے ہی جولیا نے میزائل گن کا خالی
میگزین نکال کر ایک طرف اچھالا اور جیب سے دوسرا میگزین نکال
کر میزائل گن میں لگایا اور پھر اس نے ایک بار پھر وہاں دوڑنے
بھاگنے والے مسلح افراد پر میزائل برسانے شروع کر دیئے۔ اس کے
ساتھی بھی مختلف پہاڑیوں پر پہنچ چکے تھے انہوں نے بھی میزائل
گنوں کے ساتھ مسلح افراد پر اپنے تھیلوں سے بم نکال نکال کر پھینکنے
شروع کر دیئے تھے۔ گنتی کے یہ چھ افراد اس وقت مسلح افراد پر کسی
بڑی فورس کی طرح ٹوٹے پڑ رہے تھے اور کافرستانی ملٹری انٹیلی
جنس کو کسی بھی طرح سے سنبھلنے کا کوئی موقع نہیں دے رہے تھے۔
ملٹری انٹیلی جنس کے افراد بھی ان کے خلاف جوابی کارروائیاں کر
رہے تھے۔ ان کی مشین گنیں بھی گرج رہی تھیں۔ وہ میزائل بھی
فائر کر رہے تھے اور دشمنوں کو نشانہ بنانے کے لئے وہ ہر اس جگہ

ہینڈ گرنیڈز اور دوسرے بم پھینک رہے تھے جہاں ان کے خیال کے مطابق دشمن چھپے ہوئے ہو سکتے تھے لیکن کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کی فورس کی یہ دیکھ دیکھ کر آنکھیں حیرت سے پھٹی جا رہی تھیں کہ وہ ان چھ افراد میں سے کسی ایک کو معمولی سا بھی نقصان نہیں پہنچا پا رہے تھے۔ ان افراد کے جسم جیسے ٹھوس فولاد کے بنے ہوئے تھے جن پر نہ تو کسی گولی کا اثر ہو رہا تھا اور نہ ہی بم انہیں نقصان پہنچا رہے تھے۔ صرف بموں کے دھماکوں سے وہ اچھل اچھل کر ان سے دور جا گرتے تھے لیکن ابھی تک ان میں سے کوئی ایک زخمی بھی نہیں ہوا تھا۔

جولیا کو ایک پہاڑی کے پاس ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا دکھائی دیا۔ وہ اردگرد موجود افراد پر میزائل فائر کرتی ہوئی اس کیبن کی جانب بڑھی جا رہی تھی۔ تیزی سے بھاگتے ہوئے اس نے کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کے ایک فرد کی ایک گن بھی اٹھا لی تھی اور وہ اپنی طرف آنے والے افراد کو اس گن سے فائرنگ کرتے ہوئے ہلاک کر رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں جولیا اس کیبن کے قریب پہنچ گئی۔ کیبن لکڑیوں کے تختوں کا بنا ہوا تھا۔ جس کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ جولیا نے دوڑتے دوڑتے لمبی چھلانگ لگائی اور وہ اڑتی ہوئی کیبن کے کھلے ہوئے دروازے سے کیبن میں داخل ہو گئی۔ کیبن میں ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان موجود تھا جس نے کان سے سیل فون لگا رکھا تھا۔ جولیا کے اندر کودنے کی

آواز سن کر وہ تیزی سے جولیا کی طرف مڑا اور پھر جولیا کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اس نے فوراً سائیڈ میں لگے ہولسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا جس سے ایک بھاری دستے والا ریوالور جھانک رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ ہولسٹر سے ریوالور نکالتا جولیا نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے ہاتھ میں موجود گن کا ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور نوجوان کا سر کسی ناریل کی طرح ٹوٹ کر بکھرتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے آہ کی ہی آواز نکل سکی تھی۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے پہلے سیل فون گرا اور پھر وہ بے جان ہو کر لہراتا ہوا گرتا چلا گیا۔

جولیا نے ادھر ادھر دیکھا۔ کمرے میں اس نوجوان کے سوا کوئی نہیں تھا۔ جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے نوجوان کے پاس گرا ہوا اس کا سیل فون اٹھا لیا۔ نیچے گر کر سیل فون آف ہو چکا تھا۔ جولیا نے اس کا ڈسپلے آن کیا تو اسے وہاں مادام لکھا ہوا دکھائی دیا جس کا مطلب تھا کہ نوجوان کسی مادام سے بات کر رہا تھا۔ جولیا نے فوراً سیل فون آف کر دیا تاکہ اگر مادام دوبارہ کال کرے تو رابطہ ہی نہ ہو سکے۔ سیل فون آف کر کے جولیا نے اسے ایک طرف پھینکا اور غور سے کیبن کا جائزہ لینے لگی۔ باہر سے مسلسل فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جولیا چونکہ کیبن کے اردگرد موجود تمام افراد کو نشانہ بنا چکی تھی اس لئے اسے اس بات کا فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں تھا کہ کوئی اسے کیبن میں آ

کر ہلاک کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔

کیبن ایک چھوٹے سے آفس کے طرز پر سجا ہوا تھا۔ وہاں ایک میز اور ایک کرسی پڑی تھی جو شاید اس نوجوان کے استعمال میں تھی جسے جولیا نے کیبن میں اس کے سر میں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ جولیا میز کی طرف بڑھی اور اس نے میز کی درازیں کھولنی شروع کر دیں۔ ابھی وہ میز کی درازیں چیک کر ہی رہی تھی کہ اسی لمحے جولیا کو تیز شور کی آواز سنائی دی۔ یہ شور ایسا تھا جیسے کوئی تیز رفتار جیٹ طیارہ بجلی کی سی تیزی سے اُڑتا ہوا اس طرف آ رہا ہو۔ یہ آواز سنتے ہی جولیا کے کان کھڑے ہو گئے۔ وہ میز سے ہٹی اور اس نے پوری قوت سے کیبن کے کھلے دروازے سے باہر کی طرف چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی اس نے چھلانگ لگائی اسی لمحے کیبن کی عقبی دیوار سے کوئی چیز پوری قوت سے ٹکرائی۔ دوسرے لمحے ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور کیبن آگ کے شعلوں میں تبدیل ہو کر بکھرتا چلا گیا۔ آگ اس قدر شدید تھی کہ ہوا میں اچھلی ہوئی جولیا آگ کے ان شعلوں میں گم ہو کر رہ گئی تھی۔ شاید کسی نے جولیا کو کیبن میں جاتے دیکھ لیا تھا اور اس نے دور سے ہی کیبن پر طاقتور میزائل فائر کر دیا تھا جس سے ایک لمحے میں کیبن تنکوں کی طرح بکھر گیا تھا۔

عمران اور ناٹران نے مل کر پرائم منسٹر کے آفس کی تلاشی لی تو انہیں پرائم منسٹر کی میز کی ایک خفیہ سیف سے ایک نقشہ ملا تھا جس پر ہارڈ سیکشن لکھا ہوا تھا۔ اس کو دیکھ کر عمران کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ نقشے پر پرائم منسٹر ہاؤس سے خفیہ راستہ ایک سرنگ کی شکل میں ہارڈ سیکشن کی طرف جا رہا تھا۔

ناٹران بھی اس نقشے کو دیکھ کر بے حد خوش ہوا تھا۔ ہارڈ سیکشن کی طرف جانے والی سرنگ کا راستہ پرائم منسٹر کے آفس سے ہی جاتا تھا۔ عمران نے تھوڑی سی ہی تلاش کے بعد وہ خفیہ راستہ تلاش کر لیا تھا جو آفس کی ایک سائیڈ میں فرش کا ایک حصہ ہٹنے سے کھلتا تھا۔ فرش کا ٹکڑا ہٹتے ہی نیچے سیڑھیاں تھیں۔ عمران اور ناٹران نے فوری طور پر اسی راستے سے ہارڈ سیکشن جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔

عمران اور ناٹران جس کار میں پرائم منسٹر ہاؤس آئے تھے اس کی سیٹوں کے نیچے تھیلوں میں اسلحہ چھپایا گیا تھا۔ عمران احتیاط سے

سیٹوں کے نیچے سے اسلحے سے بھرے ہوئے دو تھیلے لے کر پرائم منسٹر کے آفس میں آ گیا اور پھر وہ اور ناٹران سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں ایک طویل سرنگ تھی اور سیدھی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہارڈ سیکشن پر بیرونی حملے کرنے کا کہا تھا۔ اب جب اسے ہارڈ سیکشن میں جانے کا ایک خفیہ راستہ معلوم ہوا تو اس نے اس راستے سے خود بھی ہارڈ سیکشن جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔سرنگ انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کی تمام دیواریں بے حد ٹھوس تھیں۔ چھتوں پر ایک خاص ترتیب میں روشن بلب لگے ہوئے تھے جن سے ساری سرنگ روشن تھی۔ سرنگ میں جگہ جگہ کیمرے لگے ہوئے تھے لیکن ان کیمروں کو دیکھ کر عمران نے کوئی خاص نوٹس نہیں لیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ان کیمروں کی وجہ سے ان کے میک اپ چیک نہیں کئے جائیں گے اور اگر کسی کو علم ہو بھی گیا کہ وہ کون ہیں تب بھی انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس لئے وہ ناٹران کے ساتھ بڑے اطمینان بھرے انداز میں سرنگ میں آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

سرنگ دور دور تک خالی دکھائی دے رہی تھی۔ چونکہ اس سرنگ کا راستہ پرائم منسٹر ہاؤس سے جاتا تھا اس لئے وہاں مسلح افراد کو سیکورٹی پر تعینات نہیں کیا گیا تھا۔

عمران اور ناٹران تیز تیز قدم اٹھا رہے تھے تاکہ وہ جلد سے جلد

ہارڈ سیکشن تک پہنچ سکیں۔ سرنگ کافی طویل تھی اور متوازی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی لیکن اس کے باوجود انہیں سرنگ کا دوسرا دہانہ کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ عمران اور ناٹران کو سرنگ میں چلتے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی اور دونوں جانتے تھے کہ انہیں سرنگ میں لگے ہوئے کیمروں سے مانیٹر کیا جا رہا ہے لیکن ابھی تک کوئی ردِعمل نہیں ہوا تھا جس کا مطلب تھا کہ پرائم منسٹر اس سرنگ سے ہارڈ سیکشن جاتے رہتے تھے اور یقیناً ان کے ساتھ بھی کوئی جاتا ہو گا اسی لئے کسی نے انہیں سرنگ میں ساتھ دیکھ کر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا یا ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی تھی۔

سرنگ میں جس طرح کیمرے لگے ہوئے تھے اسی طرح وہاں خفیہ مائیک بھی لگے ہوئے ہو سکتے تھے اس لئے عمران اور ناٹران بات کرنے سے اجتناب برت رہے تھے تاکہ ان کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جس سے سرنگ کو مانیٹر کرنے والے چونک پڑتے۔ انہیں مسلسل چلتے چلتے ایک گھنٹہ ہو رہا تھا لیکن ابھی تک سرنگ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ شیطان کی آنت کی طرح طویل اس سرنگ کا دوسرا دہانہ بھی ابھی تک انہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ پرائم منسٹر یا ہارڈ سیکشن میں کام کرنے والے افراد اس سرنگ میں سفر کرنے کے لئے کسی گاڑی میں آتے ہوں گے۔ ہم پیدل چل رہے ہیں اس لئے ہمیں ہارڈ سیکشن تک

پہنچنے میں مشکل ہو رہی ہے“...... ناٹران نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے آئی کوڈ میں کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے مگر ہم ہارڈ سیکشن سے گاڑی نہیں منگوا سکتے اس لئے پیدل مارچ ہی ہو گا“...... عمران نے بھی اسے آئی کوڈ میں جواب دیا۔

”یہ سرنگ تو شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہی ہوتی جا رہی ہے۔ ہم وہاں کب پہنچیں گے“...... ناٹران نے اسی انداز میں کہا۔

”تھک گئے ہو تو بتا دو میں تمہیں اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتا ہوں“...... عمران نے کہا۔ تو ناٹران اس کا آئی کوڈ سمجھ دھیرے سے مسکرا دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران چونک پڑا۔ اسی لمحے اس کی ناک سے تیز اور انتہائی بدبودار گیس کی بو کا بھبکا ٹکرایا۔ اس سے پہلے کہ عمران اپنا سانس روکتا۔ گیس کی بو اس کے دماغ پر اثر کر گئی اور اس کے دماغ میں ایک لمحے سے کم وقفے میں اندھیرا بھر گیا اور وہ لہراتا ہوا فرش پر گرتا چلا گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے ناٹران کی بھی فرش پر گرنے کی آواز سنی تھی۔

جب عمران کو ہوش آیا تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا جو چاروں طرف سے بند تھا۔ اس کمرے کا کوئی دروازہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے انہیں فولاد کے بنے ہوئے کسی بڑے سے

کس میں قید کر دیا گیا ہو۔ وہ فولاد کے ہی بنے ہوئے فرش پر پڑا وا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نہیں تھے۔ عمران نے سر ٹھا کر دائیں بائیں دیکھا تو اسے بائیں جانب ناٹران بھی وہاں ندھا پڑا دکھائی دیا۔ وہ بدستور پرائم منسٹر کے میک اپ میں تھا بتہ ان دونوں کے کاندھوں سے بیگ اتار لئے گئے تھے۔ عمران راً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے دماغ میں فوراً سابقہ منظر کسی فلم کے ظر کی طرح گھوم گیا تھا جب وہ ناٹران کے ساتھ پرائم منسٹر کے فس سے نکلنے والی سرنگ میں داخل ہو کر ہارڈ سیکشن کی طرف ھے جا رہے تھے کہ اچانک تیز بو کا بھبکا اس کی ناک سے ٹکرایا ر وہ فوراً ہی بے ہوش ہو کر گر گیا تھا۔

اسی لمحے ناٹران کی کراہ کی آواز سنائی دی تو عمران چونک کر ں کی طرف دیکھنے لگا۔ ناٹران کے جسم میں حرکت پیدا ہو رہی ی۔ چند ہی لمحوں میں اس نے بھی آنکھیں کھول دیں اور خود کو ے فولادی کمرے میں دیکھ کر وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیسے آ گئے“...... ان کے منہ سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آئے نہیں۔ لائے گئے ہیں“...... عمران نے ایک طویل س لیتے ہوئے کہا۔

”لائے گئے ہیں لیکن......“ ناٹران نے کہا اور کہتے کہتے خود ہی وش ہو گیا۔ اسے فوراً احساس ہو گیا تھا کہ وہ پرائم منسٹر کے

روپ میں ہے اور لاشعوری طور پر وہ عمران اسے اپنے مخصوص اند
میں بات کر رہا تھا۔ شعور میں آتے ہی اسے بھی یاد آ گیا تھا
سرنگ میں اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

"کیا میں آئی کوڈ میں بات کروں"...... ناٹران نے عمران
طرف دیکھتے ہوئے آئی کوڈ میں کہا۔

"نہیں۔ کوئی بات نہیں۔ ہمیں پہچان لیا گیا ہے اسی لئے تو
یہاں قید ہیں۔ ورنہ پرائم منسٹر اور ایکریمین سفارت خانے
فرسٹ سیکرٹری کو کوئی اس طرح کیسے یہاں قید کر سکتا ہے"۔ عمرا
نے کہا تو ناٹران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"یہ روم تو ہر طرف سے بند ہے۔ اس کا تو کوئی دروازہ بھ
دکھائی نہیں دے رہا ہے"...... ناٹران نے فولادی روم کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ روم نہیں۔ روم جیسا بنا ہوا ایک فولادی باکس ہے جس میں
ہمیں خصوصی طور پر رکھا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باکس"...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے
انہیں دیواروں سے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ یہ آوا
اسپیکروں سے نکلنے والے کھڑکھڑاہٹ جیسی تھیں۔

"تو تم دونوں ہوش میں ہو۔ گڈ شو۔ گڈ شو"...... دیواروں میں
چھپے ہوئے اسپیکروں سے ایک بھاری اور انتہائی زہریلی آواز سنائی
دی تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ آواز شاگل کی تھی۔

"یہ کیا حماقت ہے شاگل۔ تم پرائم منسٹر ہاؤس میں کیا کر رہے
اور یہ تم نے مجھے اور مسٹر ڈیوڈ اینڈرو کو اس آئرن روم میں کیوں
کیا ہے"...... عمران کے اشارے پر ناٹران نے پرائم منسٹر کی
از میں انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے بھی شاگل کی آواز
ان لی تھی۔

"مجرموں اور تم جیسے دشمن عناصروں کے لئے یہی جگہ ہے"۔
گل کی غراہٹ بھری آواز آئی۔

"مجرم۔ دشمن عناصر۔ وہاٹ نانسنس۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے
۔ تم ہوش میں تو ہو۔ نانسنس"...... ناٹران نے پرائم منسٹر کے
از میں گرجتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ میں جانتا ہوں۔ نہ تم پرائم منسٹر ہو اور
ہی تمہارے ساتھ ڈیوڈ اینڈرو ہے۔ تم دونوں میں سے ایک علی
ران ہے اور دوسرا ناٹران"...... شاگل نے بھی غصے سے دہاڑتے
ئے کہا۔

"لگتا ہے تم نشے میں ہو مسٹر شاگل جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر
ہے ہو۔ میں ڈیوڈ اینڈرو ہی ہوں اور یہ تمہارے ملک کے پرائم
ٹر"...... عمران نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"میری ڈیوڈ اینڈرو سے بات ہو چکی ہے۔ وہ اس وقت اپنے
ارت خانے میں موجود ہیں نانسنس"...... شاگل نے گرج کر کہا۔

"اور پرائم منسٹر"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا تو شاگل کے

منہ کو جیسے تالا لگ گیا۔

"اب چپ کیوں ہو گئے۔ بولو۔ کہاں ہے کافرستانی پرائم منسٹر۔ اگر ڈیوڈ اینڈرو سفارت خانے میں ہیں تو پھر پرائم منسٹر کو بھی پرائم منسٹر ہاؤس میں ہونا چاہئے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"...... عمران نے تمسخرانہ لہجے میں کہا تو انہیں سپیکروں سے شاگل کے غرانے کی آواز سنائی دی۔

"یہ تم بتاؤ گے کہ پرائم منسٹر کہاں ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم نے انتہائی عیاری سے پرائم منسٹر کو اغوا کیا ہے اور ان کی جگہ تم پرائم منسٹر بن گئے ہو عمران یا پھر تم نے اپنے ساتھی ناٹران کو پرائم منسٹر کا میک اپ کیا ہے"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں ڈیوڈ اینڈرو نہیں اور یہ تمہارے پرائم منسٹر نہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو شاگل نے اسے بتا دیا کہ اس نے انہیں سرنگ میں سیکورٹی کیمروں سے دیکھا تھا۔ پرائم منسٹر کی چال اور قد میں فرق تھا اسی طرح ڈیوڈ اینڈرو کے قد میں بھی اس کی کوئی مماثلت نہیں تھی اور پھر ڈیوڈ اینڈرو ایکریمین سفارت خانے میں موجود تھے۔ شاگل کی باتیں سن کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تو کیا تم ہمیں یہاں اب ہلاک کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جس طرح ہم نے تمہیں سرنگ میں بے ہوش کیا تھا۔ میں

چاہتا تو میں اسی وقت تمہیں اور تمہارے ساتھی کو بے ہوشی کی حالت میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیتا لیکن میں مجبور تھا۔ پرائم منسٹر صاحب تمہارے قبضے میں ہیں اس لئے میں تمہیں ہلاک نہیں کر سکتا تھا۔ ایک بار پرائم منسٹر صاحب ہمیں مل جائیں پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں"...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

"پرائم منسٹر ہمارے قبضے میں ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی تم ہمیں دھمکیاں دے رہے ہو۔ گڈ شو۔ تم واقعی دلیر ہو شاگل۔ بے حد دلیر"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور شاگل ایک بار پھر غرا کر رہ گیا۔

"بتاؤ۔ کہاں ہیں پرائم منسٹر"...... شاگل نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"آنکھوں پر چشمہ لگا کر دیکھو تو تمہیں میرے ساتھ دکھائی دے جائیں گے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری باتوں سے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم عمران ہو"۔ شاگل نے کہا۔

"اندازے کبھی کبھی غلط ثابت ہو کر حلق کا پھندہ بھی بن جاتے ہیں۔ بہرحال۔ اب بتاؤ۔ تم ہمارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"پرائم منسٹر کا بتاؤ"...... شاگل کی آواز سنائی دی۔

"نہ بتائیں تو"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"تو تم دونوں کا انجام بے حد بھیانک ہو گا"...... شاگل نے جواب دیا۔

"تو کیا ہمارے بھیانک انجام کے بعد تمہیں تمہارا پرائم منسٹر زندہ مل جائے گا"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہماری ٹیم ورک کر رہی ہے۔ ہم نے ایسے بہت سے کلیو اکٹھے کر لئے ہیں جس سے ہم جلد ہی اس جگہ پہنچ جائیں گے جہاں تم نے پرائم منسٹر کو چھپایا ہے"...... شاگل نے کہا۔ اس کے لہجے میں کھوکھلا پن محسوس کر کے عمران زہریلے انداز میں مسکرا دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ تم ان کی تلاش جاری رکھو۔ اگر وہ مل جائیں تو ہمیں بتا دینا۔ اب یہ تمہاری قسمت کہ تمہارے ڈھونڈنے تک پرائم منسٹر صاحب زندہ بھی رہتے ہیں کہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"تم میرے ازلی دشمن دار ہو پیارے۔ اس لئے اب تم سے کیا چھپانا۔ ہم نے پرائم منسٹر صاحب کو اغوا کر کے ایک ایسی جگہ پہنچا دیا ہے جہاں تمہارا خیال تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور جہاں پرائم منسٹر صاحب موجود ہیں وہاں میرے ساتھی جلادوں کے روپ میں ان کے سروں پر سوار ہیں۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو تین گھنٹوں کا وقت دیا تھا کہ اگر ہم تین گھنٹوں تک واپس نہ آئیں تو وہ کافرستانی پرائم منسٹر کو ہلاک کر کے ان کی لاش شہر کے کسی بھی چوراہے پر پھینک دیں تا کہ دنیا کے بڑے اور ایٹمی طاقت کے حامل ملک کے بارے

یں پوری دنیا کو علم ہو جائے کہ سیکورٹی کے لحاظ سے کافرستان کس ندر نااہل ملک ہے۔ ایسا ملک جو اپنے پرائم منسٹر تک کو تحفظ نہیں ے سکتا وہ کسی اور کو کیا تحفظ فراہم کر سکتا ہے"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم مجھے پرائم منسٹر کے حوالے سے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو"...... شاگل نے غرا کر کہا۔

"تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھ لو۔ تم نے ہمارا سامان اور ہماری گھڑیاں تک اتروا لی ہیں لیکن میں اندازے سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے اپنے ساتھیوں کو تین گھنٹوں کا جو وقت دیا تھا اس میں اب دس یا پندرہ منٹ ہی باقی رہ گئے ہوں گے۔ تم اپنی فورسز کو شہر بھر میں پھیلا دو۔ انہیں ہمارے ساتھی ملیں یا نہ ملیں لیکن ہو سکتا ہے کہ ان کو تمہارے پرائم منسٹر کی لاش کسی چوراہے پر پڑی مل جائے"۔ عمران نے اسی اندا میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... اس بار شاگل کی بجائے کسی اور نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم شاید ملٹری سیکرٹری ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں کرنل جے کشن ہوں۔ بولو کیا چاہتے ہو تم اور پرائم منسٹر کو تمہارے ساتھیوں سے آزاد کرانے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... کرنل جے کشن نے پوچھا۔

"شاگل سے پوچھو۔ یہ مجھ سے بہتر بتا سکتا ہے تمہیں کہ میں کیا

چاہتا ہوں۔ کیوں چچا شاگل''...... عمران نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ میں تمہارا چچا نہیں ہوں''...... شاگل نے گرج کر کہا۔

''نہیں ہو تو بن جاؤ۔ اگر تمہیں اپنے پرائم منسٹر صاحب کی جان عزیز ہے تو''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''عمران پلیز۔ بتاؤ۔ کہاں ہیں پرائم منسٹر صاحب''...... کرنل جے کشن کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''مجھے نہیں معلوم۔ البتہ پروفیسر رندھاوا سے پوچھ لو وہ یقیناً جانتا ہو گا کہ ہم نے تمہارے پرائم منسٹر کو کہاں رکھا ہے''...... عمران نے کہا۔

''پروفیسر رندھاوا۔ کون پروفیسر رندھاوا''...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ارے۔ تم اتنے بڑے پروفیسر کو نہیں جانتے جو تمہارے ملک کا بہت بڑا سائنس دان ہے اور پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے ایک بھیانک سازش کا مرتکب ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں کسی پروفیسر رندھاوا کو نہیں جانتا''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ واقعی کسی پروفیسر رندھاوا کو نہیں جانتا ہے۔

''اور کرنل جے کشن تم۔ کیا تم بھی پروفیسر رندھاوا کو نہیں جانتے''...... عمران نے کرنل جے کشن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ میں بھی نہیں جانتا''...... کرنل جے کشن نے کہا اور اس کا لہجہ سن کر عمران سمجھ گیا کہ کرنل جے کشن جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کا لہجہ صاف چغلی کھا رہا تھا کہ وہ پروفیسر رندھاوا کے بارے میں اور اس کے ارادوں کے بارے میں جانتا ہے۔

''گڈ شو پھر سمجھ لو کہ میں بھی تمہارے پرائم منسٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ہمت ہے تو اسے خود ہی تلاش کر لو''...... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ۔ کیا تم میری پرائم منسٹر سے بات کرا سکتے ہو تا کہ مجھے اس بات کا یقین ہو جائے کہ ابھی تم نے یا تمہارے ساتھیوں نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے۔ اگر تم میری ان سے بات کرا کر کنفرم کرا دو کہ وہ زندہ ہیں تو میں تمہیں پروفیسر رندھاوا کے بارے میں بتا سکتا ہوں''...... شاگل کی آواز سنائی دی۔

''پہلے تم پروفیسر رندھاوا کے بارے میں معلوم تو کر لو کہ وہ ہے کون اور کہاں ہے۔ اس کے بعد مجھ سے ایسی بات کرنا نانسنس''۔ عمران نے کہا تو شاگل غرا کر رہ گیا۔

''عمران پلیز''...... کرنل جے کشن کی آواز آئی۔

''میرا نام عمران پلیز نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے''...... عمران نے ایک بار پھر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''عمران۔ میں تمہیں دو منٹ دیتا ہوں۔ دو منٹ میں فیصلہ کر لو

کہ تم پرائم منسٹر کے بارے میں ہمیں بتاؤ گے یا پھر ہمارے ہاتھوں بھیانک موت مرنا چاہتے ہو۔ میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ تم جس آئرن روم میں ہو اس سے باہر آنا تمہارے لئے ناممکن ہے۔ اس روم کے چاروں طرف ہیوی ہیٹر لگے ہوئے ہیں۔ اگر میں نے ان ہیٹروں کو آن کر دیا تو آئرن روم اس قدر سرخ ہو جائے گا کہ تم چند ہی لمحوں میں اس میں جل کر خاکستر ہو جاؤ گے“...... شاگل نے کہا۔

”تم مجھے دو منٹ بھی کیوں دے رہے ہو۔ میں تو کہتا ہوں کہ کر دو تمام ہیٹر آن۔ میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ روسٹ ہونے کے بعد میں کیسا لگتا ہوں“...... عمران نے ہنس کر کہا۔

”میں مذاق نہیں کر رہا نانسنس“...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ مذاق کر رہے ہو“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گے“...... شاگل غرایا۔

”میں ویسے بھی نہیں مانوں گا چچا شاگل“...... عمران نے کہا۔

”اوکے۔ اب میں تمہیں دو منٹ کا کوئی ٹائم نہیں دوں گا۔ تمہاری رعایت ختم۔ اب میں ہیٹر آن کر رہا ہوں۔ خود کو جل کر راکھ ہونے سے بچا سکتے ہو تو بچا لو۔ رہی بات پرائم منسٹر کی تو ہم انہیں تلاش کر ہی لیں گے“...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے

کہا۔

”ویل ڈن۔ یہ ہے شاگل کا اصل انداز۔ چلو۔ کرو ہیٹر آن۔ جلدی“...... عمران نے کہا تو شاگل کی ایک بار پھر غراہٹ بھری آواز سنائی دی اور پھر اچانک اسپیکر یوں خاموش ہو گئے جیسے شاگل نے غصے سے مائیک زمین پر مار کر توڑ دیا ہو۔

”اگر انہوں نے سچ مچ ہیٹر آن کر دیئے تو“...... ناٹران نے عمران کی جانب تشویش زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تو ہم دونوں یہاں روسٹ ہو جائیں گے اور کیا“...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو ناٹران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”نہیں عمران صاحب۔ میرا ابھی روسٹ ہونے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ ہمیں ابھی ہارڈ سیکشن تک پہنچنا ہے۔ جب تک ہم ہارڈ سیکشن اور وہاں موجود بلاسٹر گن کو تباہ نہیں کر دیں گے اس وقت تک ہمارے لئے زندہ رہنا ضروری ہے“...... ناٹران نے کہا۔

”تو میں کیا کروں بھائی۔ دیکھ نہیں رہے ہم آئرن باکس جیسے روم میں قید ہیں۔ یہاں سے نکلنے کے لئے ان کمبختوں نے چوہے کا ایک بل بھی نہیں بنایا ہے کہ ہم چوہے بن کر وہیں سے باہر نکل جائیں“...... عمران نے کراہ کر کہا۔

”تو کیا آپ نے سچ مچ بے موت مرنے کا فیصلہ کر لیا ہے“۔ ناٹران نے عمران کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے موت تو نہیں لیکن اگر مرنے کا وقت آ جائے تو اسے کون روک سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے انہیں آئرن روم کی زمین گرم ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

"انہوں نے آئرن روم کے نیچے ہیٹر آن کر دیئے ہیں۔ زمین گرم ہو رہی ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے دیواروں میں چھپے ہوئے سپیکروں سے پھر کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔

"عمران کیا تم میری آواز سن رہے ہو"...... شاگل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میرے کان بند ہیں۔ مجھے تمہاری آواز سنائی نہیں دے رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں نے آئرن روم کے نیچے طاقتور ہیٹر آن کر دیئے ہیں۔ صرف پانچ منٹ میں یہ روم تنور بن جائے گا اور تم اس میں جل مرو گے۔ اب بھی تمہارے پاس وقت ہے۔ اگر تم مجھے پرائم منسٹر صاحب کے بارے میں بتا دو تو میں تمہیں اس بھیانک موت سے بچا سکتا ہوں"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہارا پرائم منسٹر ہے۔ اس کے بارے میں تم زیادہ بہتر جانتے ہو گے کہ وہ شریف آدمی ہے یا بدمعاش۔ میں بھلا اس کے بارے میں تمہیں کیا بتا سکتا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے

میں کہا۔

"تم نے پرائم منسٹر کو کہاں لے جا کر رکھا ہے۔ یہ بتاؤ۔ نانسنس"...... شاگل نے غرا کر کہا۔

"تمہارے پرائم منسٹر میری جیب میں ہیں۔ اگر تم مجھے کسی خفیہ آنکھ سے دیکھ رہے ہو تو لو میں نکال لیتا ہوں انہیں جیب سے۔ دیکھ لو انہیں"...... عمران نے کہا اور اس نے اپنے لباس کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک خفیہ جیب سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکال لیا۔ ناٹران غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کیپسول دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

کیپسول شیشے کا بنا ہوا تھا اور اس میں گرے کلر کا مواد سا بھرا ہوا تھا۔

"یہ کیپسول کیسا ہے۔ اوہ اوہ۔ ہم نے تو تمہاری مکمل تلاشی لی تھی اور تم دونوں کے لباسوں کے خفیہ حصوں سے بھی سب کچھ نکال لیا تھا۔ پھر یہ کیپسول کیسے رہ گیا تمہارے پاس"...... شاگل کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میرے لباس میں ایک جادوئی جیب بھی ہے جسے تم عدسے سے بھی تلاش نہیں کر سکتے تھے۔ یہ کیپسول اسی جیب میں چھپا ہوا تھا"...... عمران نے کہا اور اس نے کیپسول پوری قوت سے سامنے والی دیوار پر مار دیا۔ کیپسول پھٹا اور اس میں سے گاڑھا دھواں سا نکل کر کمرے میں پھیل گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارا کمرہ کثیف

دھویں سے بھر گیا۔ دھواں اس قدر کثیف تھا کہ دونوں مکمل طور پر
اس دھویں میں چھپ گئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسا دھواں ہے"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز
سنائی دی لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ
جانتا تھا کہ اس دھویں کی وجہ سے دیواروں میں چھپے ہوئے کیمروں
سے شاگل کو اب کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہوگا۔ دھواں پھیلاتے ہی
عمران نے اپنے سر کے بالوں میں انگلیاں پھیریں تو اس کے ہاتھ
میں ایک چھوٹا سا بلو پائپ آ گیا۔ یہ پائپ بے حد باریک تھا جو
آسانی سے بالوں میں چھپایا جا سکتا تھا۔ پائپ دو انچ سے بڑا نہیں
تھا۔ عمران نے پائپ منہ میں ڈالا اور تیزی سے اس دیوار کی طرف
بڑھا جس پر اس نے کیپسول مارا تھا۔ دیوار کے نزدیک آتے ہی
اس نے منہ میں رکھے ہوئے پائپ سے دیوار پر زور زور سے
پھونکیں مارنی شروع کر دیں۔ پھونکیں مارنے سے پائپ سے
بلیورنگ کے گیس کی پھوار سی نکلی۔ عمران اندازے سے گیس کی
پھوار دیوار کے ہر حصے پر ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چند لمحوں تک
وہ پائپ سے دیوار پر گیس کی پھوار مارتا رہا پھر وہ پیچھے ہٹ آیا۔
گیس کی پھوار دیوار کے جن حصوں پر پڑی تھی وہاں سے دیوار
یوں پگھلنا شروع ہو گئی جیسے دیوار ٹھوس فولاد کی بجائے موم کی بنی
ہوئی ہو اور اسے آگ سے پگھلایا جا رہا ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے دیوار
پگھلتی ہوئی موم کی طرح نیچے پھیلتی چلی گئی اور ان کے سامنے ایک

بڑا سا ہول بن گیا۔ عمران نے لباس کی ایک اور خفیہ جیب میں
ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال لیا۔ اس نے فوراً ڈبیہ کھولی۔
ڈبیہ میں کانٹیکٹ لینز موجود تھے۔ عمران نے ایک لینز اٹھایا اور اسے
فوراً اپنی آنکھ کی ایک پتلی پر لگا لیا۔ پھر اس نے دوسرا لینز نکالا اور
دوسری آنکھ کی پتلی پر ایڈجسٹ کرنے لگا۔ دونوں لینز آنکھوں کی
پتلیوں پر لگے تو اسی لمحے عمران کے سامنے سے اندھیرے کی چادر
ہٹ گئی۔ کثیف سیاہ دھویں کے باوجود اسے واضح دکھائی دینا شروع
ہو گیا تھا۔ اس کے سامنے فولادی دیوار میں ایک بڑا ہول دکھائی
دے رہا تھا۔ دیوار بدستور پگھلتی ہوئی نیچے بہہ رہی تھی۔ سامنے
سرنگ تھی اور یہ دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی کہ یہ وہی
سرنگ تھی جس سے ہوتے ہوئے وہ ناٹران کے ساتھ پرائم منسٹر
کے آفس کے خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے ہارڈ سیکشن کی طرف جا
رہے تھے۔ گویا کہ شاگل نے انہیں اسی سرنگ میں موجود آئرن روم
میں قید کیا تھا۔

"اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو جلدی"...... عمران نے کہا تو
ناٹران نے فوراً اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ اسے دھویں کی وجہ سے کچھ
دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ عمران نے ناٹران سے عبرانی زبان میں
بات کی تھی تا کہ شاگل اور اس کے ساتھ موجود افراد ان کی باتیں
سمجھ نہ سکیں۔

عمران نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بجلی کی سی تیزی سے دیوار میں

بنے ہوئے ہول کی طرف بڑھا اور پھر وہ اسی تیزی سے ناٹران کو لے کر ہول سے باہر نکلتا چلا گیا۔ آئرن روم سے شاگل کی بدستور چیختی ہوئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ چیخ چیخ کر عمران کو پکار رہا تھا۔

"ارے۔ یہ کیا۔ ہم آئرن روم سے باہر کیسے آ گئے اور یہ سرنگ وہی ہے جس سے ہم ہارڈ سیکشن کی طرف جا رہے تھے"۔ ناٹران نے سرنگ دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے بھی عمران سے عبرانی زبان میں ہی بات کی تھی۔

"ہاں۔ آؤ۔ اس سے پہلے کہ شاگل اور اس کے ساتھی یہاں آ جائیں ہمیں جلد سے جلد ہارڈ سیکشن تک پہنچنا ہے تاکہ ہم اسے تباہ کر سکیں۔ اگر ہم دوبارہ پکڑے گئے تو اس بار شاگل ہمیں ہلاک کر کے ہی دم لے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور سامنے کی طرف دوڑنا شروع ہو گیا۔ اسے دوڑ لگاتے دیکھ کر ناٹران بھی اس کے پیچھے لپکا۔

"لیکن ہم ہارڈ سکیشن کو تباہ کیسے کریں گے۔ اسے تباہ کرنے کے لئے تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے"...... ناٹران نے عمران کے پیچھے بھاگتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"دیکھتے ہیں۔ پہلے ہم ہارڈ سیکشن تک پہنچیں تو سہی"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں اس بات کا بھی دھیان رکھنا ہے کہ کہیں وہ لوگ پھر

سے سرنگ میں گیس نہ پھیلا دیں"...... ناٹران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ان سے کوئی بعید نہیں۔ میں اس کا انتظام کرتا ہوں"...... عمران نے مسلسل دوڑتے ہوئے کہا اور اس نے دوڑتے دوڑتے لباس کی خفیہ جیب سے ایک چھوٹا سا موتی جتنا پلاسٹک بم نکالا اور اسے دو انگلیوں میں پریس کر کے پوری قوت سے پیچھے کی طرف اچھال دیا۔ پلاسٹک کا موتی جو ایک طاقتور مائیکرو بم تھا گر کر ہلکے سے دھماکے سے پھٹا اور ہر طرف ہلکے نیلے رنگ کی روشنی سی پھیلتی چلی گئی روشنی بے حد عجیب تھی جس نے سرنگ کی چھت پر لگے ہوئے بلبوں کی روشنی کو بھی دھندلا دیا تھا۔

"یہ کیا تھا"...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پروٹیکشن لائٹ بم۔ اس بم کی وجہ سے سرنگ کے اندر دور تک پروٹیکشن لائٹ پھیل گئی ہے جس سے باقی تمام روشنیاں مدھم پڑ گئی ہیں۔ جب تک یہاں پروٹیکشن لائٹ رہے گی اس وقت تک ہم ہر قسم کی زہریلی اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔ یہ لائٹ زہریلی گیس کو فوراً خود میں جذب کر لے گی اور ہم گیس کے حملے سے محفوظ رہیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے جا رہے تھے کہ اچانک انہوں نے کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ سرنگ کی دیواروں میں ہول کھلتے دیکھے۔ ان ہولز کے کھلتے ہی ان میں سے مشین گنوں کے دہانے

نکل کر باہر آ گئے۔ دیواروں سے مشین گنوں کے دہانوں کو دیکھ کر عمران اور ناٹران چونک پڑے۔ اسی لمحے ان مشین گنوں کے دہانے سے آگ کے شعلے نکلنا شروع ہو گئے اور سرنگ مشین گنیں چلنے کی تیز تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے گونجنے لگی۔

مشین گنوں سے شعلے نکلتے دیکھ کر عمران اور ناٹران نے دوڑتے دوڑتے چھلانگیں لگائیں اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے ہاتھوں اور پیروں کے بل فرش پر قلابازیاں کھاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ دیواروں میں چھپی مشین گنوں کی گولیاں ان کے ارد گرد اور ان کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔

جیسے جیسے وہ قلابازیاں کھاتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے آگے بھی دیواروں میں کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہول بنتے جا رہے تھے اور ہول بنتے ہی وہاں سے مشین گنوں کے دہانے باہر نکل کر گولیاں برسانا شروع ہو گئے تھے۔ عمران اور ناٹران رکے بغیر مسلسل ہاتھوں اور پیروں کے بل قلابازیاں کھاتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ کچھ دور جاتے ہی دیواروں میں ہول بننے اور ان سے مشین گنوں کے دہانے نکلنے کا سلسلہ رک گیا۔ شاید سرنگ کے ایک خاص حصے تک دیواروں میں مشین گنیں چھپائی گئی تھیں۔ اس کے آگے سرنگ میں کچھ نہیں تھا۔ عمران اور ناٹران کچھ دور تک ہاتھوں اور پیروں کے بل چھلانگیں لگاتے اور قلابازیاں کھاتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور جب انہوں نے دیکھا کہ آگے

دیواروں میں ہول نہیں بن رہے ہے تو وہ قلابازیاں کھا کر اور اپنے جسموں کو لہراتے ہوئے پیروں کے بل فرش پر آ گئے۔

''آگے دیکھیں''...... ناٹران نے عمران کو قدموں کے بل پیچھے آتے دیکھ کر کہا تو عمران نے چونک کر سامنے دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ ان کے کچھ فاصلے پر اچانک دیواروں سے سرخ رنگ کی لکیریں نکل نکل کر جال سا بنا رہی تھیں۔ اس قدر تنگ جال بن رہا تھا کہ وہ ان لکیروں سے بچ کر آگے نہیں جا سکتے تھے۔

''یہ کٹر ریز ہیں۔ اگر ہم آگے گئے تو ہمارے جسم کئی ٹکڑوں میں کٹ کر گر جائیں گے''...... ناٹران نے کہا۔

''پرواہ نہ کرو۔ پروٹیکشن لائٹ کی وجہ سے ان ریز کی طاقت بھی کم ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''پھر بھی یہ ہمیں نقصان تو پہنچا سکتی ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''ہم اس سرنگ کے بالکل درمیان سے آگے بڑھیں گے۔ ان لیزر کی طاقت اب درمیانی حصے میں زیرو ہو گئی ہے اس لئے ہم آسانی سے آگے بڑھ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا اور ٹنل کے درمیان میں انتہائی اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

عمران کو ریز کٹر سے محفوظ دیکھ کر ناٹران کا بھی حوصلہ بڑھ گیا اور اس نے بھی عمران کے انداز میں آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ ریز کٹر کا یہ جال زیادہ طویل نہیں تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ ریز کٹر

لکیروں کے جال سے نکل کر آگے بڑھ چکے تھے۔

''گڈ شو۔ آپ نے ریز کٹر ٹریپ کو زیرہ کرنے کا اچھا طریقہ دریافت کیا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ریز کٹر ٹریپ کو ایسے بھی عبور کیا جا سکتا ہے''...... ناٹران نے عمران کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ صرف اس پروٹیکشن لائٹ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ اگر میں نے یہاں پروٹیکشن لائٹ نہ پھیلائی ہوتی تو ریز کٹر ہماری کمروں میں سوراخ بناتی ہوئی گزر جاتیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''انہوں نے ہارڈ سیکشن کو محفوظ رکھنے کے یہاں خاطر خواہ انتظامات کر رکھے ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ۔ دیکھتے ہیں ہمارے راستے میں آگے کیا ہے''۔ عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ ایک بار پھر آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ اب انہیں دو ہزار میٹر کے فاصلے پر ایک بڑا اور فولادی دروازہ دکھائی دینے لگا تھا جو بند تھا۔

ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ سرنگ اچانک ایک زور دار دھماکے سے گونج اٹھی۔ یہ دھماکہ عمران اور ناٹران سے چند قدموں کے فاصلے پر ہوا تھا۔

میزائل بلاسٹ ہونے سے پہلے جولیا چونکہ دروازے کی طرف چھلانگ لگا چکی تھی اس لئے جیسے ہی میزائل بلاسٹ ہوا اس کے زور دار دھماکے اور رزسٹنس نے جولیا کو پوری قوت سے باہر کی طرف اچھال دیا تھا۔ اگر اس کے جسم پر ہارڈ سکن نہ ہوتی تو اس خوفناک دھماکے سے اس کے بھی ٹکڑے اُڑ جاتے لیکن ہارڈ سکن نے اسے بچا لیا تھا لیکن دھماکے کے اثر نے اسے ہوا میں کئی فٹ بلند کر دیا تھا اور وہ ہوا میں قلابازیاں کھاتی اور اُڑتی ہوئی دور جا رہی تھی۔ اسے ہوا میں بلند دیکھ کر نیچے موجود بے شمار مسلح افراد کی مشین گنوں کے رخ جولیا کی جانب ہوئے اور انہوں نے جولیا پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ دور جاتے ہی جولیا نے خود کو سنبھالا اور ہوا میں قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے آئی اور پھر جیسے ہی وہ زمین کے قریب آئی اس نے اپنا جسم کمان کی طرح موڑا اور ہاتھوں اور پیروں کے بل قلابازیاں کھاتی چلی گئی اور پھر ایک طویل قلابازی کھا

کر وہ سیدھی پیروں کے بل آ کھڑی ہوئی۔ پیروں کے بل کھڑی ہوتے ہی اس نے فوراً بیلٹ میں اڑسی ہوئی منی میزائل گن نکالی اور اپنی طرف بھاگ کر آنے والے افراد پر میزائل فائر کرتی چلی گئی۔

کچھ ہی دیر میں میدان صاف تھا۔ اس کے دور نزدیک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پہاڑیوں کے پیچھے جو مسلح افراد موجود تھے ان سے اس کے ساتھی نبرد آزما تھے جو دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے تھے۔میدان صاف دیکھ کر جولیا تیزی سے پلٹی اور میدان کے اس حصے کی طرف دیکھنے لگی جہاں ایک بڑے دائرے میں آگ کے شعلے نکل کر آسمان سے باتیں کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا نے غور سے دیکھا تو اسے زمین دائرے کی شکل میں کھدی ہوئی دکھائی دی۔ آگ کے شعلے اس کھدے ہوئے دائرے سے بلند ہو رہے تھے اور وہاں آگ کا تیز شور بھی سنائی دے رہا تھا۔ جولیا آہستہ آہستہ آگ کے شعلوں کی طرف بڑھنے لگی۔ آگے بڑھتے ہوئے اسے شدید گرمی کا احساس ہو رہا تھا اور اس کی پیشانی پر پسینہ ابھر آیا تھا لیکن اس کے باوجود جولیا آگ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ حدت جب حد سے بڑھ گئی تو جولیا کو مجبوراً ایک جگہ رکنا پڑا۔

اب وہ آگ کے دائرے سے پانچ سو فٹ دور کھڑی تھی۔ اتنا فاصلہ اور جسم پر ہارڈ سکن ہونے کے باوجود اسے اپنا جسم آگ سے جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور چند ہی لمحوں میں اس کا

جسم پسینے سے تر ہو گیا تھا۔ جولیا چند لمحے وہاں کھڑی رہی لیکن جب گرمی کی حدت اس کی برداشت سے باہر ہو گئی تو وہ پیچھے ہٹنا شروع ہو گئی۔ اسی لمحے اسے عقب سے کسی کے بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ میزائل گن لئے تیزی سے پلٹی اور پھر یہ دیکھ کر اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے کہ صالحہ بھاگ کر اس طرف آ رہی تھی۔

"مس جولیا آپ یہاں ہیں"...... صالحہ نے کہا اور بھاگتی ہوئی جولیا کے پاس آ گئی۔ اس وقت تک پہاڑیوں پر ہونے والی فائرنگ اور دھماکوں کی شدت میں کمی آ گئی تھی۔ کہیں کہیں سے فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جہاں جولیا کے ساتھی اور ملٹری انٹیلی جنس کی فورس میں ٹھنی ہوئی تھی۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا تم مجھے تلاش کر رہی تھی"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم نے یہاں موجود فورس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اب اکا دکا افراد ہیں جو بدستور مزاحمت کر رہے ہیں لیکن جلد ہی ان پر بھی قابو پا لیا جائے گا اس کے بعد ہمارے لئے سارا میدان صاف ہو جائے گا"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"گڈ شو"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں تو زبردست آگ بھڑکی ہوئی ہے اور حدت بھی بہت زیادہ ہے"...... صالحہ نے آگ کے دائرے کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ ہمیں ہر حال میں آگ کے اس دائرے کو ختم کرنا ہے۔ جب تک ہم آگ کے دائرے کو ختم نہیں کریں گے اس وقت تک ہم ہارڈ سیکشن تک نہیں پہنچ سکیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن اس قدر تیز اور بھیانک آگ کو ہم ختم کیسے کریں گے''...... صالحہ نے کہا۔

''یہی تو میں بھی سوچ رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے انہیں سامنے سے کراسٹی اور پھر صفدر تیزی سے اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں اب ختم ہو چکی تھیں۔ کراسٹی اور صفدر کے آنے کے چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل اور تنویر بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے پہاڑیوں میں موجود ملٹری انٹیلی جنس فورس کو مکمل طور پر ختم کر دیا تھا۔

''فورس تو ختم ہو گئی ہے لیکن ہمارے لئے اب سب سے بڑا چیلنج اس آگ کے دریا کو پار کرنے کا ہے۔ آگ کا دریا عبور کئے بغیر ہم ہارڈ سیکشن تک نہیں پہنچ سکیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا ضرورت ہے آگ میں جانے کی۔ ہم باہر سے ہی ہارڈ سیکشن پر طاقتور بم اور میزائل فائر کر دیتے ہیں جن سے ہارڈ سیکشن کی عمارت ڈھے جائے گی اور ان کی یہاں لگائی ہوئی آگ ہارڈ سیکشن کے اندر جا کر اسے بھسم کر دے گی اس طرح پروفیسر رندھاوا اور اس کی بلاسٹر گن بھی جل کر خاکستر ہو جائیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''لیکن اگر عمارت پر بموں اور میزائلوں کا اثر نہ ہوا تو''۔ صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ اگر عمارت بم اور میزائل پروف ہوئی تو پھر واقعی ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ آگ بجھائی کیسے جائے''۔ کراسٹی نے کہا۔

''یہاں گیس کے لئے پائپ لائنیں تو نہیں بچھائی گئی ہوں گی۔ گیس سے آگ بھڑکانے کے لئے انہوں نے یقینی طور پر ارد گرد بڑے بڑے گیس سلنڈر چھپائے ہوں گے۔ اگر ہم ان سلنڈروں کو تلاش کر لیں تو ہم انہیں بند کر کے دائرے میں لگی ہوئی آگ بجھا سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ۔ یہ واقعی زبردست آئیڈیا ہے۔ چلو جلدی کرو۔ ہر طرف پھیل جاؤ اور ہر غار اور یہاں موجود چھوٹی بڑی کھائیوں میں چیکنگ کرو۔ گیس سلنڈر یہیں کہیں ہوں گے''...... جولیا نے کہا تو وہ سب سر ہلا کر تیزی سے ہر طرف پھیل گئے۔ آدھے گھنٹے کی تلاش کے بعد آخر کار آگ کے دائرے سے ایک ہزار میٹر کے فاصلے پر ایک غار میں انہیں بڑے سلنڈر مل گئے جن سے پائپ نکال کر زمین کے راستے ہارڈ سیکشن کے گرد دائرے کی شکل میں پھیلائے گئے تھے۔

گیس کے سلنڈروں کے ساتھ ہینڈل بھی لگے ہوئے تھے۔

انہوں نے ایک ایک کر کے ان سلنڈروں کے ہینڈل گھماتے ہوئے انہیں بند کرنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ ہینڈل بند کرتے گئے باہر دائرے میں لگی ہوئی آگ ختم ہوتی چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں وہاں معمولی سی آگ بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اب ان کے سامنے ایک گنبد جیسی بڑی سفید عمارت تھی جو ہر طرف سے بند دکھائی دے رہی تھی۔

”تو یہ ہے ہارڈ سیکشن“...... صفدر نے گول اور گنبد جیسی بند سفید عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور یہ کیا۔ ہم نے عمارت کے گرد لگی ہوئی آگ تو بجھا دی ہے لیکن عمارت کے گرد عجیب سی دھند چھائی ہوئی ہے“۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آگ کے ساتھ ہارڈ سیکشن کی عمارت کو محفوظ رکھنے کے لئے پاور میگنٹ سسٹم بھی آن کیا گیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”پاور میگنٹ سسٹم۔ یہ کیسا سسٹم ہے اور اس سے کیا ہوتا ہے“...... کراسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو کیپٹن شکیل انہیں پاور میگنٹ سسٹم کے بارے میں بتانا شروع ہو گیا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اگر عمارت کے قریب جانے کی کوشش کی تو پاور میگنٹ سسٹم کی وجہ سے ہمارے جسم پر اس قدر دباؤ پڑے گا کہ ہمارے جسم بم کی طرح پھٹ جائیں

گے“...... تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ آگ کی طرح ہمیں پاور میگنٹ کو بھی ختم کرنا پڑے گا ورنہ ہم آگے نہیں بڑھ سکیں گے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تو کیا پاور میگنٹ سسٹم کو آن کرنے کے لئے بھی یہاں کوئی مشین کام کر رہی ہے“...... صفدر نے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن اب ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم پاور میگنٹ سسٹم کی مشین تلاش کرنا شروع کر دیں۔ ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر کو اب تک علم ہو گیا ہو گا کہ ہارڈ سیکشن غیر محفوظ ہو گیا ہے اور یہاں موجود ان کی فورس ختم ہو چکی ہے۔ بہت جلد وہ یہاں فریش فورس بھی بھیج سکتے ہیں اور اس بار ان کی فورس گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں میں ہی یہاں آئے گی“...... جولیا نے کہا۔

”تو پھر آپ بتائیں کیا کریں ہم۔ پاور میگنٹ سسٹم کو بند کئے بغیر ہم آگے کیسے بڑھیں گے“...... صالحہ نے پوچھا۔

”کیوں کیپٹن شکیل اس کا حل ہے کوئی تمہارے پاس“...... جولیا نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”یس مس جولیا۔ پاور میگنٹ سسٹم جہاں پھیلایا جاتا ہے اس کی پاور مشین ارد گرد ہی کہیں موجود ہونی چاہئے۔ ہمیں اس مشین کو تلاش کرنے کی بجائے ارد گرد کے علاقے میں بم اور میزائل فائر کرنے ہوں گے تاکہ میگنٹ پاور سسٹم کی مشین بموں یا میزائلوں

کی زد میں آ کر تباہ ہو جائے۔ جیسے ہی مشین تباہ ہو گی ہارڈ سیکشن کے گرد چھائی ہوئی دھند غائب ہو جائے گی جو ڈبل میگنٹ پاور کی وجہ سے بن رہی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ تو پھر یہ کام ہمیں ہارڈ سیکشن کے اردگرد ہر طرف کرنا ہو گا۔ مشین کہیں بھی موجود ہو سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہاں ہمارے پاس بموں اور میزائلوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اس کے لئے ہم دشمنوں کا بچا ہوا اسلحہ بھی استعمال کر سکتے ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں ایک بار پھر پھیلنا ہو گا۔ اس بار ہم ہارڈ سیکشن کے اردگرد پھیلیں گے اور ہارڈ سیکشن کے سو میٹر کے دائرے میں ہر طرف بم اور میزائل فائر کریں گے۔ جیسے ہی ہارڈ سیکشن کے گرد چھائی ہوئی میگنٹ پاور کی دھند ختم ہو گی ہم سمجھ جائیں گے کہ بموں یا میزائلوں سے مشین تباہ ہو گئی ہے''...... جولیا نے کہا اور وہ انہیں ایک بار پھر ہدایات دینا شروع ہو گئی۔ وہ سب تیزی سے ہارڈ سیکشن کے گرد پھیلنا شروع ہو گئے۔ ملٹری انٹیلی جنس کی فورس کا وہاں کافی اسلحہ پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے بم اور میزائل لانچر اٹھا لئے تھے اور ہارڈ سیکشن کی سفید گنبد جیسی عمارت سے کافی فاصلے پر چلے گئے اور پھر انہوں نے گنبد جیسی عمارت کے چاروں اطراف بم پھینکنے اور میزائل برسانے شروع کر دیئے۔ پہاڑی علاقہ زور دار دھماکوں سے بری طرح سے لرز رہا تھا۔ وہ سب اس وقت تک

سفید عمارت کے اردگرد بم پھینکتے اور میزائل برساتے رہے جب تک عمارت کے گرد پھیلی ہوئی گرے دھند ختم نہ ہو گئی۔ جیسے ہی انہوں نے دھند ختم ہوتے دیکھی انہوں نے بم پھینکنے اور میزائل برسانے بند کر دیئے اور ایک جگہ اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔

''لگتا ہے مشین تباہ ہو گئی ہے۔ اب یہاں میگنٹ پاور کی دھند دکھائی نہیں دے رہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اب یہاں میگنٹ پاور نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ عمارت کے گرد پہلے ہی دائرے کی شکل میں خندقیں کھدی ہوئی تھیں اب ان کی بمباری اور میزائل فائر کرنے کی وجہ سے وہاں ہر طرف گڑھے ہی گڑھے بن گئے تھے۔ انہوں نے بموں اور میزائلوں سے عمارت کو بھی نشانہ بنانے کی کوشش کی تھی لیکن بموں اور میزائلوں سے عمارت کو معمولی سا بھی نقصان نہیں ہوا تھا جس سے انہیں پتہ چل گیا تھا کہ عمارت ہارڈ بلاکس سے بنی ہوئی ہے اور بم اور میزائل پروف تھی۔ عمارت کی جڑوں کے پاس البتہ بڑے بڑے ہول بن گئے تھے جو ان کے بموں اور میزائلوں کا شاخسانہ معلوم ہو رہے تھے۔

''ہم نے عمارت پر جتنے میزائل اور بم برسائے تھے اس سے عمارت کو معمولی سا بھی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ لگتا ہے یہ عمارت بم پروف ہے''...... کراسٹی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اب ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم عمارت کے

قریب جا کر اسے چیک کر سکتے ہیں۔ اسے قریب سے جا کر دیکھنے سے پتہ چلے گا کہ یہ عمارت ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے یا پھر بلیک بلاکس سے اس کے بعد ہی ہم فیصلہ کریں گے کہ اس عمارت کو اُڑانے کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''ہمیں آگ کی خندقوں اور ان گڑھوں سے بچ کر آگے جانا پڑے گا۔ عمارت کے گرد اب بھی آگ کی حدت ہو گی۔ جس سے ہمارے جسم جھلس سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہمارا مقصد اس عمارت کو تباہ کرنا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم اس عمارت کے اندر جائیں اور پروفیسر رندھاوا اور اس کی ایجاد کردہ بلاسٹر گن کو دیکھیں''...... جولیا نے کہا۔

''عمارت کو تباہ کرنے کے لئے ہمیں آگے جانا ہی پڑے گا۔ اگر ہم آگے نہیں جائیں گے تو ہم اسے تباہ کیسے کریں گے۔ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے۔ عمارت پر نہ تو کسی بم نے اثر کیا ہے اور نہ ہی اس پر کسی میزائل کا اثر ہوا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم وہ نہیں دیکھ رہے جو میں دیکھ رہی ہوں''۔ جولیا نے مسکرا کر کہا۔

''ایسا کیا ہے جو تمہیں نظر آ رہا ہے اور ہمیں نہیں''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سب بھی جولیا کی تقلید میں اس طرف دیکھنے لگے تھے جہاں جولیا دیکھ رہی تھی۔

''میں سمجھ گیا''...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا تو وہ سب چونک

کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا سمجھ گئے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمارت کی دیواروں کی جڑوں کی طرف دیکھو گے تو تمہیں بھی سمجھ آ جائے گا کہ مس جولیا ہمیں کیا سمجھانا چاہتی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر سفید گنبد نما عمارت کی دیوار کی جڑوں کی طرف دیکھنے لگے۔

''عمارت کی جڑوں کے پاس ہمارے پھینکے ہوئے بموں اور میزائلوں سے بننے والے گڑھوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اوہ اوہ۔ کہیں تم یہ تو نہیں سوچ رہی کہ ہم اگر ان گڑھوں کو مزید بموں اور میزائلوں سے نشانہ بنائیں تو عمارت کی جڑیں کمزور ہو سکتی ہیں اور ان کمزور جڑوں کی وجہ سے عمارت کو تباہ کیا جا سکتا ہے''...... کراسٹی نے پہلے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ اچانک چونک پڑی۔

''ہاں۔ یہاں اب بھی سینکڑوں طاقتور بم موجود ہیں۔ میں سوچ رہی ہوں کہ اگر ہم عمارت کی دیواروں کی جڑوں میں بنے ہوئے ان ہولز میں بم بھر دیں اور پھر انہیں ایک ساتھ بلاسٹ کیا جائے تو ان کی بلاسٹنگ سے بڑی سے بڑی اور مضبوط سے مضبوط عمارت کو بھی اُڑایا جا سکتا ہے۔ اگر عمارت نہیں بھی اُڑے گی تو بموں کے بلاسٹ ہونے سے جڑوں کے کسی کمزور حصے کی دیوار ضرور ٹوٹ جائے گی جس سے ہم عمارت میں داخل ہو جائیں گے اور پھر اندر

جاتے ہی ہم ہر طرف تباہی پھیلا دیں گے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ یہ واقعی بے حد زبردست آئیڈیا ہے۔ عمران صاحب کی طرح آپ بھی جینیس ہیں مس جولیا“...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شکریہ“...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

”ہم دور سے بھی بم ان ہولز میں پھینک سکتے ہیں۔ میں نے ایک غار میں اسلحے کا بڑا ذخیرہ چیک کیا تھا۔ اس ذخیرے میں ٹائم بم بھی موجود ہیں۔ ہم عمارت کی جڑوں میں بننے والے ہولز میں طاقتور بم پھینک کر ایک ایک ٹائم بم بھی ٹائم سیٹ کر کے پھینک دیں گے جن کے بلاسٹ ہوتے ہی ہولز میں موجود بم بلاسٹ ہونا شروع ہو جائیں گے جس سے عمارت شاید ہی تباہ ہونے سے بچ سکے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تو جاؤ جلدی اور اس ذخیرے سے بم لے آؤ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہاں فورس آنے کا خطرہ بڑھتا جائے گا“...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر کے ساتھ کیپٹن شکیل۔ صفدر اور کراسٹی بھی بم لینے چلے گئے تھے۔ وہ بھاگتے ہوئے ایک پہاڑی کی طرف جا رہے تھے جس میں ایک غار کا دہانہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

ابھی وہ سب غار میں گئے ہی تھے کہ اسی لمحے جولیا اور اس کے ساتھ موجود صالحہ بری طرح سے چونک پڑی۔ انہیں پہاڑیوں کے پیچھے سے ایک ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ اس سے پہلے کہ صالحہ اور جولیا ہیلی کاپٹر میں آنے والوں کی نظروں سے بچنے کے لئے کسی پناہ گاہ میں جاتیں اسی لمحے ایک پہاڑی کے پیچھے سے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا نکل آیا۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کا رخ ٹھیک اسی طرف تھا جہاں صالحہ اور جولیا موجود تھیں۔

شاگل اور کرنل جے کشن کنٹرول روم میں ایک بڑی مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے جس پر ایک بڑی سکرین لگی ہوئی تھی اور اس سکرین پر اسی سرنگ کا منظر دکھائی دے رہا تھا جس میں انہوں نے نقلی پرائم منسٹر اور ایکریمین سفارت خانے کے نقلی فرسٹ سیکرٹری ڈیوڈ اینڈرو کو دیکھا تھا اور انہیں گیس سے بے ہوش کر دیا تھا۔

ان دونوں کو بے ہوش کرتے ہی کرنل جے کشن اور شاگل سرنگ میں چلے گئے تھے اور انہوں نے دونوں افراد جن پر انہیں شک تھا کہ وہ عمران اور ناٹران ہی ہو سکتے ہیں کو اٹھا کر ایک آئرن روم میں قید کر دیا تھا۔

شاگل، عمران اور ناٹران کو بے ہوشی کی حالت میں ہی گولیاں مار دینا چاہتا تھا لیکن چونکہ ان دونوں نے پرائم منسٹر کو اغوا کر کے کہیں چھپا رکھا تھا اس لئے شاگل ہزار چاہنے کے باوجود ان دونوں کو گولیاں نہیں مار سکتا تھا۔

کرنل جے کشن نے شاگل کو بتایا تھا کہ سرنگ کے ایک حصے میں ایک آئرن روم ہے۔ ان دونوں کو اگر آئرن روم میں قید کر دیا جائے تو وہ لاکھ کوششوں کے بعد بھی وہاں سے نہیں نکل سکیں گے اور پھر ان دونوں نے مل کر عمران اور ناٹران کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھایا اور سرنگ میں موجود ایک آئرن روم میں جو ریموٹ کنٹرول سے اوپن ہوتا تھا قید کر دیا اور پھر وہ دونوں پرائم منسٹر ہاؤس کے کنٹرول روم میں پہنچ گئے جہاں وہ ایک سکرین پر آئرن روم میں بے ہوش پڑے عمران اور ناٹران کو دیکھ بھی سکتے تھے اور ان سے بات بھی کر سکتے تھے۔

شاگل اور کرنل جے کشن کی سب سے بڑی خواہش عمران سے بات کر کے پرائم منسٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا۔ شاگل جانتا تھا کہ عمران کسی بھی حالت میں زبان کھولنے والوں میں سے نہیں ہے۔ جب کرنل جے کشن نے شاگل کو بتایا کہ آئرن روم کے نیچے گیس سلنڈر لگے ہوئے ہیں جن کے ساتھ برنرز بھی منسلک ہیں۔ اگر سلنڈرز اوپن کر کے برنرز میں آگ لگا دی جائے تو اس سے آئرن روم بری طرح سے دہکنا شروع ہو جاتا ہے اور آئرن روم میں موجود افراد کو وہیں جلا کر بھسم کیا جا سکتا ہے۔ تو شاگل نے فیصلہ کر لیا کہ اگر عمران اور ناٹران نے پرائم منسٹر کے بارے میں زبان نہ کھولی تو وہ سلنڈرز آن کر کے برنرز میں آگ لگا دے گا جس سے آئرن روم گرم ہونا شروع ہو جائے گا اور جب

آئرن روم میں گرمی بڑھے گی تو وہاں آکسیجن ختم ہو جائے گی اور آئرن روم بھٹی کی طرح تپنا شروع ہو جائے گا تو عمران اور ناٹران یقینی طور پر اس کے سامنے زبان کھولنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس نے عمران اور ناٹران کو ہوش میں آتے دیکھ کر ان سے پرائم منسٹر کے بارے میں بات چیت کرنی شروع کی تو عمران نے اس کی توقع کے عین مطابق نہ صرف اس کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا بلکہ پرائم منسٹر کے بارے میں کوئی کلیو بھی فراہم نہ کیا تو شاگل کو غصہ آ گیا۔ اس نے کرنل جے کشن کے لاکھ منع کرنے کے باوجود آئرن روم کے نیچے سلنڈر اوپن کر کے ان کے برنرز میں آگ لگوا دی۔ تاکہ آئرن روم میں موجود عمران اور ناٹران کو ایذا پہنچائی جا سکے لیکن ابھی آئرن روم ہیٹ اَپ ہونا شروع ہوا ہی ہو گا کہ عمران نے اپنے لباس کی اندرونی اور خفیہ جیب سے شیشے کا چھوٹا سا ایک کیپسول نکال کر آئرن روم کی دیوار پر مار دیا اور دوسرے لمحے کمرے میں دھواں پھیلنا شروع ہو گیا۔ دھواں اس قدر کثیف تھا کہ سکرین یکلخت بلینک سی ہو گئی تھی۔ سکرین کو بلیک ہوتے دیکھ کر شاگل اور کرنل جے کشن بری طرح سے اچھل پڑے تھے۔ اسی لمحے مشین آپریٹر نے ان کی توجہ سکرین کے دوسرے حصے کی طرف دلائی تو وہ یہ دیکھ کر آنکھیں پھاڑے رہ گئے کہ اس منظر میں سرنگ دکھائی دے رہی تھی جس کی ایک دیوار میں آئرن روم تھا۔ اس دیوار میں ایک بڑا سا ہول بنتا ہوا دکھائی دے رہا تھا یہ ہول دیوار

موم کی طرح پگھل کر نیچے گرنے سے تیزی سے بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ انہوں نے اس ہول سے عمران اور ناٹران کو چھلانگیں لگا کر باہر نکلتے دیکھا۔

عمران اور ناٹران کو آئرن روم سے اس طرح باہر نکلتے دیکھ کر شاگل اور کرنل جے کشن کی حالت غیر ہو کر رہ گئی تھی۔ جس آئرن روم کو انہوں نے مکمل طور پر سیلڈ کر رکھا تھا۔ اس روم کی دیوار اس طرح پگھل جائے گی اور اس میں سے عمران اور ناٹران نکل کر باہر آ جائیں گے اس سے بڑھ کر حیرت انگیز منظر شاید ہی ان کے لئے کوئی ہو سکتا تھا۔

عمران اور ناٹران نے آئرن روم سے نکلتے ہی سرنگ میں دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ کرنل جے کشن اور شاگل کچھ دیر تک ساکت و جامد کھڑے عمران اور ناٹران کو سرنگ میں دوڑتے دیکھتے رہے پھر جیسے اچانک انہیں ہوش آ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ انہوں نے آئرن روم کی دیوار میں اتنا بڑا ہول کیسے کر لیا"...... کرنل جے کشن نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ نانسنس عمران نجانے کس مٹی کا بنا ہوا ہے۔ اس کے پاس ہمارے ہر اقدام کا کوئی نہ کوئی توڑ ضرور موجود ہوتا ہے"...... شاگل نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ آئرن روم سے نکل کر پھر سے ہارڈ سیکشن کی طرف جا رہے ہیں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"ہاں۔ جلدی کرو۔ ایک بار پھر سرنگ میں سی پاور گیس کے سلنڈر اوپن کرو"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم نے سرنگ میں موجود تمام سلنڈرز اوپن کر دیئے تھے۔ اب وہاں ایسا کوئی سلنڈر موجود نہیں ہے جسے اوپن کر کے سرنگ میں گیس پھیلائی جا سکے"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"کچھ کرو نانسنس۔ وہ ہماری پہنچ سے بہت دور ہیں۔ ہم سرنگ میں داخل ہو کر ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر انہیں نہ روکا گیا تو وہ آسانی سے ہارڈ سیکشن تک پہنچ جائیں گے"...... شاگل نے حلق کے بل چیخ کر کہا۔

"میں کیا کروں۔ آئرن روم، ہارڈ سیکشن کے قریب ہی تھا۔ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ آئرن روم سے بھی نکل سکتے ہیں تو میں انہیں سرنگ میں موجود آئرن روم میں قید کرنے کی بجائے سرنگ سے نکال کر کہیں اور لے جاتا"...... کرنل جے کشن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اوہ گاڈ۔ اوہ گاڈ۔ میں کیا کروں۔ وہ نانسنس خالی ہاتھ ہونے کے باوجود بھی ہارڈ سیکشن کو تباہ کر دیں گے۔ انہیں روکو۔ فوراً روکو۔ جیسے بھی ہو انہیں ہارڈ سیکشن تک نہیں پہنچنا چاہئے"...... شاگل نے [illegible]از میں کہا۔ عمران اور ناٹران کو سرنگ میں دوڑتے دیکھ کر وہ

اس وقت خود کو اس قدر بے بس سمجھ رہا تھا کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ غصے اور بے بسی سے اپنے سر کے بال ہی نوچنا شروع کر دے۔

"میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کروں۔ میں نے ہارڈ سیکشن میں موجود سیکورٹی چیف کو کال کر کے ہارڈ سیکشن اندر سے مکمل طور پر سیلڈ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس نے ہارڈ سیکشن سیلڈ کر دیا ہو گا لیکن اس سرنگ میں ایک فولادی دروازہ ہے جسے اوپن کر کے ہارڈ سیکشن میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔ اگر عمران آئرن روم کی مضبوط دیوار کو پگھلا سکتا ہے تو پھر اس کے لئے ہارڈ سیکشن کے فولادی دروازے کو بھی پگھلانا مشکل نہیں ہو گا"۔ کرنل جے کشن نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہونہہ۔ اگر وہ ہارڈ سیکشن میں داخل ہو گئے تو پھر ہارڈ سیکشن کو تباہ ہونے سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ کوئی بھی نہیں"...... شاگل نے غصے سے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے غرا کر کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ہارڈ سیکشن تباہ ہو گیا تو پھر کافرستان کو انتہائی ناقابلِ تلافی نقصان ہو گا ایسا نقصان جس سے کافرستان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی اور کافرستان کو سنبھلنا مشکل ہو جائے گا"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم جانتے ہو کہ ہارڈ سیکشن میں کیا ہو رہا ہے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں سب جانتا ہوں"...... کرنل جے کشن نے اسی انداز میں کہا۔

"تو پھر تم نے بتایا کیوں نہیں۔ میں نے اور پاور گرل نے تم سے متعدد بار پوچھا تھا لیکن تم تو کہتے تھے کہ پرائم منسٹر صاحب نے تمہیں بھی ہارڈ سیکشن کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے"۔ شاگل نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پرائم منسٹر کا حکم تھا کہ میں ہارڈ سیکشن کے بارے میں کسی بھی صورت میں اور کسی کے سامنے کچھ نہ کہوں چاہے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہو"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب ہارڈ سیکشن تباہی کے قریب ہے مجھ سے اس کا راز چھپانے کا اب بھی کوئی فائدہ ہے"...... شاگل نے غرا کر کہا۔

"مگر......" کرنل جے کشن نے بے چینی سے کہا۔

"اگر مگر چھوڑو کرنل جے کشن۔ کافرستان کا مستقبل ہارڈ سیکشن کی شکل میں داؤ پر لگا ہوا ہے۔ پرائم منسٹر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔تم میری حب الوطنی پر شک کئے بغیر بتاؤ۔کیا ہے ہارڈ سیکشن میں جس کی حفاظت کے لئے اتنا کچھ کیا گیا تھا"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا تو کرنل جے کشن نے اسے کوڈ ورڈز میں ہارڈ سیکشن میں تیار ہونے والی بلاسٹر گن اور پروفیسر رندھاوا کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ وہ کوڈ ورڈز میں اس لئے بات کر رہا تھا تاکہ کنٹرول روم میں موجود افراد ان کی باتیں نہ سمجھ سکیں۔ پروفیسر

رندھاوا اور اس کی بلاسٹر گن کے بارے میں سن کر شاگل کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔

"اوہ گاڈ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ اب ہم عمران سے یہ سب کیسے بچائیں گے"...... شاگل نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ایک راستہ ہے"...... اچانک کرنل جے کشن نے کہا تو شاگل چونک پڑا۔

"کون سا راستہ ہے۔ کیسا راستہ ہے جلدی بتاؤ"...... شاگل نے بے چینی سے پوچھا۔

"سرنگ میں ہارڈ سیکشن تک غیر متعلق افراد کو پہنچنے سے روکنے کے لئے بھی کچھ انتظامات کئے گئے تھے۔ ہم ان انتظامات کو بروئے کار لا کر عمران اور اس کے ساتھی کو ہارڈ سیکشن کے فولادی دروازے تک پہنچنے سے روک سکتے ہیں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ بات ہے تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا نانسنس۔ بولو۔ وہ حفاظتی انتظامات کون سے ہیں اور ان سے ہم عمران اور اس کے ساتھی کو آگے بڑھنے سے کیسے روک سکتے ہیں"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا تو کرنل جے کشن اسے سرنگ میں موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتانے لگا جسے سن کر شاگل کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"آن کرو۔ ان حفاظتی انتظامات کو آن کرو فوراً"...... شاگل

نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم تمام حفاظتی انتظامات ایک ساتھ نہیں ایک ایک کر کے انہیں آن کر سکتے ہیں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"ہونہہ۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ ہم ان حفاظتی انتظامات سے ہی انہیں ہارڈ سیکشن سے دور رکھ سکیں"...... شاگل نے کہا۔

"اگر یہ دونوں ہلاک ہو گئے تو پھر ہم پرائم منسٹر تک کیسے پہنچیں گے"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"ہمارے لئے جتنی اہمیت پرائم منسٹر صاحب کی ہے اتنی ہی ہارڈ سیکشن بچانے کی بھی ہے۔ پرائم منسٹر صاحب کو ہم جیسے تیسے تلاش کر لیں گے چاہے اس کے لئے ہمیں دارالحکومت کی ساری زمین ہی کیوں نہ کھودنی پڑے لیکن اگر یہ ہارڈ سیکشن تک پہنچ گئے تو پھر ہم ان سے کسی بھی صورت میں پروفیسر رندھاوا اور بلاسٹر گن کو نہیں بچا سکیں گے اور ہارڈ سیکشن کی تباہی کافرستان کی تباہی ہو گی"۔ شاگل نے کرنل جے کشن کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سرنگ میں پہلے دیواروں میں چھپی ہوئی مشین گنیں نکال کر ان دونوں پر فائرنگ کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ہر طرف سے ہونے والی فائرنگ سے یہ دونوں نہیں بچ سکیں گے اور ان کے جسم گولیوں سے مکھیوں کے چھتوں میں تبدیل ہو جائیں گے"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"اوکے"...... شاگل نے کہا تو کرنل جے کشن نے مشین کے

سامنے بیٹھے ہوئے آپریٹر کو ہٹایا اور اس کی جگہ خود مشین آپریٹ کرنے بیٹھ گیا۔ چند ہی لمحوں میں شاگل نے سکرین پر عمران اور اس کا ساتھی جو تیزی سے دوڑ رہے تھے کی دونوں اطراف کی دیواروں میں ہول بنتے اور ان میں سے مشین گنوں کی نالیاں نکلتے دیکھیں اور پھر اچانک مشین گنوں کی نالیوں سے آگ اگلنا شروع ہو گئی۔ یہ دیکھ کر شاگل نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے کہ فائرنگ شروع ہوتے ہی عمران اور ناٹران نے دوڑتے دوڑتے چھلانگیں لگائیں اور وہ ہاتھوں اور پیروں کے بل فرش پر قلابازیاں کھاتے چلے گئے۔

"نانسنس۔ اس طرح تو یہ کبھی گولیوں کی زد میں نہیں آئیں گے"...... شاگل نے غرا کر کہا۔ کچھ ہی دیر بعد وہاں فائرنگ کا سلسلہ رک گیا اور شاگل نے عمران اور ناٹران کو قلابازیاں کھا کر قدموں کے بل سرنگ کے فرش پر آتے دیکھا۔

"کیا ہوا۔ فائرنگ کیوں روک دی ہے تم نے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"مشین گنیں سرنگ کے مخصوص حصے میں موجود تھیں"...... کرنل جے کشن نے کہا تو شاگل غرا کر رہ گیا۔

"اگلا سسٹم آن کرو جلدی"...... شاگل نے کہا تو کرنل جے کشن سکرین پر عمران اور ناٹران کو دیکھتے ہوئے غصیلے انداز میں سرنگ کا دوسرا حفاظتی اور یقینی طور پر جان لیوا سسٹم آن کرنے میں مصروف

ہو گیا۔ اس بار کرنل جے کشن نے عمران اور ناٹران کو سرنگ میں آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے سرنگ میں لیزر کٹر ریز کا جال پھیلانا شروع کر دیا تھا۔ یہ ایسا جال تھا جس سے عمران اور ناٹران گزرنے کی کوشش کرتے تو ان کے جسم کے سینکڑوں ٹکڑے ہو سکتے تھے۔ کٹر ریز ان کی ہڈیوں کو بھی ایسے کاٹ ڈالتی جیسے تار سے صابن کٹ جاتا ہے۔

”ہونہہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ آخر یہ کٹر ریز انہیں نقصان کیوں نہیں پہنچا رہی ہیں۔ یہ ٹنل کے درمیان سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ کٹر ریز کو ان کے جسموں میں سوراخ بنا دینے چاہئیں مگر ایسا کیوں نہیں ہو رہا ہے“...... شاگل نے عمران اور ناٹران کو کٹر ریز سے گزرتے دیکھ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ کرنل جے کشن اور وہاں موجود دوسرے افراد بھی عمران اور اس کے ساتھی کو اس طرح کٹر ریز سے بچتے دیکھ کر آنکھیں پھاڑ رہے تھے۔

”مم مم۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ یہ ریز تو بے حد طاقتور ہیں ان سے بچنا ناممکن ہے پھر یہ دونوں ان ریز سے کیسے بچ سکتے ہیں“...... کرنل جے کشن نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

شاگل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور ناٹران قدم بہ قدم کٹر ریز ٹریپ سے نکلتے چلے جا رہے تھے۔

”میں نے عمران کو دوڑتے دوڑتے کوئی چیز لباس سے نکال کر

سرنگ میں پھینکتے دیکھا تھا۔ جب سے عمران نے وہ چیز سرنگ میں پھینکی ہے اس کے بعد سے سرنگ میں موجود روشنی بھی دھندلی سی ہو گئی ہے۔ کہیں کٹر ریز بھی عمران کی پھینکی ہوئی کسی چیز کی وجہ سے کمزور تو نہیں ہو گئی ہیں“...... کرنل جے کشن نے کہا۔

”ہونہہ۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔ عمران نے سرنگ میں اپنی حفاظت کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کیا ہے ورنہ اس طرح ریز کٹر سے بچ نکلنا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن“...... شاگل نے کہا۔

”اب کیا کریں۔ انہوں نے تو ریز کٹر جال بھی عبور کر لیا ہے اور یہ اس سے بھی بچ گئے ہیں“...... کرنل جے کشن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھی کو ریز کٹر سے بنے ہوئے جال سے صحیح سلامت نکلتے دیکھ لیا تھا۔ اب سرنگ میں عمران اور اس کے ساتھی نے ایک بار پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھنا شروع کر دیا تھا۔

”اب انہیں آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے ہمارے پاس ایک آخری آپشن باقی بچا ہے اور اگر انہوں نے اس کا بھی توڑ کر لیا تو پھر ساری گیم ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی اور ہم انہیں کسی بھی طرح ہارڈ سیکشن کے قریب جانے سے نہیں روک سکیں گے“...... شاگل نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”تو کیا میں تیسرا سسٹم آن کروں“...... کرنل جے کشن نے کہا۔

”کر کے دیکھ لو۔ شاید کچھ بات بن جائے جس کی امید تو

دکھائی نہیں دیتی''.......شاگل نے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا تو کرنل
جے کشن نے آپریٹر کو اشارہ کر دیا اور آپریٹر ایک بار پھر مشین کی
طرف متوجہ ہوگیا اور اس کے ہاتھ تیزی سے مشین پر چلنے لگے۔
کام مکمل کرتے ہی آپریٹر نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو
اچانک شاگل نے دیکھا کہ عمران اور ناٹران کے سامنے سرنگ میں
فولاد کا بنا ہوا ایک بڑا جنگلا آ گرا جس سے آگے جانے کا راستہ بند
ہوگیا تھا۔ جنگلا عمران اور ناٹران کے بالکل سامنے گرا تھا جس سے
زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی تھی اور شاگل نے عمران اور
ناٹران کو اچھل کر پیچھے ہٹتے دیکھا۔ اسی لمحے عمران اور ناٹران کے
عقب میں بھی ایک جنگلا آ گرا اور وہ دونوں طرف سے جنگلوں
کے بنے ہوئے پنجرے میں قید ہو کر رہ گئے۔ جیسے ہی وہ دونوں
جنگلوں میں قید ہوئے اسی لمحے اچانک چھت سے تیز روشنی نکلی اور
جنگلے میں پھیل گئی۔ روشنی اس قدر تیز تھی جس سے مشین پر لگی ہوئی
سکرین کی چمک بے حد بڑھ گئی تھی جیسے تیز روشنی سکرین سے نکل
کر کنٹرول روم میں بھی پھیل گئی ہو۔ تیز روشنی کے سبب سکرین پر
عمران اور ناٹران چھپ گئے تھے اور اس روشنی کی وجہ سے شاگل
نے بے اختیار اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے۔ چند لمحوں تک
سکرین سے روشنی نکلتی رہی پھر روشنی کم ہونے لگی۔ جب روشنی ختم
ہوئی تو شاگل نے سکرین کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کی
آنکھیں ایک بار پھر پھیل گئیں کہ کرنل جے کشن نے عمران اور

ناٹران کو جن جنگلوں میں قید کیا تھا۔ آگے والا جنگلا بالکل اسی طرح
سے پگھلا ہوا تھا جیسے آئرن روم کی دیوار پگھلی تھی اور عمران اور
ناٹران جنگلے سے دور تیزی سے سامنے نظر آنے والے ہارڈ سیکشن
کے فولادی دروازے کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے۔

''نن۔ نن۔ نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ میں نے انہیں جنگلوں میں قید
کر کے ان پر ہاٹ ریز پھینکی تھی۔ اس ریز سے تو ان کے جسم جل
جانے چاہیں تھے لیکن......'' کرنل جے کشن نے پگھلے ہوئے جنگلے
اور سرنگ میں عمران اور اس کے ساتھی کو بھاگتے دیکھ کر بری طرح
سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ عمران کے جسم میں کسی شیطان کی روح گھسی ہوئی ہے۔
اس کی موت اتنی آسان نہیں جتنی تم سمجھ رہے ہو۔ ایسا ہوتا تو یہ
میرے ہاتھ اب تک سینکڑوں بار موت کے گھاٹ اتر گیا ہوتا''۔
شاگل نے غرا کر کہا۔ عمران اور ناٹران اس دوران بھاگتے ہوئے
ہارڈ سیکشن کے بڑے فولادی دروازے تک پہنچ گئے تھے۔ دروازے
کے پاس پہنچتے ہی عمران نے جیب سے کوئی چیز نکال کر پھینکی تو ان
کے گرد اور فولادی دروازے کے پاس ہر طرف دھواں ہی دھواں
پھیل گیا۔ یہ دھواں ایسا تھا جیسا آئرن روم میں پھیلایا گیا تھا۔
اس دھویں کی وجہ سے سکرین سیاہ ہوگئی تھی۔

''اب''...... کرنل جے کشن نے اسی طرح سے ہکلاتی ہوئی
آواز میں کہا۔

"اب کیا۔ اب ہارڈ سیکشن گیا ہمارے ہاتھوں سے اور ک
شاگل نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"ایسا نہیں ہونا چاہئے شاگل صاحب۔ اگر ایسا ہو گیا ت
پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر صاحب کو کیا جواب
گے"...... کرنل جے کشن کے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا جواب دے سکتے ہیں ہم انہیں۔ ہم نے پاکیشائی ایجا
کو روکنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔ یہ تو پرائم منسٹر صاحب ک
حماقت ہے نا کہ انہوں نے ہمیں اصل حقائق سے بے خبر رکھا
اگر وہ ہمیں ساری حقیقت بتا دیتے تو ہم اپنے طور پر ہارڈ سیکشن
حفاظت کا انتظام کرتے اور وہ انتظام ایسا ہوتا کہ عمران کو تو کیا
کے چیف کو بھی اس بات کا علم نہیں ہو سکتا تھا کہ ہارڈ سیکشن ک
ہے"...... شاگل نے منہ بنا کر کہا۔

"تو کیا عمران اور اس کا ساتھی ہارڈ سیکشن کو تباہ کر دیں گے
پروفیسر رندھاوا کو بھی"...... کرنل جے کشن نے فقرہ ادھورا چھوڑ
ہوئے کہا۔

"تو اور کیا۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا عمران اور اس کے س
یہاں پکنک منانے کے لئے آئے ہیں"...... شاگل نے منہ بن
کہا۔

"کچھ تو کرو شاگل صاحب ورنہ سب کچھ ختم ہو جائے گ
کرنل جے کشن نے کہا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کیا ہارڈ سیکشن میں جانے کا راستہ صرف پرائم منسٹر ہاؤس میں ہی ہے یا کوئی اور راستہ بھی ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"نہیں۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"تو کیا پروفیسر رندھاوا اور ان کے ساتھی جو ہارڈ سیکشن میں ان کی معاونت کرتے ہیں وہ بھی اسی راستے سے آتے جاتے ہیں"۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس راستے سے ہارڈ سیکشن میں مخصوص سپلائی پہنچائی جاتی ہے۔ پروفیسر رندھاوا اور ان کے ساتھی ہارڈ سیکشن میں ڈائریکٹ آتے جاتے ہیں"...... کرنل جے کشن نے کہا۔

"ڈائریکٹ۔ کیا مطلب"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"ہارڈ سیکشن یہاں سے کئی کلو میٹر دور شمالی پہاڑیوں کے دامن میں ہے اور یہ زمین دوز سیکشن ہے جہاں اوپر کی سطح چٹیل چٹانوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اوپر والی سطح پر مشینی کام کیا گیا ہے۔ ہارڈ سیکشن کے ایک حصے میں زمین دوز ہیلی پیڈ بنایا جاتا ہے جب کسی کو ہارڈ سیکشن میں آنا اور جانا ہوتا ہے تو ہارڈ سیکشن کے ایک حصے کی زمین کو ہٹاتے ہیں اور وہاں سے ہیلی کاپٹروں سے آتے اور جاتے ہیں۔ جب ہیلی کاپٹر زمین کے نیچے سے نکل کر باہر جاتے ہیں تو زمین برابر ہو جاتی ہے اور اس بات کا گمان تک نہیں ہوتا کہ زمین کے نیچے ایک بڑی عمارت موجود ہے جہاں بے شمار سائنس دان اور

ان کے معاون کام کر رہے ہیں''...... کرنل جے کشن نے کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ اگر ہارڈ سیکشن شمالی پہاڑیوں میں موجود ہے تو پھر جنوب کی کنوٹی پہاڑیوں میں وہ کون سی عمارت ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری پاور گرل کو دی گئی تھیں''...... شاگل نے عراتے ہوئے کہا۔

''وہ ایک فیک عمارت ہے۔ وہ عمارت غیر ملکی ایجنٹوں کو ڈاج دینے کے لئے بنائی گئی تھی تاکہ اگر غیر ملکی ایجنٹ پروفیسر رندھاوا اور بلاسٹر گن کو تلاش کرنے کے لئے آئیں تو ان کی ساری توجہ اسی عمارت پر مبذول رہے اور وہ اس عمارت کو تباہ کرنے یا اس میں داخل ہونے کے لئے ٹکریں مارتے رہ جائیں جبکہ ہارڈ سیکشن اس کے بالکل مخالف سمت میں اور دور ہے''۔ کرنل جے کشن نے کہا تو شاگل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''مطلب یہ کہ پاور گرل کو ایک فیک اور خالی عمارت کی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی تھی''...... شاگل نے کہا۔

''ہاں''...... کرنل جے کشن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو شاگل دل میں پاور گرل پر ہنسنا شروع ہو گیا جس نے چیف سیکرٹری کے سامنے اسے نیچا دکھا کر ہارڈ سیکشن کی حفاظت کی نہ صرف ذمہ داری لی تھی بلکہ اس عمارت کی حفاظت کے لئے اس نے دن رات ایک کرتے ہوئے نجانے کیا کیا انتظامات کرنے شروع کر دیئے تھے۔

شاگل سوچ رہا تھا کہ جب پاور گرل کو پتہ چلے گا کہ وہ ایک فیک اور خالی عمارت کی حفاظت کر رہی ہے اور اس کی حفاظت کے لئے اس نے ملٹری انٹیلی جنس کی ساری فورس کنوٹی پہاڑیوں پر تعینات کر رکھی ہے تو وہ بے اختیار اپنے سر کے بال نوچنے پر مجبور ہو جائے گی۔

''کیا سوچ رہے ہیں آپ''...... کرنل جے کشن نے کہا۔

''عمران اور اس کا ساتھی ہارڈ سیکشن میں داخل ہو گئے ہوں گے اور انہوں نے ہارڈ سیکشن کو تباہ کرنا بھی شروع کر دیا ہو گا۔ ہارڈ سیکشن کی تباہی کے بعد میرا خیال تھا کہ وہ اسی راستے سے آنے کی کوشش کریں گے لیکن تم بتا رہے ہو کہ ہارڈ سیکشن میں خفیہ ہیلی پیڈ بھی موجود ہے اس لئے وہ اسی راستے سے وہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ میں اپنی کچھ فورس اس سرنگ میں بھیج دوں اور باقی فورس کو لے کر جنوبی پہاڑیوں کا محاصرہ کر لوں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی کو پکڑنے کی کوشش کر سکوں۔ ہارڈ سیکشن کو تو ہم شاید اب ان سے نہ بچا سکیں لیکن ان سے پرائم منسٹر صاحب کو حاصل کرنا ہمارے لئے بے حد ضروری ہے اور اس کے لئے مجھے جو بھی کرنا پڑے گا میں ضرور کروں گا''...... شاگل نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں بھول گیا تھا کہ پرائم منسٹر صاحب ابھی تک ان کے قبضے میں ہیں۔ ہمیں ہر حال میں ان سے پرائم منسٹر صاحب کو

بچانا ہے''...... کرنل جے کشن نے کہا۔

''اوکے۔ تم ٹنل پر نظر رکھو اور میں فورس لے کر جنوبی پہاڑیوں کی طرف جاتا ہوں۔ اب میں وہاں سے عمران کو کسی بھی صورت میں نکلنے کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ جب تک میں اسے اس کی گردن سے نہیں پکڑ لوں گا میں چین سے نہیں بیٹھوں گا''...... شاگل نے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔

چھت سے ایک بھاری فولادی جنگلا نکل کر ان کے سامنے گرا تھا اور جنگلا اس زور سے اور اچانک ان کے سامنے گرا تھا کہ عمران اور ناٹران بری طرح سے اچھل پڑے تھے اور اچھل کر کئی فٹ پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ابھی وہ حیرت بھری نظروں سے اس جنگلے کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ اسی لمحے ان کے عقب میں بھی ایک جنگلا آ گرا۔ یہ جنگلا ان سے بیس فٹ کے فاصلے پر گرا تھا اور اب وہ سرنگ میں دونوں اطراف سے جنگلوں میں قید ہو گئے تھے۔ اب وہ آگے جا سکتے تھے اور نہ پیچھے۔ جنگلے بے حد بڑے بڑے اور اس قدر بھاری تھے جنہیں دس آدمی بھی مل کر نہیں ہلا سکتے تھے۔

''تو اب انہوں نے ہمارے لئے آگے اور پیچھے جانے کے راستے بلاکڈ کر دیئے ہیں''...... ناٹران نے غرا کر کہا۔ اسی لمحے انہیں چھت پر چٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے چھت کے عین درمیان میں ایک بلب کی روشنی سے

تیز کرنیں سی پھوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

''اوہ۔ وہ ہاٹ لائٹ آن کر رہے ہیں۔ جلدی کرو۔ اپنی آنکھیں بند کر لو اور میں جیسے ہی کہوں پوری قوت سے سامنے کی طرف بھاگ پڑنا۔ میں اس جنگلے کو اسی طرح سے پگھلا دوں گا جس طرح میں نے آئرن روم کی دیوار پگھلائی تھی''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ناٹران نے بوکھلا کر آنکھیں بند کر لیں۔ عمران نے اس بار بلو پائپ کی جگہ جیب سے سرخ رنگ کی چند گولیاں نکالیں اور اس نے گولیاں سامنے والے جنگلے پر مار دیں۔ گولیاں جنگلے سے ٹکرا کر ہلکے سے دھماکے سے پھٹیں تو جنگلے کے گرد دھواں سا پھیل گیا۔

یہ دھواں صرف چند سیکنڈوں کے لئے پھیلا تھا جیسے ہی دھواں ختم ہوا جنگلے کے سنٹر میں ایک بڑا خلاء بن گیا۔ جیسے کسی نے جنگلے کو باقاعدہ کاٹ دیا ہو۔ اس دوران روشنی کافی تیز ہو گئی تھی اور عمران کو اپنے جسم میں تیز جلن کا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا۔

''تمہیں چار فٹ اونچی اور دس فٹ لمبی چھلانگ لگانی ہے۔ چلو جلدی کرو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی اس نے چھلانگ لگا دی۔ جنگلے میں تقریباً چھ فٹ کے دائرے میں بڑا سا سوراخ بن گیا تھا جو زمین سے تین فٹ بلند تھا۔ عمران اور ناٹران نے ایک ساتھ چار فٹ اونچی چھلانگیں لگائی تھیں اور جنگلے میں بنے ہوئے ہول سے گزرتے ہوئے دوسری طرف فرش پر جا گرے تھے عمران اور ناٹران نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔

''اٹھو اور جس قدر تیز رفتاری سے دوڑ سکتے ہو دوڑو۔ ہمیں اس روشنی سے پچاس میٹر دور جانا ہے''...... عمران نے نیچے گرتے ہی فوراً اٹھتے ہوئے کہا تو ناٹران بھی فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں آنکھیں بند رکھے تیزی سے سامنے کی جانب بھاگتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ جنگلوں اور اس میں موجود تیز لائٹ سے نکل کر کافی دور آ گئے۔ عمران نے جیسے ہی اپنے جسم پر لائٹ کی جلن کی شدت کم ہوتی ہوئی محسوس کی اس نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ اس کی رفتار بھی کم ہو گئی۔ اس نے سامنے دیکھا تو فولادی دروازہ اس سے اب کچھ ہی دور تھا۔

''رک جاؤ''...... عمران نے کہا تو اس کی آواز سن کر ناٹران رک گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر حیرت سے سامنے موجود فولادی دروازے کی طرف اور پیچھے جنگلے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

''آپ نے اتنی جلدی فولادی جنگلے میں اتنا بڑا ہول کیسے بنا لیا تھا''...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اپنے لباس کی خفیہ جیبوں میں اپنے ایجاد کردہ مائیکرو مگر انتہائی زود اثر اسلحہ چھپا رکھا ہے جو ان چھوٹے موٹے معاملوں میں ہمارے کام آ سکتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شاگل اور اس کے ساتھی تلاشی لیتے ہوئے میری ان خفیہ جیبوں تک نہیں پہنچ سکے تھے ورنہ اس بار ہم طلسم ہوشربا کے ان خوفناک مرحلوں میں پھنس کر واقعی ہلاک ہو جاتے۔ آئرن روم کی

دیوار کو تو میں بلو پائپ میں موجود بلیو پاور ایسڈ پاؤڈر سے پگھلایا تھا۔ پائپ میں بلیو پاور پاؤڈر نکل کر فولاد پر جہاں گرتا ہے تو وہاں سے فولاد فوراً پگھل جاتا ہے اور چاروں طرف ہول بننا شروع ہو جاتا ہے۔ اس بار چونکہ ہمارے پاس جنگلے سے نکلنے کے لئے وقت نہیں تھا اس لئے میں نے جنگلے میں ہول بنانے کے لئے بلیو پاور پاؤڈر استعمال کرنے کی بجائے بلیک سموک ایسڈ کا استعمال کیا تھا جو دھویں کی شکل میں تیزی سے پھیلتا بھی ہے اور بھاری فولاد کو لمحوں میں دھواں بنا کر غائب کر دیتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ یہاں پوری تیاری سے آئے ہیں''...... ناٹران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے۔ جہاں رسکی مشن ہو تو رسک لینے کے لئے مجھے بہت کچھ ساتھ رکھنا پڑتا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور اس نے جیب سے ایک اور گولی سی نکال کر وہاں پھینک دی جس سے ان کے گرد سیاہ دھواں پھیل گیا۔ یہ دھواں ویسا ہی تھا جیسا عمران نے آئرن روم میں شاگل اور کرنل جے کشن کی نظروں سے خود کو چھپانے کے لئے پھیلایا تھا۔ دھویں کی ان کے گرد ایک بڑی سی چادر پھیل گئی تھی۔ عمران نے دھواں پھیلتے ہی جیب سے سموک ایسڈ والی دو گولیاں اور جوتے کی ایڑی سے ایک منی گن نکال لی۔ یہ گن اتنی چھوٹی تھی کہ آسانی سے ہتھیلی میں بھی چھپائی جا سکتی تھی۔ گن پر ایک بٹن لگا ہوا تھا۔

عمران نے سموک ایسڈ کی گولیاں ہارڈ سیکشن کے دروازے پر ماریں تو فولادی دروازے پر سیاہ دھویں کی ایک اور چادر پھیل گئی۔ جیسے ہی دھواں ختم ہوا ان کے سامنے سے دروازہ مکمل طور پر غائب ہو چکا تھا۔ چونکہ عمران نے کنٹیکٹ لینز لگا رکھے تھے اس لئے کثیف دھواں ہونے کے باوجود اسے واضح دکھائی دے رہا تھا جبکہ ناٹران کی آنکھوں کے سامنے دھویں کی وجہ سے اندھیرا چھا گیا تھا۔

دروازے کے دوسری طرف ایک وسیع ہال دکھائی دے رہا تھا جہاں بے شمار افراد موجود تھے اور دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی دروازہ غائب ہوا عمران نے ناٹران کا ہاتھ پکڑا اور اسے تیزی سے لے کر ہال میں داخل ہو گیا۔ دروازہ غائب ہوتے اور وہاں سے دو افراد کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر ہال میں موجود افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ ہال کے سنٹر میں ایک بڑا سا چبوترا بنا ہوا تھا جہاں ایک بہت بڑا ریوالور دکھائی دے رہا تھا۔ اس ریوالور کی نال بے حد لمبی تھی اور اس کی نال کے سرے پر بڑا سا عدسہ لگا ہوا تھا۔ ریوالور جیسے اس آلے کے نچلے حصے پر عجیب اور پیچیدہ مشینیں لگی ہوئی تھیں جس کے بہت سے حصے کھلے ہوئے تھے اور ان حصوں پر سفید ایپرن میں ملبوس افراد کام کر رہے تھے۔ دیواروں کے ساتھ لگی مشینوں سے بے شمار تاریں نکل کر اس بڑے اور عجیب و غریب ریوالور کی مشینوں کی طرف جا

رہی تھیں۔ وہاں بے شمار مسلح افراد بھی موجود تھے۔ مسلح افراد نے جو ان دونوں کو غائب ہونے والے دروازے سے اندر آتے دیکھا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف لپکے لیکن ان کے چہرے دیکھ کر وہ وہیں ٹھٹھک گئے۔ عمران ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے روپ میں تھا جبکہ ناٹران نے کافرستانی پرائم منسٹر کا میک اپ کر رکھا تھا۔ شاید شاگل اور کرنل جے کشن نے ان کے بارے میں ان افراد کو کوئی اطلاع نہیں دی تھی اس لئے جو جہاں تھا انہیں دیکھ کر وہیں ساکت ہو گیا تھا۔

"ارے پرائم منسٹر صاحب آپ یہاں۔ آپ نے آنے کی اطلاع ہی نہیں دی تھی"...... ایک بوڑھے شخص نے ناٹران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو چبوترے پر ریوالور جیسی مشین پر کام کر رہا تھا۔ اس نے بھی سفید ایپرن پہن رکھا تھا اور اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا۔

"یہ پروفیسر رندھاوا ہے"...... ناٹران نے انتہائی دھیمی آواز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے آپ سے ضروری کام تھا پروفیسر صاحب اس لئے میں آپ کو بغیر اطلاع کئے یہاں آ گیا"...... ناٹران نے کافرستانی پرائم منسٹر کے انداز میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ ہارڈ سیکشن کا دروازہ کیسے غائب ہو گیا ہے اور یہ دھواں"...... پروفیسر رندھاوا نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔ اور ریوالور جیسی مشین سے ہٹ کر چبوترے کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آنا شروع ہو گیا۔

"یہ سب چھوڑیں آپ ان سے ملیں۔ یہ ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری جناب ڈیوڈ اینڈرو ہیں جنہیں میں خصوصی طور پر آپ سے ملانے کے لئے لایا ہوں"...... ناٹران نے پروفیسر رندھاوا کی لاعلمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کا سن کر پروفیسر رندھاوا سمیت وہاں موجود تمام افراد چونک پڑے اور حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران ان کی حیرت کی وجہ بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ کافرستان خفیہ طور پر بلاسٹر گن بنا رہا تھا جسے اس نے اسرائیل کے سوا پوری دنیا سے چھپایا ہوا تھا اور جس ہارڈ سیکشن اور بلاسٹر گن کو پوری دنیا سے چھپا کر رکھا گیا تھا پرائم منسٹر صاحب وہاں ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کو لے کر خود پہنچ گئے تھے جو ظاہر ہے پروفیسر رندھاوا اور اس کے ساتھیوں کے لئے تعجب کا باعث ہی ہو سکتا تھا۔

"فرسٹ سیکرٹری۔ آپ کے ساتھ یہاں"...... پروفیسر رندھاوا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ ہمارے دوست ہیں اور یہ اس معاملے میں ہمارے بہترین معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ ایک بار ان سے بات چیت کر لیں۔ ان سے بات کر کے آپ کی جتنی

بھی پریشانیاں ہوں گی سب ختم ہو جائیں گی''...... ناٹران نے کہا۔

''پریشانیاں۔کیسی پریشانیاں۔ میں تو کسی بھی بات سے پریشان نہیں ہوں''...... پروفیسر رندھاوا نے کہا اور سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ گیا۔ پروفیسر رندھاوا کو پرائم منسٹر سے بات کرتے دیکھ کر مسلح افراد تیزی سے پیچھے ہٹ گئے تھے اور باقی افراد بھی اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ پروفیسر رندھاوا کو سیڑھیاں اترتے دیکھ کر عمران اور ناٹران بھی آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے تھے۔

''ابھی تک یہ سب ہمارے بارے میں بے خبر ہے۔ اس سے ہم بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں''...... عمران نے آہستگی سے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پروفیسر رندھاوا چبوترا اتر کر جیسے ہی ناٹران کے نزدیک آیا ناٹران اس پر کسی چیل کی طرح جھپٹا اور اس نے پروفیسر رندھاوا کا ایک بازو پکڑ کر اسے تیزی سے گھماتے ہوئے کھینچا اور ان کی کمر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے ان کی گردن کے گرد بازو حائل کر دیا۔ اچانک اور ناگہانی افتاد پر پروفیسر رندھاوا بوکھلا گیا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ پرائم منسٹر کو اس طرح پروفیسر رندھاوا پر حملہ کرتے دیکھ کر وہاں موجود تمام افراد ساکت سے ہو کر رہ گئے۔

''خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو میں پروفیسر رندھاوا کی گردن توڑ دوں گا''...... ناٹران نے چیختے ہوئے کہا اس نے پروفیسر

رندھاوا کی گردن پر دباؤ ڈالا تو پروفیسر رندھاوا کی آنکھیں پھیل گئیں اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کچھ کہتا اسی لمحے ہال کی دیواروں پر لگے ہوئے سپیکر جاگ اٹھے اور سپیکروں سے پرائم منسٹر کے چیف سیکرٹری کرنل جے کشن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''الرٹ الرٹ۔ ہارڈ سیکشن کے مسلح افراد فوراً الرٹ ہو جائیں۔ دو پاکیشیائی ایجنٹ ہمارے پرائم منسٹر اور ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے میک اپ میں ہارڈ سیکشن میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھتے ہی گولیاں مار دی جائیں''...... کرنل جے کشن چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کا سن کر وہاں موجود تمام افراد کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر پرائم منسٹر اور فرسٹ سیکرٹری کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔ مسلح افراد نے فوراً مشین گنیں اٹھا کر ان کے رخ عمران اور ناٹران کی جانب کر دیئے تھے۔

''خبردار۔ اپنا اسلحہ پھینک دو۔ ورنہ پروفیسر رندھاوا زندہ نہیں بچے گا''...... مسلح افراد کو مشین گنیں اپنی طرف کرتے دیکھ کر ناٹران نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اس نے پروفیسر رندھاوا کی گردن پر مزید دباؤ ڈالا تو پروفیسر رندھاوا کی آنکھیں ابل کر جیسے باہر آ گئیں۔ پروفیسر رندھاوا کو اس حالت میں دیکھتے ہی مسلح افراد نے ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے مشین گنوں کی نالیاں نیچے جھکانا

شروع کر دیں۔

"پھینکو اسلحہ جلدی۔ ورنہ......" ناٹران نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا تو مسلح افراد نے مشین گنیں نیچے گرانا شروع کر دیں۔ انہیں مشین گنیں نیچے گراتے دیکھ کر عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے ہتھیلی میں چھپائی ہوئی منی گن کا رخ چبوترے پر ایڈجسٹ ریوالور کی جانب کیا اور گن کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے گن کا بٹن پریس کیا۔ گن سے نیلی روشنی کی ایک دھاری سی نکل کر چبوترے پر موجود ریوالور جیسی گن سے ٹکرائی۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور چبوترے پر موجود ریوالور جیسی گن ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرتی چلی گئی۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ گن کے پاس موجود تمام افراد کے بھی پرخچے اُڑ گئے تھے اور گن کے ٹکڑے اُڑ اُڑ کر ہر طرف پھیل گئے تھے۔ دھماکے کی شدت سے چبوترے سے نیچے موجود افراد اچھل اچھل کر گر پڑے تھے اور پھر وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل تیزی سے چلتے ہوئے مشینوں اور ارد گرد موجود چیزوں کے پیچھے چھپنے کے لئے لپکے۔ عمران نے ناٹران کو اشارہ کیا تو ناٹران نے پروفیسر رندھاوا کی گردن کو اس زور سے جھٹکا دیا کہ بوڑھے پروفیسر رندھاوا کی گردن کی کمزور ہڈی کڑک کی آواز کے ساتھ ٹوٹتی چلی گئی۔ پروفیسر رندھاوا کے منہ سے ہلکی سی چیخ بھی نہیں نکل سکی تھی وہ ایک لمحے کے لئے ناٹران کے ہاتھوں میں تڑپا اور پھر ساکت ہوتا چلا

گیا۔ اسے ہلاک ہوتے دیکھ کر سائیڈ میں موجود دو مسلح افراد نے بھڑک کر اپنی گرائی ہوئی مشین گنیں اٹھانے کی کوشش کی لیکن ناٹران نے فوراً پروفیسر رندھاوا کی لاش اٹھا کر ان دونوں کی طرف اچھال دی اور خود بھی اسی طرف چھلانگ لگا دی۔

پروفیسر رندھاوا کی لاش دونوں افراد سے ٹکرائی اور وہ دونوں الٹ کر گر گئے۔ ناٹران چھلانگ لگاتا ہوا اس طرف آیا جہاں ان دونوں افراد کی مشین گنیں گری ہوئی تھیں۔ ناٹران بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس نے فرش پر لڑکھتے ہوئے دونوں مشین گنیں اٹھا لیں۔ باقی افراد نے اسے مشین گنیں اٹھاتے دیکھا تو وہ بھی تیزی سے اپنی گرائی ہوئی مشین گنوں پر جھپٹے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی مشین گنیں اٹھاتے ناٹران بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں سے ان کی طرف فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ ہال مشین گنوں کی تیز تڑتڑاہٹوں اور کئی انسانی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

ناٹران کو ایکشن میں آتے دیکھ کر عمران نے بھی چھلانگ لگائی اور فرش پر کمر کے بل گرتے ہوئے اس نے بائیں سائیڈ پر موجود افراد کا ریز گن سے نشانہ لیا اور گن کا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے ریز نکل کر ایک آدمی کے جسم سے ٹکرائی۔ زور دار دھماکہ ہوا اور نہ صرف اس آدمی جس کے جسم سے ریز ٹکرائی تھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بلکہ اس کے قریب موجود کئی افراد کے ٹکڑے ہو گئے تھے اور بہت

سے افراد دھماکے کے اثر سے اچھل اچھل کر دور جا گرے تھے۔
عمران رکے بغیر تیزی سے اچھلتا ہوا ہال میں چاروں طرف موجود
افراد پر ریز فائر کر رہا تھا۔ جس سے ہال میں زور دار دھماکوں کے
ساتھ ہر طرف سے انسانی چیخوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا
تھا۔ عمران ان افراد کو ریز گن سے نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ
دیواروں کے قریب موجود بڑی بڑی مشینوں پر بھی ریز فائر کر رہا تھا
جس سے ہال میں ہونے والے دھماکوں کی شدت میں کئی گنا
اضافہ ہو گیا تھا۔ مشینیں بموں کی طرح پھٹ کر بکھر رہی تھیں اور
ان مشینوں کے ٹکڑوں کی زد میں آنے والے افراد شدید زخمی ہو کر
اچھل اچھل کر دور گر رہے تھے۔ کچھ افراد نے برق رفتاری کا ثبوت
دیتے ہوئے اپنی گرائی ہوئی مشین گنیں اٹھا لی تھیں اور انہوں نے
عمران اور ناٹران پر تسلسل کے ساتھ فائرنگ کرنا شروع کر دی تھی
لیکن عمران اور ناٹران تو جیسے چھلاوے بنے ہوئے تھے۔ وہ
چھلانگیں لگاتے ہوئے نہ صرف خود کو فائرنگ کی زد میں آنے سے
بچا رہے تھے بلکہ چھلانگیں لگاتے ہوئے وہ ان مسلح افراد پر جوابی
حملے بھی کر رہے تھے جس سے وہاں ہر طرف لاشیں گرنا شروع ہو
گئی تھیں۔ ہال میں موجود غیر مسلح اور کمزور دل افراد خوف سے بری
طرح سے چیخنا چلانا شروع ہو گئے تھے اور اپنی جان بچانے کے
لئے ان کے جدھر سینگ سما رہے تھے ادھر ہی بھاگتے چلے جا رہے
تھے۔ عمران اور ناٹران سب سے پہلے ان افراد کو نشانہ بنانے کی

کوشش کر رہے تھے جنہوں نے اپنی گرائی ہوئی مشین گنیں اٹھا لی
تھیں۔ ان میں سے بیشتر افراد کو تو اپنی مشین گنیں اٹھانے کا موقع
ہی نہیں مل سکا تھا۔

عمران کی ریز گن نے وہاں موجود مشینوں کے ساتھ ساتھ
انسانوں کے بھی پرخچے اُڑانے شروع کر دیئے تھے اور ناٹران
دونوں ہاتھوں میں مشین گنیں لئے فائرنگ کرتا ہوا وہاں موجود افراد
کو نشانہ بنا رہا تھا۔ اس کی مشین گنوں کے میگزین جیسے ہی ختم
ہوتے وہ چھلانگ لگا کر وہاں گری ہوئی دوسری مشین گنیں اٹھا لیتا
اور ایک بار پھر ہارڈ سیکشن کے افراد پر فائرنگ کرنا شروع کر دیتا۔
چونکہ ہارڈ سیکشن میں ان دونوں نے انتہائی تیزی اور قوت سے حملہ
کیا تھا اس لئے کسی کو سنبھلنے کا موقع ہی میسر نہیں آ رہا تھا۔ وہاں
گنے چنے مسلح افراد تھے جنہیں عمران اور ناٹران نے جلد ہی ہلاک کر
دیا تھا۔ اب وہاں غیر مسلح افراد تھے جو ان دونوں سے خوفزدہ ہو کر
اپنی جانیں بچانے کے لئے کونوں کھدروں میں دبک گئے تھے۔

”تم ان افراد کو سنبھالو۔ میں یہاں موجود باقی مشینیں تباہ کرتا
ہوں“...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
عمران ریز گن سے ہال میں موجود مشینوں پر ریز فائر کرتے ہوئے
انہیں تباہ کرنا شروع ہو گیا۔

چونکہ ہارڈ سیکشن ایک بڑے ہال پر مشتمل تھا اور وہیں ریوالور
جیسی بلاسٹر گن تیار کی جا رہی تھی اس لئے بلاسٹر گن کو کنٹرول

کرنے اور اسے پاور فل بنانے والی تمام مشینیں بھی وہیں لگی ہوئی تھیں۔ سائیڈوں میں چند دروازے بھی دکھائی دے رہے تھے۔
عمران نے پہلے ہال میں موجود تمام مشینوں کو تباہ کیا اور پھر وہ ریز گن سے ایک دروازہ تباہ کر کے اس کے اندر بھاگتا چلا گیا۔ ناٹران نے ان تمام افراد کو ایک جگہ اکٹھا کر کے کور کر لیا تھا۔ یہ سب پروفیسر رندھاوا کے ساتھ کام کرنے والے افراد تھے جن میں سائنسدان بھی تھے اور ٹیکنیشن بھی جو لڑنا بھڑنا نہیں جانتے تھے۔ وہ ان دونوں سے بے حد خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے۔
کچھ دیر کے بعد عمران جس دروازے سے اندر گیا تھا وہاں سے نکلا اور اس نے دوسرا دروازہ بلاسٹ کیا اور بھاگتا ہوا اس دروازے سے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آیا اور تیسرے دروازے کو تباہ کرتا ہوا اندر چلا جاتا۔ ہال کی دیواروں میں چار دروازے تھے۔ عمران نے چاروں دروازوں کو تباہ کر دیا تھا اور اندر جا کر نجانے وہ کیا کرتا اور پھر واپس آ جاتا تھا۔
”ختم کر دو ان سب کو۔ شیطان کے ساتھی بھی شیطان ہی ہوتے ہیں۔ ان سب نے پروفیسر رندھاوا کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے اٹھارہ کروڑ سے زائد انسانوں کو ہلاک کرنے کی مذموم کوشش کی تھی اس لئے ان درندہ صفت انسانوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے“...... عمران نے کہا تو ناٹران نے ایک جگہ اکٹھے کئے ہوئے افراد پر دو مشین گنوں سے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ سہمے اور

ڈرے ہوئے ان افراد کو وہاں سے جان بچا کر بھاگنے کا کوئی موقع نہیں مل رہا تھا اور وہ گولیوں کا شکار ہو کر اچھل اچھل کر اور چیختے ہوئے وہیں گرتے جا رہے تھے۔
”ہم نے اپنا کام پورا کر دیا ہے۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے اور وہ بھی جلدی“...... عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔
”لیکن ہم اس راستے سے واپس گئے تو وہاں شاگل اور اس کی فورس ہو گی۔ کیا وہ ہمیں آسانی سے نکلنے دیں گے“...... ناٹران نے پوچھا۔
”اب ہمیں پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہارڈ سنٹر کے ایک حصے میں ایک اور ہال موجود ہے جہاں ہیلی پیڈ بنا ہوا ہے۔ وہاں دو ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ ہم ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر سے یہاں سے نکلیں گے۔ تم پروفیسر رندھاوا کی لاش اٹھا کر اس ہیلی کاپٹر میں ڈال دو۔ ہم اسے ساتھ لے جائیں گے“...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے پروفیسر رندھاوا کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈالی اور پھر عمران اسے لئے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایک بڑی راہداری سے ہوتا ہوا وہ ناٹران کو ایک اور ہال میں لے آیا۔ یہ ہال بھی پہلے ہال کی طرح کافی بڑا تھا اور وہاں جگہ جگہ دائرے میں انگریزی کا حرف ایچ لکھا ہوا تھا جس کا مطلب ہیلی پیڈ تھا۔ وہاں دس ہیلی کاپٹروں کے لئے ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا جس میں سے دو ہیلی

کاپٹر وہاں پر موجود تھے۔ ناٹران نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے سر پر چھت کی ساخت ایسی دکھائی دی جسے آسانی سے موو کیا جا سکتا تھا۔

"عمران تیزی سے ایک ہیلی کاپٹر میں گھس گیا اور اس نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ہیلی کاپٹر کے پر آہستہ آہستہ گھومنا شروع ہو گئے۔ ناٹران نے ہیلی کاپٹر کا عقبی دروازہ کھولا اور اس نے پروفیسر رندھاوا کی لاش سیٹ پر ڈال دی۔

"وہ سامنے کنٹرول پینل ہے۔ اس پر لگا ریڈ بٹن پریس کرو تو اوپر سے چھت ہٹ جائے گی"...... عمران نے سامنے دیوار پر لگے ہوئے ایک کنٹرول پینل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ناٹران سر ہلا کر تیزی سے اس طرف دوڑ گیا۔ اس نے سرخ رنگ کا ایک بٹن پریس کیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ اسے چھت موو کرتی ہوئی دکھائی دی۔ چھت دو حصوں میں تقسیم ہو کر کھل رہی تھی۔ چھت کھلتے دیکھ کر ناٹران تیزی سے بھاگتا ہوا اس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا جسے عمران اُڑانے کے لئے تیار تھا۔ ناٹران فوراً سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ہمیں ہارڈ سیکشن کو مکمل تباہ کر کے یہاں سے نکلنا چاہئے"۔ ناٹران نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں نے یہاں پتیوں جیسے بے شمار مائیکرو بم لگا

دیئے ہیں۔ یہ بم میں نے اپنے بوٹ کی دوسری ایڑی میں چھپا رکھے تھے۔ پندرہ منٹ بعد مائیکرو بم جب بلاسٹ ہوں گے تو ان کے ساتھ سارا ہارڈ سیکشن تباہ ہو جائے گا اس کا ایک حصہ بھی سلامت نہیں رہے گا"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ چھت کافی حد تک کھل چکی تھی۔ عمران نے لیور پکڑ کر ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔

ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ اٹھتا ہوا کھلی ہوئی چھت کی طرف جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر کھلی ہوئی چھت سے باہر نکلا یہ دیکھ کر عمران اور ناٹران نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے کہ باہر پہاڑی علاقے میں ہر طرف مسلح فورس موجود تھی جنہوں نے کھلی ہوئی چھت سے کافی فاصلے پر دائرے کی شکل میں پوزیشن سنبھال رکھی تھی اور ان کے ہاتھوں میں بھاری اسلحے کے ساتھ میزائل لانچر بھی دکھائی دے رہے تھے۔

وہاں دو گن شپ ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے جو اس ہیلی کاپٹر کو کھلی ہوئی چھت سے نکلتے دیکھ کر زمین سے اٹھ کر فوراً آگے آ گئے اور ان دونوں ہیلی کاپٹروں نے عمران کے ہیلی کاپٹر کے گرد چکر لگانے شروع کر دیئے۔ ان ہیلی کاپٹروں میں سے ایک ہیلی کاپٹر کے فرنٹ پر عمران نے شاگل کو بیٹھا ہوا دیکھا لیا تھا جو انتہائی خونخوار نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

عمران اور ناٹران جس ہیلی کاپٹر میں موجود تھے یہ ایک عام سا

ہیلی کاپٹر تھا۔ جو فورس کے ہاتھوں میں موجود میزائل گنوں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں سے مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ شاگل کے ساتھ بیٹھا ہوا پائلٹ شاگل کے کہنے پر ہیلی کاپٹر عمران کے ہیلی کاپٹر کے بالکل سامنے لے آیا تھا اور شاگل عمران کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ عمران کو کچا ہی کھا جائے گا۔

''انہوں نے تو ہمیں ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔ اب''...... ناٹران نے کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ ہم پروفیسر رندھاوا کی لاش اسی لئے اپنے ساتھ لائے ہیں تاکہ اس کا فائدہ اٹھا سکیں اور پھر ان کا پرائم منسٹر ہمارے پاس ہے اس لئے یہ ہمیں ہلاک نہیں کریں گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے انہوں نے شاگل کو اشارے کرتے دیکھا۔

''لو کر لو بات۔ اس نے تو مجھے نجانے کیا سمجھ لیا ہے جو اشارے کرنا شروع ہو گیا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ ہمیں ہیلی کاپٹر زمین پر اتارنے کا کہہ رہا ہے''...... ناٹران نے شاگل کے اشارے دیکھ کر کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ اتار لیتے ہیں ہیلی کاپٹر۔ اس میں کون سی بڑی بات ہے۔ کبھی کبھار دشمنوں کا دل رکھنے کے لئے بھی ان کی بات مان لینی چاہئے''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو ناٹران

ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

عمران نے شاگل کو اشارہ کیا کہ وہ ہیلی کاپٹر نیچے لا رہا ہے۔ اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو زمین میں بنے ہوئے ہول سے کچھ فاصلے پر لے جا کر زمین پر اتارنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی وہ ہیلی کاپٹر نیچے لایا۔ فورس نے ہیلی کاپٹر چاروں اطراف سے اپنے گھیرے لئے میں لے لیا۔

''تم یہیں رکو۔ جب میں اشارہ کروں تو تم پروفیسر رندھاوا کو اٹھا کر ونڈ سکرین کے سامنے کر دینا۔ شاگل اور اس کی فورس کو یہی محسوس ہونا چاہئے کہ پروفیسر رندھاوا ابھی زندہ ہے''...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے ہیلی کاپٹر زمین پر اتارتے ہی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اچھل کر نیچے آ گیا جبکہ ناٹران فوراً اچھل کر پچھلی سیٹ پر چلا گیا جہاں پروفیسر رندھاوا کی لاش پڑی تھی۔

عمران کو ہیلی کاپٹر سے نکلتے دیکھ کر فورس نے مشین گنوں کے رخ اس کی طرف کر دیئے۔

''اپنے ہاتھ اپنی گردن کے پیچھے رکھو اور گھٹنوں کے بل بیٹھ جاؤ اور اپنے ساتھی سے بھی کہو کہ وہ ہیلی کاپٹر سے نکل کر باہر آ جائے ورنہ تم دونوں کو ہلاک کر دیا جائے گا''...... اچانک ان میں سے ایک شخص نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''شٹ اَپ۔ ہیلی کاپٹر میں بے ہوشی کی حالت میں ہمارے

ساتھ پروفیسر رندھاوا بھی ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے ایک بھی
گولی چلائی تو میرا ساتھی پروفیسر رندھاوا کو ہلاک کر دے گا“۔
عمران نے بھی جواباً چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی عمران نے ہاتھ کا
اشارہ کیا تو ناٹران نے پروفیسر رندھاوا کی لاش گردن سے پکڑ کر
اس کا چہرہ ونڈسکرین کے سامنے کر دیا تاکہ فورس اسے آسانی سے
دیکھ سکے۔ اسی لمحے عمران نے شاگل کا ہیلی کاپٹر فورس سے کچھ
فاصلے پر لینڈ ہوتے دیکھا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر لینڈ ہوا اسی لمحے ہیلی
کاپٹر کا دروازہ کھلا اور شاگل اچھل کر نیچے آ گیا۔ اسے نیچے آتے
دیکھ کر فورس کا ایک لمبا تڑنگا آدمی بھاگ کر اس کے پاس گیا اور وہ
شاگل کو ہیلی کاپٹر میں موجود پروفیسر رندھاوا کے بارے میں بتانے
لگا۔ شاگل نے غور سے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھا اور پھر پروفیسر
رندھاوا پر نظر پڑتے ہی اس نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔ چند
لمحے وہ پروفیسر رندھاوا کو دیکھتا رہا پھر وہ تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا
آگے بڑھا۔

”آؤ آؤ۔ پاگل چچا۔ ارے ہپ۔ میرا مطلب ہے پاگل
انکل۔ اوہ اوہ۔ وہ کیا نام ہے تمہارا ہاں شاگل چچا۔ آؤ“...... عمران
نے جان بوجھ کر شاگل کے نام کی مٹی پلید کرتے ہوئے کہا۔ اس
کی بات سن کر شاگل کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

”تم کیا سمجھتے تھے کہ تم میرے ہاتھوں سے آسانی سے بچ کر
نکل جاؤ گے“...... شاگل نے عمران کے سامنے آ کر بری طرح

سے چیختے ہوئے کہا۔

”نن نن۔ نہیں میں تو ایسا بالکل بھی نہیں سمجھتا تھا“...... عمران
نے سہم جانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ میں چاہوں تو تم اور تمہارا ساتھی ایک لمحے میں ہلاک
ہو سکتے ہیں۔ تم دونوں کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ پروفیسر رندھاوا کو
ہمارے حوالے کر دو اور سرنڈر ہو جاؤ“...... شاگل نے کہا۔

”اور پرائم منسٹر۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے جناب“۔
عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو شاگل پریشانی کے
عالم میں فورس کی طرف دیکھنے لگا وہ شاید اپنے ساتھیوں کے علم میں
ابھی یہ بات نہیں لانا چاہتا تھا کہ کافرستانی پرائم منسٹر عمران کے قبضے
میں ہے۔

”دیکھو عمران۔ مجھ سے الجھنے کی کوشش مت کرو۔ تم اگر خود کو
سرنڈر کر دو گے تو یہی تمہارے حق میں اچھا ہو گا“...... شاگل نے
کہا۔

”کیا اچھا ہے اور کیا برا یہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں پاگل
چچا۔ تم نے شاید اپنے ساتھیوں سے یہ چھپا رکھا ہے کہ تمہارا پرائم
منسٹر ابھی تک ہمارے قبضے میں ہے۔ اگر تم نے ہمیں ہلاک کر دیا تو
پھر تمہارا پرائم منسٹر بھی زندہ نہیں بچے گا اور دنیا کو جب پرائم منسٹر
کے اغوا اور اس کے قتل کا علم ہو گا تو اس کا کافرستان پر کیا اثر
پڑے گا یہ تم بخوبی جانتے ہو۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ

ہمارے آڑے مت آؤ۔ ورنہ پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ کافرستان کو پروفیسر رندھاوا جیسے بڑے سائنس دان سے بھی محروم ہونا پڑے گا“۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”تم حد سے تجاوز کر رہے ہو عمران“...... شاگل نے گرج کر کہا۔

”ابھی میں نے تجاوز کہاں کیا ہے پیارے۔ اگر میں حد سے تجاوز کر گیا تو تمہارے ساتھ ساتھ تمہاری یہ ساری فورس بھی ایک لمحے میں ختم ہو جائے گی۔ اوہ ہاں۔ میں تمہیں یہ بتانا تو بھول ہی گیا ہوں کہ تم اپنی فورس کے ساتھ اس وقت آتش فشاں کے دہانے پر کھڑے ہو۔ میں نے ہارڈ سیکشن میں میگا پاور بم لگا دیئے ہیں جو اب سے ٹھیک پانچ منٹ بعد بلاسٹ ہو جائیں گے اور ان بموں کے بلاسٹ ہوتے ہی یہاں آتش فشاں پھٹ پڑے گا پھر نہ تم بچو گے اور نہ تمہاری فورس“...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف شاگل بلکہ اس کی فورس کے افراد بھی بری طرح سے اچھل پڑے اور خوف بھری نظروں سے اپنے قدموں کے نیچے دیکھنے لگے جیسے وہ واقعی کسی آتش فشاں کے دہانے کے عین اوپر کھڑے ہوں۔

”تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اگر تم نے ہارڈ سیکشن میں بم لگائے ہوتے تو تم یہاں اطمینان سے نہ کھڑے ہوتے“...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہم تو اپنے سروں پر کفن باندھ کر آتے ہیں اور جس مقصد کے لئے آتے ہیں اسے پورا کر کے ہی سانس لیتے ہیں۔ مقصد پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنی جان بھی دینی پڑے تو ہم اس سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ یہاں ہم دو ہلاک ہوں گے لیکن تمہارے ساتھ تمہاری ساری فورس پھر تمہارا ملک کا ایک بڑا سائنس دان اور پھر تمہارے ہی ملک کا پرائم منسٹر جب ہلاک ہو گا تو مرنے کے بعد بھی شاید تمہاری روح تڑپتی اور بلبلاتی رہے گی“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ تم نے اب ہارڈ سیکشن کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے تو پھر تم اور کیا چاہتے ہو۔ تمہارا مقصد ہارڈ سیکشن کی تباہی سے تھا تو پھر اب تمہارے پاس پرائم منسٹر اور پروفیسر رندھاوا کو اپنے پاس رکھنے کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے“...... شاگل نے بری طرح سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”کوئی جواز باقی نہیں ہے۔ میں پروفیسر رندھاوا اور پرائم منسٹر کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں لیکن اس کے لئے تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہاں سے نکلتے ہی تمہارا پرائم منسٹر اور پروفیسر رندھاوا تم تک پہنچ جائیں گے“۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں پروفیسر رندھاوا کو کہیں نہیں لے جانے دوں گا“...... شاگل نے ایک بار پھر غصے

میں آتے ہوئے کہا۔

''تمہیں میرے وعدے پر اعتماد کرنا پڑے گا شاگل۔ اس کے سوا تمہارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔ تم یہ بات بخوبی جانتے ہو کہ میں وعدے کا پکا ہوں اور جو وعدہ کرتا ہوں اسے پورا کرتا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں نہیں۔ میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتا''...... شاگل نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر ایک کام کرتے ہیں۔ تم ہمارے ساتھ چلو۔ میں تمہیں اس جگہ لے جاؤں گا جہاں پرائم منسٹر موجود ہیں۔ اس مخصوص ٹھکانے پر پہنچتے ہی میں اپنے ساتھیوں کو لے کر نکل جاؤں گا اور جاتے جاتے پرائم منسٹر اور پروفیسر رندھاوا کا تحفہ تمہیں دے جاؤں گا۔ یہ تو ممکن ہو سکتا ہے نا''...... عمران نے کہا تو شاگل ایک لمحے کے لئے سوچ میں پڑ گیا۔

''اگر تم نے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو''...... شاگل نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ تم تو میرے پرانے دشمن نما دوست ہو۔ تمہیں میں کیوں نقصان پہنچاؤں گا۔ تم ہی تو وہ انسان ہو جس کی بدولت بعض اوقات ہمیں یہاں کامیابیاں میسر آ جاتی ہیں۔ اگر میں نے تمہیں ہلاک کر دیا تو تمہاری جگہ نجانے کون آ جائے جسے سمجھنا اور ہینڈل کرنا میرے لئے مشکل ہو اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہوں

گا۔ آؤ اب وقت ضائع نہ کرو۔ اپنی فورس سے بھی کہو کہ فوراً یہ جگہ چھوڑ دے ورنہ میں ان کی زندگیوں کی کوئی گارنٹی نہیں دوں گا''...... عمران نے چند قدم شاگل کی طرف بڑھ کر دبے دبے لہجے میں کہا تاکہ کوئی دوسرا اس کی بات نہ سن لے۔ شاگل چند لمحے اس کی جانب پریشان نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو وہاں سے فوری طور پر ہٹنے کا اشارہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کا اشارہ ملتے ہی فورس اس تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی جیسے وہ شاگل کے اشارے کے ہی منتظر ہو۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں تمہارے ہیلی کاپٹر میں نہیں بلکہ اپنے ہیلی کاپٹر میں جاؤں گا اور تمہارے ہیلی کاپٹر کا تعاقب کروں گا''...... شاگل نے کہا۔

''تاکہ موقع ملتے ہی ہمیں نشانہ بنا سکو''...... عمران نے بڑبڑا کر کہا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے''...... شاگل نے چونک کر پوچھا کیونکہ عمران کی آواز اس کے کانوں تک نہیں پہنچی تھی۔

''کچھ نہیں۔ ٹھیک ہے چلو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''۔ عمران نے کہا تو شاگل کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ تیزی سے مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا اسی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جس سے نکل کر وہ باہر آیا تھا۔ اس کی فورس بھی وہاں سے بھاگی جا رہی تھی۔ فورس کو بھاگتے دیکھ کر عمران نے چیونگم چبانے والے انداز

میں منہ چلایا اور پلٹ کر واپس اپنے ہیلی کاپٹر میں آ گیا۔

”آپ نے تو بڑی آسانی سے شاگل کو ڈیل کر لیا ہے ورنہ یہ آسانی سے قابو میں آنے والا انسان نہیں ہے“...... ناٹران نے کہا۔

”اس وقت دو بڑے آدمی ہمارے قبضے میں ہیں۔ اسی لئے وہ چیں بول گیا ہے ورنہ واقعی اسے ہینڈل کرنا مشکل ہو جاتا ہے“۔ عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک بار پھر بلند کرنا شروع کر دیا۔ اس وقت تک شاگل بھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو چکا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر بلند کر کے اسے گھمایا اور اسے تیزی سے ایک طرف اُڑاتا لے گیا۔ شاگل اور اس کے ساتھ دوسرا ہیلی کاپٹر بھی عمران کے ہیلی کاپٹر کے پیچھے تیزی سے اُڑتے ہوئے آنے لگے۔

”یہ تو دونوں ہیلی کاپٹر ہمارے پیچھے آ رہے ہیں“...... ناٹران نے کہا۔

”آنے دو۔ ہم نے کون سا ان کے ہاتھ آنا ہے۔ ہمارا مقصد تو اس پوائنٹ سے ہٹنا تھا جہاں ہارڈ سیکشن تھا“...... عمران نے کہا۔ وہ ہیلی کاپٹر اُڑائے ابھی پہاڑیوں سے نکل کر کچھ ہی دور آیا ہو گا کہ اسی لمحے پہاڑیوں میں زور دار دھماکے ہونا شروع ہو گئے۔ دھماکے اس قدر شدید تھے کہ ہوا میں بلند ہونے کے باوجود ہیلی کاپٹر

کو زور دار جھٹکے لگنا شروع ہو گئے تھے۔ ناٹران نے سر گھما کر دیکھا تو اسے پہاڑیوں کے ٹھیک درمیانی حصے میں جہاں سے وہ زمین کے نیچے سے ہیلی کاپٹر نکال کر لائے تھے آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیئے۔

”ہارڈ سیکشن کا قصہ تو تمام ہوا۔ اب بس ہمیں شاگل سے اپنی جان چھڑانی ہے“...... ناٹران نے کہا۔

”چھڑا لیں گے۔ فکر کیوں کرتے ہو۔ میں ہوں نا تمہارے ساتھ“...... عمران نے کہا تو ناٹران نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر نے پہاڑیوں کے پیچھے سے نکلتے ہی اچانک جولیا اور صالحہ کی طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ بے شمار گولیاں جولیا اور صالحہ کے جسم پر پڑیں اور وہ دونوں اچھل اچھل کر گرتی چلی گئیں۔

”اسی طرح پڑی رہو جیسے تم ہٹ ہو گئی ہو“...... جولیا نے گرتے ہی کہا تو صالحہ فوراً ٹیڑھی میڑی ہو کر لیٹ گئی۔ جولیا بھی یوں ساکت ہو گئی تھی جیسے وہ واقعی ہٹ ہو گئی ہو۔ وہ اس انداز میں زمین پر پڑی ہوئی تھی کہ آسانی سے اپنی طرف آتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھ سکے۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے آیا اور گڑگڑاتا ہوا ان کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ ہیلی کاپٹر کی ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور اس کھڑکی سے ایک نوجوان لڑکی سر نکالے غور سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ہیلی کاپٹر آگے جاتے ہی پلٹا اور ایک بار پھر ان کے اوپر سے

گزرتا چلا گیا۔ تھوڑا سا آگے جا کر ہیلی کاپٹر لینڈ ہونا شروع ہو گیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین سے لگے سائیڈوں کے دروازے کھلے اور وہاں سے چار مشین گن بردار اور وہی نوجوان لڑکی اچھل کر باہر آ گئی جو ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ جولیا اور صالحہ کن انکھیوں سے ان کی طرف ہی دیکھ رہی تھیں۔ لڑکی بے حد غصے میں دکھائی دے رہی تھی اور پھر وہ سب تیز تیز چلتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے آئے ہوں گے کہ اچانک ایک غار سے ایک میزائل اڑتا ہوا آیا اور ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ ہیلی کاپٹر کے دھماکے سے بلاسٹ ہونے کی رزشتس اتنی تیز تھی کہ لڑکی اور اس کے ساتھ چلنے والے چاروں مسلح افراد کئی فٹ اونچا اچھل گئے تھے اور پھر وہ ہوا میں ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے جولیا اور صالحہ کے قریب آ گرے۔ انہیں اپنے قریب گرتے دیکھ کر جولیا اور صالحہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

جولیا اور صالحہ کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر لڑکی اور اس کے ساتھی بری طرح سے چونک پڑے۔ لڑکی گرتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اور وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے جولیا اور صالحہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اسی لمحے انہیں عقب سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو لڑکی نے پلٹ کر اس طرف دیکھنا شروع کر

دیا اور پھر ایک غار سے ایک لڑکی اور تین مردوں کو نکل کر آتے دیکھ کر لڑکی کے چہرے پر پریشانی اور قدرے خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ ان افراد کے ہاتھوں میں میزائل گنیں دکھائی دے رہی تھیں۔ شاید انہوں نے ہی ہیلی کاپٹر کو ہٹ کیا تھا۔

اچھل کر گرنے کی وجہ سے مسلح افراد کے ہاتھوں سے مشین گنیں بھی نکل کر گر گئی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر اپنی مشین گنیں اٹھاتے صفدر اور اس کے ساتھ آنے والے باقی سب ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ اس سے پہلے کہ ان میں کوئی بات ہوتی تنویر کی مشین گن گرجی اور لڑکی کے ساتھ آنے والے چاروں افراد چیختے ہوئے اور بری طرح سے تڑپتے ہوئے وہیں ساکت ہو گئے۔ اپنے ساتھیوں کو گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ کر لڑکی اور زیادہ حواس باختہ ہو گئی اور بوکھلائی ہوئی نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔ تنویر نے مشین گن کا رخ لڑکی کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ۔ اسے مت مارنا۔ میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں"...... جولیا نے تنویر کی انگلی ٹریگر پر دبتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو تنویر نے فوراً انگلی ٹریگر سے ہٹا لی۔

"تت تت۔ تم دونوں پر تو میں نے گن شپ ہیلی کاپٹر سے فائرنگ کی تھی اور میں نے تم دونوں کو ہٹ ہوتے دیکھا تھا پھر تم بچ کیسے گئیں"......لڑکی نے ان دونوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارے جسم فولاد کے بنے ہوئے ہیں۔ ہم پر نہ گولی اثر کرتی ہے اور نہ بم"......صالحہ نے کہا۔

"فولادی جسم۔ نہیں۔ نہیں دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جس کا جسم فولاد کا بنا ہوا ہو۔ تم نے ضرور لباسوں کے نیچے بلٹ پروف جیکٹس پہن رکھی ہیں"......لڑکی نے کہا۔

"تم کون ہو"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پاور گرل۔ میں پاور گرل ہوں کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کی چیف"......لڑکی نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم ہو پاور گرل۔ بڑا نام سنا ہے تمہارا۔ لیکن شکل و صورت سے تو تم ایک عام سی لڑکی نظر آ رہی ہو"...... جولیا نے کہا۔

"میں عام لڑکی نہیں ہوں۔ سمجھی تم"...... پاور گرل نے غرا کر کہا۔

"اچھا۔ تو کیا خاص بات ہے تم میں"...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

"تم نے یہاں سب کچھ ختم کر دیا ہے۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اس طرح میرے بنائے ہوئے حفاظتی حصار کو تباہ کر سکتی ہو۔ آخر تم ہو کون اور تم یہاں پہنچی کیسے۔ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... پاور گرل نے ان کی طرف غور سے

دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے ہارڈ سیکشن کے حفاظتی حصار بنائے تھے۔ گڈ شو۔ گڈ شو"...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور میں نے یہاں انتہائی فول پروف انتظامات کئے تھے لیکن تم نے وہ سب ختم کر دیئے اور میری فورس بھی ختم کر دی۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ مجھے شاگل نے غلط بتایا تھا کہ اس نے تم سب کو ہلاک کر دیا ہے"...... پاور گرل نے کہا۔

"شاگل ہمیں خوابوں میں ہزاروں بار ہلاک کر چکا ہے۔ اب اس کے خواب حقیقت میں نہ بدلیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں"۔ صفدر نے مسکرا کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"تمہاری فورس بھی ختم ہو چکی ہے پاور گرل اور تم نے دیکھ لیا ہے کہ میرے ساتھیوں نے تمہارا ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دیا ہے۔ اب تم ہمارے رحم و کرم پر ہو۔ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتی ہو تو تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم ہم سے تعاون کرو"...... جولیا نے کہا۔

"کیسا تعاون"...... پاور گرل نے چونک کر کہا۔

"ہمیں ہارڈ سیکشن میں جانے کے خفیہ راستے کے بارے میں بتاؤ"...... جولیا نے کہا تو پاور گرل زہریلے انداز میں مسکرا دی۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نہیں جانتی کہ ہارڈ سیکشن کا کوئی خفیہ راستہ ہے۔ اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو میں اس کے بارے میں تمہیں کچھ نہ بتاتی۔ جس طرح تم محب وطن ہو اسی طرح اپنے ملک کے مفاد کے لئے میں بھی جان دے سکتی ہوں"...... پاور گرل نے کہا اور اس نے مشین گنوں کی پرواہ کئے بغیر اچانک اپنی جیکٹ سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ جولیا کی طرف کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ جولیا پر فائرنگ کرتی اسی لمحے مشین گن گرجی اور پاور گرل چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری اور چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گئی۔ اسے مشین پسٹل نکالتے دیکھ کر تنویر نے فوراً اس پر فائرنگ کر دی تھی جس کی انگلی بدستور مشین گن کے ٹریگر پر تھی۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے نانسنس۔ میں نے تم سے کہا تھا نا کہ اسے مت مارنا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میں سے ہلاک نہ کرتا تو یہ آپ کو ہلاک کر دیتی"۔ تنویر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو کیا میں اتنی ہی کمزور ہوں کہ آسانی سے اس کا نشانہ بن جاتی"...... جولیا نے منہ بنا لیا۔ اسی لمحے جولیا کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو جولیا نے چونک کر ریسٹ واچ کی طرف دیکھا۔ ریسٹ واچ پر ڈائل روشن ہو رہا تھا اور اس پر تمام نمبر سپارک کر رہے تھے۔

"ایک منٹ"...... جولیا نے کہا۔ اس نے ریسٹ واچ کی ونڈ

بٹن پکڑ کر باہر کی طرف کھینچ لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔ عمران کی آواز سن کر جولیا کھل اٹھی۔ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''یس۔ جے اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔

''کہاں ہو تم۔ میں تمہاری تلاش میں نجانے کن کن صحراؤں اور بیابانوں کی خاک چھان چکا ہوں۔ اوور''......عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ہم وہیں ہیں جہاں تم نے ہمیں جانے کے لئے کہا تھا۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ سمجھ گیا۔ تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم نے اس پوائنٹ پر کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''ہاں ہم تقریباً کامیاب ہو چکے ہیں۔ بس ایک چھوٹا سا کام باقی ہے۔ وہ بھی تمہارے آنے تک پورا ہو جائے گا۔ اوور''۔ جولیا نے کہا۔

''کون سا کام۔ اوور''......عمران نے پوچھا۔

''تم آؤ گے تو خود ہی دیکھ لینا۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔

''او کے۔ میں نیلے رنگ کے ہوپر ہیلی کاپٹر میں آ رہا ہوں۔ میرے ساتھ ناٹران بھی ہے۔ ہم ہیلی کاپٹر لے کر اس طرف آ ئیں

تو تم دشمن سمجھ کر ہمیں ہٹ نہ کر دینا۔ اوور''......عمران نے کہا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے او کے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''عمران صاحب کے لہجے میں بھی خاصی مسرت محسوس ہو رہی تھی لگتا ہے انہوں نے بھی کوئی اہم کام سرانجام دیا ہے''......صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ وہ آنے والا ہے۔ اس کے آنے سے پہلے ہمیں ہر حال میں ہارڈ سیکشن کو تباہ کرنا ہے۔ تم بم لائے ہو''...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان کی جیبوں میں بے شمار بم ٹھنسے ہوئے تھے۔ جولیا کے کہنے پر وہ سب ہارڈ سیکشن کی سفید عمارت کے گرد پھیل گئے اور انہوں نے عمارت کی جڑوں کے پاس بنے ہوئے ہولز میں بم ڈالتے ہوئے ایک ایک ٹائمر بھی لگانا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب اپنے کاموں سے فارغ ہو گئے اور پھر وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اسی لمحے انہیں ایک ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے جس طرف سے انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز آئی تھی۔ اسی لمحے ایک پہاڑی کے پیچھے سے ایک چھوٹے سائز کا نیلے رنگ کا ہیلی کاپٹر نکل کر ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

''یہ ہوپر ہیلی کاپٹر ہے اور نیلے رنگ کا ہے۔ عمران اسی میں ہے''...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ہیلی کاپٹر میں موجود عمران نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا وہ ہیلی کاپٹر ان کے قریب لایا اور ان سے کچھ فاصلے پر لینڈ کرتا چلا گیا۔

ہیلی کاپٹر لینڈ ہوتے ہی عمران اور ناٹران ہیلی کاپٹر سے نکل کر ان کی طرف بڑھ آئے۔

''گڈ شو۔ لگتا ہے کہ تم نے فیک ہارڈ سیکشن کو بھی تباہ کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''فیک ہارڈ سیکشن۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ عمران کی بات سن کر اس کے ساتھی بھی بری طرح سے چونک پڑے تھے۔

''یہ عمارت ہمیں ڈاج دینے کے لئے یہاں بنائی گئی تھی۔ اس عمارت کے نیچے کچھ بھی نہیں ہے۔ کافرستانی پرائم منسٹر نے سوچا تھا کہ اگر ہمیں بلاسٹر گن اور پروفیسر رندھاوا کا پتہ چلا تو ہم اس گن کو تباہ کرنے اور پروفیسر رندھاوا کو ہلاک کرنے یہاں ضرور پہنچیں گے۔ اس نے جان بوجھ کر یہاں ایک ہارڈ بلڈنگ بنائی تھی اور اس کی حفاظت کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا تھا تاکہ ہم یہی سمجھتے رہیں کہ ہارڈ سیکشن اسی عمارت کا نام ہے اور ہم اس سے سر ٹکراتے رہ جائیں جبکہ اصلی ہارڈ سیکشن یہاں سے دور جنوبی پہاڑیوں میں موجود تھا جہاں جانے کا ایک ہی راستہ تھا جو پرائم منسٹر ہاؤس کے نیچے سے ایک سرنگ سے نکلتا تھا۔ ناٹران کو پرائم منسٹر کے آفس کی تلاشی کے دوران ہارڈ سیکشن کا اصلی نقشہ مل گیا تھا جس سے ہارڈ سیکشن

کے خفیہ راستے کا علم ہو گیا تھا ورنہ واقعی ہم اس نقلی ہارڈ سیکشن کو تباہ کرنے کے لئے یہاں ٹکریں مار رہے ہوتے''...... عمران نے انہیں ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ان سب کو یہ بھی بتا دیا کہ وہ کن حالات سے گزر کر ہارڈ سیکشن پہنچے تھے اور انہوں نے ہارڈ سیکشن کو کیسے تباہ کیا تھا۔

''آپ کہہ رہے ہیں کہ شاگل دو ہیلی کاپٹروں کو لے کر آپ کے پیچھے آیا تھا۔ تو وہ کہاں ہے''...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے راستے میں اپنا ہیلی کاپٹر گھما کر کھڑکی سے ہاتھ نکال کر اپنے پاس موجود ڈارک سموک کی گولیاں دونوں ہیلی کاپٹروں کی ونڈ سکرینوں پر مار دی تھیں جس سے دونوں ہیلی کاپٹروں کے گرد دھواں پھیل گیا تھا۔ جب دونوں ہیلی کاپٹر دھوئیں میں گھر گئے تو میں اپنا ہیلی کاپٹر لے کر وہاں سے نکل آیا۔ اب بے چارہ شاگل مجھے تلاش کرنے کے لئے نجانے کن کن صحراؤں اور بیابانوں میں خاک چھان رہا ہو گا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہم نے فیک ہارڈ سیکشن کو تباہ کرنے کے لئے اس کی جڑوں میں بم لگا دیئے ہیں۔ یہ عمارت بھی اب سے کچھ دیر میں تباہ ہو جائے گی اس لئے اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ اس جگہ تباہی کی اطلاع ملتے ہی شاگل فوراً یہاں پہنچ جائے گا''...... کیپٹن

شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم یہاں سے ملٹری فورس کی گاڑیاں لے جائیں گے۔ جب تک شاگل یہاں آئے گا ہم یہاں سے بہت دور پہنچ چکے ہوں گے"..... عمران نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کا کیا کرنا ہے اب"...... ناٹران نے پوچھا۔

"ٹھکانے پر پہنچ کر ہم انہیں بھی کسی نہ کسی ٹھکانے پر پہنچا دیں گے۔ وہ گرتے پڑتے خود ہی اپنے گھر پہنچ جائیں گے ایسے جیسے بھولا بھٹکا مسافر راستے کی خاک چھانتا ہوا آخر کار اپنے گھر پہنچ ہی جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ غاروں میں چھپی ہوئی ملٹری انٹیلی جنس کی جیپیں لئے وہاں سے نکلے جا رہے تھے۔ عمران نے جان بوجھ کر ہیلی کاپٹر اور اس میں موجود پروفیسر رندھاوا کی لاش وہیں چھوڑ دی تھی تاکہ شاگل جب وہاں پہنچے تو اسے پتہ چل جائے کہ پروفیسر رندھاوا زندہ نہیں تھا۔

ابھی وہ کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ عمارت کی جڑوں میں ممبران کے لگائے ہوئے بم بلاسٹ ہونا شروع ہو گئے اور انہوں نے دور سے ہی سفید عمارت کو تنکوں کی طرح بکھرتے دیکھا۔ ان سب نے چونکہ عمارت کی جڑوں میں میگا پاور بم لگائے تھے اور جڑوں میں ہونے والی تباہی نے نقلی ہارڈ سیکشن کو بھی تباہ کر دیا تھا۔

"بے چارے پرائم منسٹر تو اب مفت میں مارے جائیں گے۔

ایک تو ہم نے ان کا اصلی ہارڈ سیکشن تباہ کر دیا ہے اور جب انہیں پتہ چلے گا کہ ہم نے ان کا نقلی ہارڈ سیکشن بھی تباہ کر دیا ہے تو بے چارے پاگل ہی ہو جائیں گے۔ پھر شاگل اور پاگل ایک ساتھ پاگلوں کی طرح اپنے سر کے بال نوچنا شروع کر دیں گے"۔ عمران نے کہا تو وہ سب شاگل اور پرائم منسٹر کو پاگل کہنے پر بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران اور کرنل فریدی کا انتہائی دلچسپ مشترکہ کارنامہ

ہاف فیس

سپریم نمبر

مصنف
ظہیر احمد

ہاف فیس ٭ دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی ایک بھیانک اور لرزہ خیز سازش۔

ہاف فیس ٭ ایک ایسی سازش جس کے تحت پوری دنیا کے مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔

ریڈ کوبرا ٭ ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک ایسی ایجنسی جس کا چیف بھی تھا اور گرانڈ ماسٹر بھی۔

ریڈ کوبرا ٭ ایک ایسی ایجنسی جو انتہائی خفیہ انداز میں پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کے بھیانک منصوبے پر کام کر رہی تھی۔

ریڈ کوبرا ٭ جس کا چیف کرنل براؤن تھا لیکن گرانڈ ماسٹر کون تھا اس بات سے سب لاعلم تھے۔ کیوں ——؟

سیٹھ عاصم ٭ قاسم کا باپ جس کے گھر میں ایک خونی کھیل کھیلا گیا تھا۔ وہ خونی کھیل کیا تھا ——؟

قاسم ٭ جو اپنی کار میں ایک لاش لئے گھوم رہا تھا۔ وہ کس کی لاش تھی ——؟

کیپٹن شکیل ٭ جس کے فلیٹ پر یاجوج آیا تھا۔ یاجوج کون تھا۔ کیا وہ کوئی فرشتہ تھا۔ یا ——؟

قاسم ٭ جس کی کار سے ملنے والی لاش ماجوج کی تھی۔

کرنل فریدی ٭ جسے یاجوج کی تلاش تھی اور عمران ماجوج کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ کیوں ——؟

عمران ٭ جسے آدھے چہرے والی ایک تصویر ملی تھی۔ وہ تصویر کس کی تھی۔؟

کرنل فریدی ٭ جس کے پاس بھی ایک تصویر تھی لیکن وہ بھی آدھے چہرے کی تھی۔

وہ لمحہ ٭ جب کرنل فریدی ایک سازش کا احوال بتانے عمران کے پاس پاکیشیا پہنچ گیا۔

وہ لمحہ ٭ جب عمران نے بھی کرنل فریدی کو ایک سازش کا حال بتایا اور دونوں بڑے سر جوڑ کر ایک ساتھ بیٹھ گئے۔

کرنل براؤن ٭ جس نے عمران اور کرنل فریدی کو ہلاک کرنے کے لئے دو جزائر پر موت کے بھیانک جال پھیلا دیئے تھے۔

کرنل براؤن ٭ جس نے عمران اور کرنل فریدی کو ان جزائر تک لانے کے لئے ایک گیم کھیلی تھی۔ وہ گیم کیا تھی ——؟

کیا ٭ عمران اور کرنل فریدی، کرنل براؤن کی گیم سمجھ سکے۔ یا ——؟

وہ لمحہ ** جب عمران اپنے چند ساتھیوں کو لے کر جزیرہ ہوان کی طرف روانہ ہو گیا اور کرنل فریدی اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ گرانڈ کی طرف چل پڑا۔

جزیرہ ہوان ** جہاں ریڈ کوبرا کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ عمران اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا سامان سجائے بیٹھی تھی۔

جزیرہ گرانڈ ** جہاں ریڈ کوبرا کا ٹاپ ایجنٹ کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا سامان سجائے بیٹھا تھا۔

موت کے جزائر ** جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے لئے قدم قدم پر موت نے پنجے پھیلائے ہوئے تھے۔

کیا ** عمران اور کرنل فریدی موت کے پھیلے ہوئے ان پنجوں سے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو بچا سکے۔

سمندر کے گہرے پانیوں میں ہونے والی خوفناک جنگ

جزیرہ ہوان اور جزیرہ گرانڈ پر لڑائی کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا اور ہر طرف موت کے سیاہ بادل چھاتے چلے گئے۔

موت کے بادل کس پر چھائے تھے۔ پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمان ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں کیسے ہلاک ہو سکتے تھے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سب سے بڑی اور انوکھی سازش جس کا احوال پڑھ کر آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔
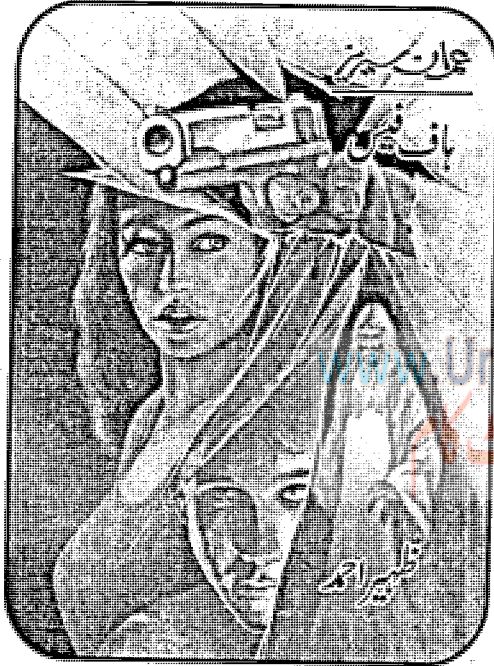
کرنل فریدی اور عمران کے متوالوں کے لئے ایک ناقابل یقین اور انتہائی حیرت انگیز ناول جو آج تک صفحہ قرطاس پر نہ ابھرا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہنگامہ خیز ایڈونچر

ماورائی نمبر

ساکا کارا

مکمل ناول

مصنف ظہیر احمد

☆☆ ساکا کارا۔ ایک خوفناک شیطانی عفریت جو صدیوں سے آتشی پہاڑ میں ایک پتھر کے سیاہ تابوت میں سویا ہوا تھا۔ ☆☆ ساکا کارا۔ جسے ایک شیطانی پجاری زندہ کر کے اپنے قبضے میں کرنا چاہتا تھا...... کیوں؟ ☆☆ سردار اوکاشا۔ افریقہ کے گھنے جنگلوں کا ایک خونخوار اور انتہائی بے رحم انسان، جو اپنے ہی قبیلے کے وحشیوں کو درندوں کی طرح کاٹ پھینکتا تھا۔ ☆☆ سردار اوکاشا۔ جسے جوزف کی دونوں آنکھوں کی ضرورت تھی۔ کیوں؟ ☆☆ سردار اوکاشا۔ جس نے جوزف کی آنکھیں نوچنے کے لئے ایک خوفناک اور طاقتور شیطانی ذریت کو بلا لیا۔ ☆☆ جوزف۔ جس کے سامنے ایک سیاہ سایہ انسانوں کی طرح آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ☆☆ جوزف۔ جس نے اس انسانی سائے کے ساتھ خوفناک مقابلہ کیا۔ ☆☆ ہاکاما۔ ایک شیطانی ذریت جس نے عمران پر یکلخت اور نہایت خوفناک انداز میں حملہ کر دیا۔ ☆☆ ہاکاما۔ جس نے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو اپنے بس میں کر دیا۔ ☆☆ وہ لمحہ جب سیکرٹ سروس کے تمام ممبران عمران پر گنیں تان کر کھڑے ہو گئے۔ ☆☆ وہ لمحہ جب سیکرٹ سروس کے ممبران، عمران اور جوزف کے جانی دشمن بن گئے۔ ☆☆ وہ لمحہ جب جوزف کو سیکرٹ سروس کے ممبران کی گردنوں پر تلوار سے وار کرنے پڑے اور پھر......

☆☆ افریقہ کے پراسرار اور خوفناک جنگلوں پر لکھا گیا ایک ہارر اور انتہائی دل ہلا دینے والا ناول جو انتہائی تیز رفتار ایکشن، مزاح اور خوفناک واقعات لئے جلوہ گر ہو رہا ہے۔

☆☆ ایسا انوکھا اور حیرت انگیز ناول جو آپ نے پہلے کبھی نہیں پڑھا ہوگا۔ ☆☆

☆☆ ماورائی سلسلے کا ایک یادگار اور چیلنجنگ ناول ☆☆

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہنگامہ خیز کارنامہ

مکمل ناول

ونڈر لینڈ

مصنف
ظہیر احمد

☆ ونڈر لینڈ۔ ایک ایسی دنیا جہاں صرف مشینیں اور روبوٹ کام کرتے تھے۔

☆ ونڈر لینڈ۔ جہاں انسان تو کیا ایک مکھی بھی داخل ہوتی تو جل کر راکھ ہو جاتی۔

☆ وندر لینڈ۔ جہاں سے پوری دنیا کو مشینی دنیا بنانے کی بھیانک سازش کی جا رہی تھی۔

☆ پاکیشیا۔ جس کے دس سائنس دان اڑتے ہوئے طیارے سے اغوا کر لئے گئے۔ مگر کیسے۔ ایک حیرت انگیز سچوئیشن۔

☆ پاکیشیا۔ جس کا طیارہ بغیر پائلٹ کے خود ہی ایئرپورٹ پر پہنچ گیا اور طیارے میں لاشیں ہی لاشیں تھیں۔

☆ بلیک جیک۔ جو عمران سے ملنے ایک بار پھر اس کے فلیٹ پر آ گیا۔ اس بار وہ عمران سے دوستی کرنا چاہتا تھا مگر عمران نے دوستی کرنے سے انکار کر دیا؟

☆ عمران۔ جو اپنے ساتھیوں کو لے کر ونڈر لینڈ کی تباہی کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ پھر۔

☆ عمران اور اس کے ساتھی جن کے راستوں پر بھیانک موت منہ پھاڑے کھڑی تھی۔

☆ بلیک گراس لینڈ۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے فلائنگ شپس اور روبوٹ فورس پہنچ گئی۔

☆ وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی فلائنگ ہارس کی لیزر سے ہٹ ہو گئے۔

☆ وہ لمحہ جب عمران کی آنکھوں کے سامنے جولیا اور اس کے ساتھی ہزاروں فٹ گہری کھائی میں جا گرے۔

☆ وہ لمحہ جب ونڈر لینڈ نے پاکیشیا کی ریڈ لیبارٹری کو ٹارگٹ میں لے لیا اور لیبارٹری میں خطرے کے سائرن بج اٹھے۔

سائنس فکشن پر لکھا گیا ایک انوکھا اور انتہائی یادگار ناول جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا۔ وہ ناول جسے آپ بار بار پڑھنا پسند کریں گے

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ظہیر احمد کی واپسی اور تہلکہ خیز ایک یادگار چیلنج ناول

ٹاپ چیلنج

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

نائف بلڈ —— ایکریمیا کی ایک سفاک اور انتہائی درندہ صفت ایجنسی جس کے صرف ٹاپ فائیو ایجنٹ تھے۔

ٹاپ فائیو ایجنٹس —— جنہوں نے پاکیشیا میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہلاک کرنے کا ٹاپ چیلنج قبول کر لیا۔

ٹاپ فائیو ایجنٹس —— جنہوں نے ان سب کو ہلاک کرنے کا ایک انوکھا طرز عمل اپنایا تھا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس —— جن پر انتہائی تیز اور انتہائی خوفناک جان لیوا حملے شروع ہو گئے۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس —— جن میں سے کسی ایک ممبر کو بھی سنبھلنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔

بلیک سکارلی —— ٹاپ فائیو کا نمبرون جوان سے الگ خفیہ مشن پر آیا تھا۔

بلیک سکارلی کا مشن کیا تھا۔ ایک سوال جس کا جواب عمران کے پاس بھی نہیں تھا۔

عمران —— جس کا مقابلہ ٹاپ فائیو کی ایک لڑکی سے تھا اور وہ لڑکی جوزف اور جوانا کو پہلے ہی زیر کر چکی تھی۔ کیا واقعی؟

صفدر —— جس کی سانسیں موت کے بالکل قریب تھیں۔ اور پھر؟

ٹاپ فائیو ایجنٹس —— جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران پر موت کا طوفان بن کر ٹوٹ پڑے تھے۔ کیا ٹاپ فائیو ایجنٹس ٹاپ چیلنج پورا کر سکے۔ یا؟

گرین فلیش —— ایک ایسا فارمولا جس کی ایجاد سے پاکیشیا کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جاتا۔
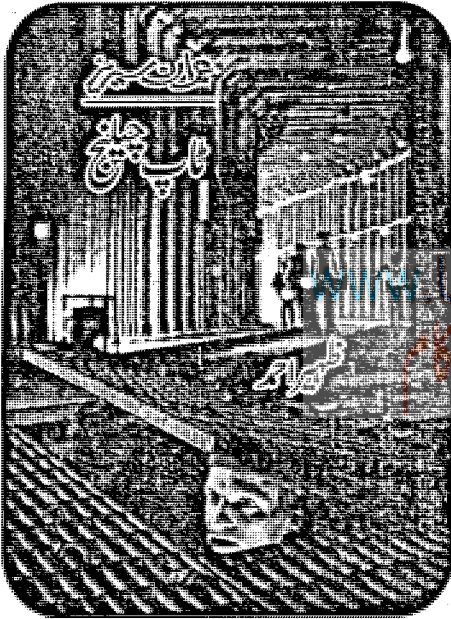
ایک انوکھا، حیرت انگیز واقعات، سسپنس، ایکشن اور موت کے جلو میں سلگتا ہوا زبردست چیلنجنگ ناول جو آپ کے دلوں میں یادگار اور گہرے نقوش چھوڑ دے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com